الحل الفصیح

لاسئلة

المقامات الحریریة

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ریاست صاحب ظاہر بدواری

استاذ دار العلوم دیوبند

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب قاسمی

استاذ حدیث جامعہ شمس العلوم ٹنڈھیرہ مظفر نگر

مرتب

مولانا محمد فصیح اللہ ہروی

مکتبہ اسلامیہ باغونوالی مظفر نگر

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

بسم الله الرحمٰن الرحیم

اَلْحَلُّ الْفَصِیْح

لأسئلة

المقامات الحريرية

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی ریاست صاحب ہریدواری

استاذ دار العلوم دیوبند

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب قاسمی

استاذ حدیث جامعہ شمس العلوم ٹنڈھیڑہ مظفر نگر

مرتّب

مولوی محمد فصیح اللہ ہرَوی

ناشر

مکتبہ اسلامیہ باغوں والی مظفر نگر

M: 9058001402 - 7500865914

Website: NewMadarsa.blogspot.com

Telegram channel : New Madarsa

کتاب کے جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب.................: الحلّ الفصیح لأسئلة المقامات الحریریة

نام مرتّب.................: مولوی محمد فصیح اللہ ہرّوی

معاون.................: محمد سلمان بن ظہیر الدین رسلی بھوپال
شریک دورہ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند

کمپوزنگ.................: عمر خیام

سیٹنگ.................: محمد محسن دیو بند: 9045237896 - 8057239323

ملنے کے پتے

مکتبہ اسلامیہ باغوں والی	مکتبہ صوت القرآن دیوبند
	جامعہ سبیل الفلاح ہرّہ موڑ میرٹھ

ناشر
مکتبہ اسلامیہ باغوں والی مظفر نگر
M: 9058001402 - 7500865914

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿انتساب﴾

(۱) احقر اپنی اس حقیری کاوش کو والدین کے نام کرتا ہے، جن کی بے پایاں محبتوں اور کوششوں اور مخلصانہ دعاؤں کی بدولت اس مقام تک رسائی ہوئی۔

(۲) مدرسہ جامعہ سبیل الفلاح ہرّہ موڑ میرٹھ کے نام جس کی آغوش میں رہ کر بندہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

(۳) مدرسہ شمس العلوم ٹنڈھیڑہ مظفرنگر کے نام جس نے ہمارے اندر احساس و شعور پیدا کیا۔

(۴) مدرسہ خادم العلوم باغوں والی، مظفرنگر کے نام جس کی آغوش میں رہ کر تقریبا کچھ پڑھنے لکھنے کا سلیقہ آیا۔

(۵) اپنے تمام ان ساتھیوں کے نام جنھوں نے مجھ کو اس کام پر ابھارا اور میری مدد فرمائی۔

دعاؤں کا طالب
محمد فصیح اللہ ہرّوی

○❖○

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿عرض مؤلف﴾

حمد وثنا اس پاک پروردگار کے لئے جس نے انسان کو مافی الضمیر کی تفہیم کا سلیقہ سکھایا اور درود وسلام افضل البشر صاحب الجود والکرم محمد اکرم ﷺ پر جن کی بابرکت ذات سراپا ہدایت ہے اور آپ ﷺ کی آل واصحاب پر جو ایمان ویقین کے پیکر ہیں۔ امابعد!

مقامات حریری فن ادب کی ایک مشہور ومعروف کتاب ہے اور اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ایک زمانے سے درس نظامی میں شامل چلی آرہی ہے۔

احقر نے جب عربی کی پانچویں سیڑھی پر قدم رکھا اور مقامات کے حلقۂ درس میں داخل ہوا تو احقر جب مقامات کے تراجم ولغات کی کثرت کو دیکھتا تو دل میں خیال آتا کہ طلبہ اس کو یاد کرنے میں بہت وقت لگاتے ہیں خاص طور سے امتحان کے وقت اس کے یاد کرنے میں اچھا خاصا وقت لگ جاتا ہے پھر بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو اس کے متعلق کچھ لکھنے پر نہ شرح صدر ہوا اور نہ ہمت ہوئی، مگر بعض احباب وطلبۂ عزیز کے مسلسل مشورہ سے یہ بات ذہن میں آگئی کہ اس کے متعلق کچھ لکھا جائے تاکہ طلبۂ عزیز محنت کرنے کے بعد کچھ حاصل کر سکیں تو احقر نے بنام خدا محض توکلا علی اللہ اس کام کو شروع کر دیا احقر نے طلبہ کی سہولت کے لئے اکابر کی معتبر کتابوں سے خوشہ چینی کر کے سال پنجم کے طلبہ کے لئے ایک ایسی مختصر کتاب لکھی ہے جو امتحان کے وقت خوب کام آنے والی ہے، مولانا **شاہ عالم** صاحب سانپلہ خادم التدریس مدرسہ خادم العلوم باغوں والی جن کے حلقۂ درس میں شامل ہو کر حضرت سے بھرپور استفادہ کیا اللہ تعالیٰ ان کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

آخر میں اپنے محبین معاونین کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری قدم قدم پر رہنمائی کی مولوی **محمد سلمان بن ظہیر الدین** رسلی بھوپال متعلم دورۂ حدیث شریف دار العلوم دیوبند انہی کی محنت کا ثمرہ ہے جو یہ کتاب منظر عام پر آگئی۔ مولوی **محمد نوشیروان** ارریہ، مولوی **محمد عبداللہ** منوہر پوری میں ان کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر میری مدد فرمائی۔

میں بارگاہ رب العالمین میں تذلل کے ساتھ دست بدعا ہوں اے ارحم الراحمین اپنے محبوب ﷺ کے صدقہ سے مؤلف کی بھرپور مغفرت فرمادے۔ آمین یارب العلمین۔

دعاء کا محتاج محمد فصیح اللہ ہروی
۱۵؍رجب المرجب ۱۴۳۹ھ

○❖○

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿پسند فرمودہ﴾

حضرت مولانا مفتی محمد ریاست صاحب ہریدواری زید مجدکم

استاذ دارالعلوم دیوبند

نحمده ونصلي على رسوله الكريم۔ أمّا بعد!

زیرِ نظر کتابچہ "الحل الفصيح لأسئلة المقامات الحريرية" مقاماتِ حریری کے نوٹ کے طور پر لکھا گیا ہے، جس میں عبارت کا ترجمہ نہایت سلیس اور عمدہ اور کلمات کی لغوی وصرفی تحقیق بہت شاندار طریقے پر لکھی گئی ہے، یہ عزیزِ گرامی مولوی محمد فصیح اللہ ہردوی کی پہلی قلمی کاوش ہے، کتابچہ کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے مرتّب کرنے والے میں خداداد صلاحیت اور علمی ذوق و تعلیمی شعور ودیعت فرمایا گیا ہے، خدائے تعالیٰ انہیں اپنی صلاحیتوں کو مزید اُجاگر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتابچہ کو بھی شرفِ قبولیت عطا فرما کر اس کے افادے کو عام و تام بنائے۔ آمین

بندہ دعاء گو

ریاست علی ہریدواری

مدرس عربی دارالعلوم دیوبند

۱۰/۵/۱۴۴۰ھ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿تقریظ﴾

حضرت اقدس مفتی محمد اسرائیل صاحب فانی قاسمی
ناظم جامعہ سبیل الفلاح ہرّہ موڑ میرٹھ (یوپی)
صاحب اچھی تقریریں

نحمدهٗ و نصلّي علی رسوله الکریم.

”مقاماتِ حریری“ فن ادب میں علامہ حریریؒ کی مشہور و مقبول کتاب ہے، اور آج بھی اکثر مدارسِ اسلامیہ میں داخلِ نصاب ہے، مختلف اہلِ علم حضرات نے اس کتاب کی شروحات مرتب کی ہیں جو کہ بازار میں دستیاب ہیں اور ہر ایک شرح کی اپنی خصوصیت و افادیت ہے۔ عزیزم مولوی محمد فصیح اللہ ہرّوی نے بھی مخصوص انداز میں اس کتاب کے مشکل مقامات کا حل پیش کیا ہے جو کہ خاص طور پر امتحان میں طلبہ کے لیے مفید و کارآمد ہے لِمِثْلِ هٰذَا فَالْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ خدائے پاک سے دعا ہے کہ موصوف کی اِس کتاب کو قبول فرما کر نافع بنائے اور مستقبل میں حوصلہ کے ساتھ مزید تصنیف و تالیف کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العٰلمین

(مفتی) محمد اسرائیل (صاحب) قاسمی
ناظم جامعہ سبیل الفلاح ہرّہ موڑ میرٹھ (یوپی)

○❖○

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿نظر ثانی﴾

حضرت اقدس مفتی محمد راشد صاحب خالدی قاسمی

استاذ حدیث وادب جامعہ شمس العلوم ٹنڈھیڑہ۔ مظفر نگر

پیش نظر مجموعہ: ادبی دنیا کی شہرت یافتہ مقبول ترین لغات عربیہ کا بحر ذخار عرصہ ممتد سے از ہر ہند مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند اور اس سے مربوط و وابستہ دیگر تمام مدارسِ اسلامیہ میں داخلِ نصاب اور درساً و تدریساً اپنے حل میں محنت طلب اور قابلِ اعتناء کتاب ''مقاماتِ حریری'' کے مختلف مقامات کے چیدہ اور اہم مواقع سے ششماہی، سالانہ اور داخلہ امتحان میں دیے گئے تقریباً پچاس سوالات کے اطمینان بخش جوابات کا خوب صورت گل دستہ اور حسین مرقع ہے جسے عزیزم مولوی محمد فصیح اللہ ہرّ وی سلمہٗ تعالیٰ نے درجہ پنجم میں کتاب سے استفادہ کے دوران مرتب کیا ہے، موصوف محترم کی یہ ابتدائی طالبِ علمانہ کاوش ہے جو مقاماتِ حریری کے طلبہ کے لیے قابلِ قدر تحفہ ہے، حق جل مجدہٗ اس کو نافع ومفید بنائیں اور مرتب محترم کو عالم باعمل بنائیں اور خوب علمی و دینی خدمت کی توفیق عنایت فرمائیں (آمین) یارب العالمین

محمد راشد خالدی قاسمی

خادم التدریس والافتاء جامعہ شمس العلوم ٹنڈھیڑہ۔ مظفر نگر

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ بروز جمعہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿دعائیہ کلمات﴾

حضرت مولانا الحاج حامد حسن صاحب قاسمی مدظلہ العالی

مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ خادم العلوم باغوں والی مظفرنگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلّي علی رسوله الکریم، أمّا بعد!

عربی زبان وادب کی اہمیت قرآن وسنت کا مطالعہ کرنے والوں پر مخفی نہیں، مقاماتِ حریری عربی ادب کا شاہکار ہے، بڑے، چھوٹے اور دل کش جملوں، نادر ترکیبوں اور لغتِ عرب کے عظیم ذخیرے پر حاوی ہے، اگر اس کے الفاظ وتراکیب کو ذہن نشین کرتے ہوئے بالاستیعاب مطالعہ کرلیا جائے تو عربی کی کسی کتاب میں زبان کی حیثیت سے کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

عزیزم مولوی محمد فصیح اللہ ہر دوی سلمہٗ نے امتحانی پرچوں کو سامنے رکھتے ہوئے "مقاماتِ حریری" کے مشکل مقامات کو حل کرنے کی کوشش کی ہے، ترجمہ کو مطلب خیز بنانے اور حل لغات پر خصوصی زور دیا ہے۔

اللہ رب العزت موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور علم وعمل میں ترقی نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

حامد حسن غفرلہٗ

۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿تقریظ﴾

حضرت مولانا محمد سکندر صاحب قاسمی

استاذِ حدیث دار العلوم (وقف) دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی سیّد الأنبیاء والمرسلین، أمّا بعد!

کسی صاحبِ نظر سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ عربی زبان دیگر تمام زبانوں پر فائق و برتر ہے، اس کا شمار دنیا کی ان زندہ جاوید زبانوں میں ہوتا ہے، جو عالمی سطح پر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ عربی زبان فی زماننا ۲۷ ملکوں کی سرکاری زبان ہے، پوری دنیا میں اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد تقریباً ۳۵ کروڑ افراد پر مشتمل ہے اور وہ افراد اس سے مستزاد ہیں، جن کی مادری زبان عربی نہیں؛ ان سب سے اوپر یہ کہ ہمارا ایمان ہے: عربی زبان **اللہ تبارک وتعالیٰ**، اس کے فرشتوں اور جنت کی زبان ہے۔

عالمِ اسلام کے تمام مسلمان عربی زبان کا نہ صرف احترام کرتے ہیں؛ بلکہ اس کو ایک **مقدس زبان** سمجھتے ہیں؛ اس لیے کہ قرآن کریم بھی اسی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ گویا عربی زبان **شریعتِ اسلامیہ** کا سرچشمہ، وحیِ الٰہی کا ترجمان، فرموداتِ نبویؐ کو سمجھنے کا وسیلہ، قرآنی **حقائق** تک رسائی کا ذریعہ، رسولِ خدا کا معجزہ، آپ کی دعوت کی شارح اور حقیقتِ اسلام کا **جزو لاینفک** ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اہلِ علم نے مختلف انداز سے ہر زمانے میں عربی زبان کی بقاء اور اس کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور اس کی تعلیم وتدریس کے لیے مفید کوششیں بھی کی ہیں۔ بحمد اللہ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

ہم دست کتاب ''الحل الفصيح لأسئلة المقامات الحريرية'' اس نوع کی ایک مفید کاوش ہے، جسے عزیزم ''**مولوی محمد فصیح اللہ ہروی**'' نے نہایت ہی خوبصورت انداز سے تحریر کیا ہے۔ ناچیز نے بنظرۃ عابرۃ اس کتاب کو دیکھا، موصوف نے اس کتاب میں عبارت کو سوالات و جوابات کی شکل میں حل کیا ہے اور مشکل مقامات کو بالخصوص عربی لغات کو مناسب طور پر واضح کیا ہے، موصوف کا اندازِ حل کافی حد تک درست اور سلجھا ہوا معلوم ہو رہا ہے، ناچیز کو اُمید ہے کہ ''**مقامات**'' کے طلبہ کو اِس کتاب سے کثیر افادیت ہوگی ان شاء اللہ۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ طلبہ کو کثیر فائدہ پہنچائے اور مرتب کی اس طالبِ علمانہ کاوش کو مقبولیت سے سرفراز کرے اور ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین، ثم آمین

احقر: محمد سکندر قاسمی
خادمِ تدریس دارالعلوم (وقف) دیوبند
۶/۵/۱۴۴۰ھ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿ہدایات برائے طلبۂ امتحان﴾

(۱) طالب علم کو چاہئے کہ اولاً تو وہ سبق کا اس کے پڑھنے سے پہلے مطالعہ کرے اور پھر سبق کو محنت اور توجہ سے پڑھے اور سنے، بعد میں اس کا تکرار کرے۔

(۲) ثانیاً: ہر سبق کو یاد کرکے روزانہ اس کو کاپی پر لکھے! اور یہ سوچ کر لکھے کہ کل آئندہ بوقت ضرورت مجھے اپنا سبق اسی کاپی سے حل کرنا ہے اور پھر آئندہ اسی کاپی سے اس کو حل بھی کرے۔

(۳) ثالثاً: سبق کے علاوہ بھی دیگر اپنی مافی الضمیر اشیا کو کاپی پر اتارنے کی خوب مشق کرے پھر امتحان کے وقت اپنی محنت میں کئی گنا اضافہ کرے اور اس کتاب سے (جو ہاتھوں میں ہے) استفادہ کرے۔

(۴) امتحان گاہ میں پہونچ کر سب سے پہلے سوالات کے پرچہ کو خوب اچھی طرح سمجھے اور خوب غور وفکر کرکے اچھی طرح سمجھے پھر جو سوال سب سے آسان اور خوب یاد ہو پہلے اسے کاپی پر حل کرے۔

بعض طلبہ وہ سوال کرتے ہیں جو پرچہ میں سب سے مشکل ہوتا ہے اور یہ سوچ کر لکھتے ہیں کہ ہم کو شاباشی ملے اور ہماری واہ واہ ہو، پھر انہیں شاباشی کیا ملتی وہ طلبہ ذلیل ہو جاتے ہیں (یاد رکھیے) جو سوال سب سے آسان ہو پہلے وہ لکھئے تاکہ ممتحن کا دل خوش ہو جائے۔

(۵) جب سوال کریں تو سوال کا **نمبر ضرور ڈالیں**: پھر مکمل سوال نقل نہ کرکے صرف مطلوبہ جزئیات کاپی پر اتار کر ان **کے جوابات سپرد قلم** کریں۔

(۶) جواب **لکھتے وقت اگر دو رنگ کے قلم** استعمال کئے جائیں تو بہت اچھا ہے ایک

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے عنوان ڈال دیا جائے اور دوسرے سے باقی پورا جواب لکھا جائے، عبارت اور اس کے اعراب کے رنگ بھی اگر ممتاز ہو جائیں تو اچھا ہے تاکہ ممتحن کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

(۷) عبارت پر اعراب صاف اور واضح لگائے جائیں، خاص طور سے جہاں کوئی اسم مضاف الیہ، مجرور مفعول، غیر منصرف وغیرہ واقع ہو اس کا اعراب خوب واضح کیا جائے۔

(۸) تحریر کو صاف کرنے کے لئے اگر سطر کو چھوڑنا ضروری ہو تو چھوڑ دے کاپی کو صاف تو ضرور لکھا جائے مگر اس کو کچھ حد سے زیادہ ہی آراستہ و پیراستہ نہ کریں۔

(۹) بعض طلبہ بسم اللہ اور خطبہ تو خوب سنوار کر لکھتے ہیں اور باقی کچھ ایسا نہیں ہوتا جو ممتحن کی نظر میں کسی لائق ہو۔

(۱۰) بعض طلبہ ترجمہ ایسے انداز سے لکھتے ہیں کہ ممتحن کا دماغ خراب ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ترجمہ کرتے ہیں تو کہیں بھی بین القوسین بنا کر اس کی اور زیادہ وضاحت کرتے ہیں، میرے عزیز ساتھیو! ہم سے ترجمہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے نہ کہ ترجمہ میں تشریح کرنے کے لئے ایسا ہرگز نہ کیا جائے۔

(۱۱) ایک سوال کا جواب مکمل ہونے پر دوسرے سوال کا جواب نئے صفحہ سے شروع کیا جائے، وقت کا خیال رکھتے ہوئے جواب لکھا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت پورا ہو جائے اور ابھی جواب باقی رہ جائے۔

(۱۲) جوابات مکمل ہونے کے بعد نظرِ ثانی ضرور کر لی جائے، عربی میں پرچہ کرنے سے اضافی نمبر ضرور ملتے ہیں، لیکن عربی کا نحوی و صرفی اغلاط سے پاک ہونا، نیز مافی الضمیر کو ادا کر دینا بھی ضروری ہے بعض طلبہ عربی کے چکر میں کما حقہ اظہار مافی الضمیر نہیں کر پاتے اس سے بجائے فائدے کے نقصان ہو جاتا ہے اس کا خوب خوب خیال رکھا جائے فقط۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿مقامات حریری کا مختصر تعارف﴾

مقامات حریری فن ادب کی ایک مشہور و معروف کتاب ہے جس میں الفاظِ فصیحہ اور تعبیرات بدیعہ کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے اور اسی وجہ سے یہ اب تک درس نظامی کی زینت بنی ہوئی ہے، ورنہ معترضین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس کتاب میں عام بول چال اور روزمرہ استعمال ہونے والے الفاظ نہیں ہیں اسلئے یہ کتاب عربی سیکھنے اور سکھانے کے سلسلے میں معاون اور مددگار نہیں ہوسکتی ہے معترضین کا یہ اعتراض بجا ہے لیکن چونکہ کتاب کے اندر الفاظ کا اچھا خاصہ ذخیرہ موجود ہے اور اس کو پڑھنے کے بعد طلباء کے پاس لغات کا ایک بڑا ذخیرہ اکٹھا ہو جاتا ہے اس لئے یہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور ایک زمانے سے درس نظامی میں شامل چلی آرہی ہے۔

ادب کی لغوی اور اصطلاحی تعریف: ادب کے لغوی معنی شائستگی اور سلیقہ مندی کے ہیں یہ بفتح الدال باب کَرُمَ سے آتا ہے جس کے معنی ادب والا ہونے اور شائستہ ہونے کے آتے ہے نیز یہ باب ضَرَبَ سے بھی آتا ہے اس وقت اس کا مصدر بسکون الدال آتا ہے اور معنی دعوت دینے اور بلانے کے آتے ہیں۔

ادب کی اصطلاحی تعریف کے سلسلے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ کے مقدمے میں ادب کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ الأَدَبُ هُوَ حِفْظُ أَشْعَارِ الْعَرَبِ وَأخبارها والأخذ مِنْ كُلِّ فَنٍّ بِطَرْفٍ کہ ادب عربوں کے اشعار اور ان کی تاریخ کے یاد کر لینے اور ہر علم وفن سے بقدرِ ضرورت لے لینے کا نام ہے علامہ سید شریف جرجانیؒ نے ادب کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الأَدَبُ هُوَ عِلْمٌ يُحترزُ بِهِ مِنَ الخَلَلِ فِيْ كَلَامِ العَرَبِ لَفظاًو كتابتا.

(کہ علم ادب ایک ایسا علم ہے کہ جس کے ذریعہ عربی زبان میں لفظی اور تحریری غلطی سے بچا جا سکے جبکہ بعض حضرات نے علم ادب کی تعریف میں مزید وسعت پیدا کرتے ہوئے ان الفاظ میں تعریف کی ہے۔)

أَدَبُ اللُّغَةِ مَا أثِرَ عَنْ شُعَرَائِهَا و كتابها من بَدَائع القَوْلِ المشتَمِلِ على تصوّر الأَخِيلَةِ الدَّقِيقَةِ و تصوير المعانى الرَّقيقةِ مِمَّا يُهَذِّبُ النَّفْسَ وَ يُرَقِّقُ الْحِسَّ وَيُثَقِّفُ اللسان.

(کہ ادب عربی زبان کے شعراء اور انشاء پردازوں کا وہ عمدہ منقول کلام ہے جو نازک خیالات اور لطیف مضامین پر مشتمل ہو جو نفس کے اندر شائستگی احساس کے اندر لطافت اور زبان میں فصاحت اور تیزی پیدا کر دے)

علمِ ادب کا موضوع:

هذا العلم لا مَوْضوعَ لَهُ يُنظَرُ فِيْ إِثْبَاتِ عَوَارِضِهِ أَوْ نَفْسِهَا.

(کہ اس علم کا کوئی خاص موضوع نہیں کہ جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا ان کی نفی سے بحث کی جائے)

صاحب منتہل الأرب نے بارہ علوم کو علم ادب کے موضوع میں شامل فرمایا ہے جن میں سے آٹھ علم لغت، علم صرف، علم نحو، علم اشتقاق، علمِ معانی، علمِ بیان، علم عروض، اور علم قوافی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ ان میں سے چار رسم الخط، قرض الشعر، انشاء اور محاضرات فروع کا درجہ رکھتے ہیں۔

علمِ ادب کی غرض وغایت:

علم ادب کی غرض وغایت انتہائی دلچسپ اور مؤثر انداز میں اپنی بات کو مخاطب کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ذہن نشین کرا دینا نیز ذہن وزبان کو لفظی معنوی اور تحریری غلطی سے محفوظ کر لینا اس علم کی غرض وغایت ہے۔

علم ادب کی وجہ تسمیہ:

علم ادب کا حامل شخص اچھے اخلاق اور عمدہ صفات سے آراستہ ہوتا ہے نیز یہ علم اپنے حاصل کرنے والے کو اعلیٰ صفات کی دعوت دیتا ہے اس لئے اس علم کو علم ادب کہا جاتا ہے۔
تاریخی اعتبار سے عربی ادب کے مختلف ادوار ہیں: ادب عربی نے تاریخ کے مختلف مراحل اور نشیب وفراز سے گزر کر موجودہ صورت اختیار کی ہے ان تاریخی مراحل کے اعتبار سے ادب عربی چھ ادوار میں منقسم ہوتا ہے۔

(۱) جاہلی زمانہ: یہ زمانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے تقریباً سو سال پہلے شروع ہوتا ہے اور ہجرت نبوی پر ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) اسلامی زمانہ: یہ زمانہ ہجرت نبوی سے شروع ہو کر ۱۳۱ھ میں بنی امیہ کی حکومت کے اختتام پر ختم ہوتا ہے۔

(۳) عباسی زمانہ: یہ زمانہ ۱۳۱ھ سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ میں بنی عباس کی حکومت کے سقوط پر ختم ہو جاتا ہے۔

(۴) عثمانی زمانہ: یہ زمانہ ۶۵۶ھ سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ عیسوی تک رہتا ہے۔

(۵) عبوری زمانہ: یہ زمانہ ۱۷۹۸ عیسوی سے شروع ہو کر ۱۹۱۹ عیسوی تک رہتا ہے۔

(۶) موجودہ زمانہ: یہ زمانہ ۱۹۱۹ عیسوی سے شروع ہو کر اب تک چل رہا ہے۔

﴿فن مقامہ کا تعارف﴾

مقامہ جس کی جمع مقامات آتی ہے یہ باب نصر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جو متعدد معانی کے لئے مستعمل ہے۔ مثلاً اسکے معنی مجلس کے بھی آتے ہیں موضع القام (کھڑے ہونے کی جگہ) کے بھی آتے ہیں۔ اور وعظ ونصیحت اور تقریر کے بھی آتے ہیں۔ اسی طرح مقامہ ادب کی ایک خاص صنف میں لکھی ہوئی کہانی یا لطیفے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس کی عبارت مقفیٰ اور مسجع ہوتی ہے اس میں سارا زور الفاظ کی خوبصورتی اور تعبیرات کے حسن وسجع بندی پر ہوتا ہے معنی اور کہانی کی طرف توجہ دوسرے درجے میں ہوتی ہے۔

مقامہ یہاں اسی پانچویں معنی میں مشتمل ہے ادب کی اس خاص صنف کو سب سے پہلے علامہ ابوالفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں ہمازانی نے متعارف کروایا تھا جنھوں نے چھوٹے بڑے تقریباً ۴۰۰ مقامے لکھے انھیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علامہ قاسم ابن علی ابن محمد حریری نے بھی پچاس مقامے لکھے جن کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی جس کی دلیل ان کا ایک عرصے سے درس نظامی میں شامل چلا آنا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی مقامے لکھے لیکن وہ مقبولیت اور معیار کی اس بلندی کو نہ چھو سکے جو علامہ حریری کے مقامات کو حاصل ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿مقامات حریری کا طرز واسلوب﴾

مقامات کے لکھنے میں علامہ حریری نے علامہ بدیع الزماں ہمذانی کے نقش قدم کی پیروی کی ہے کہ ہر مقامے میں ادبی انداز پر کوئی معمولی واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس کا تعلق ایک فرضی شخص سے ہوتا ہے یہی فرضی شخص مقامے کا اصل ہیرو ہوتا ہے۔ ہیرو کے علاوہ ایک سائڈ ہیرو ہوتا ہے جو مقامے کا راوی ہوتا ہے علامہ بدیع الزماں کے مقامات میں اصل ہیرو ابوالفتح اسکندری اور سائڈ ہیرو عیسی ابن ہشام ہوتا ہے۔ جبکہ مقامات میں اصل ہیرو ابوزید سروجی اور سائڈ ہیرو حارث ابن ہمام ہے جس سے مراد خود مصنفؒ کی ذات ہے۔ ہیرو اور سائڈ ہیرو کے درمیان قدیم شناسائی اور جان پہچان ہوتی ہے۔ ابوزید سروجی بھیس بدل بدل کر کبھی کسی ادبی مجلس میں کبھی مسجد میں کبھی عدالت میں کبھی بادشاہ کے دربار میں اور کبھی کسی سفر میں نمودار ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی ادبی کارنامہ انجام دے کر لوگوں سے پیسے وصول کرتا ہے پھر ان کو دھوکہ دیکر وہاں سے رفو چکر ہو جاتا ہے۔ حارث ابن ہمام بھی اس کے پیچھے پیچھے ہر جگہ پہونچ جاتا ہے اور اس کو پہچان لیتا ہے پھر لوگوں کو اس کی حقیقت حال سے مطلع کرتا ہے۔ لوگوں کو اس کے احوال سن کر حیرت وتعجب کے ساتھ ساتھ افسوس بھی ہوتا ہے۔

اسی طرح علامہ حریری نے مقامات کی ترتیب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ دہائی کا پہلا مقدمہ زہدیہ ہے جو زہد وتقوی کی باتوں پر مشتمل ہے اور دہائی کا چھٹا مقامہ ادبیہ ہے جس میں علامہ نے ادب کی کسی خاص صنف کا مظاہرہ کیا ہے۔ جیسا کہ چھٹے مقامے میں ایک خط لکھوایا ہے جس کے پہلے جملوں کا پہلا لفظ بغیر نقطے کے ہے جبکہ دوسرا لفظ نقطوں والا ہے۔

مقامات کی وجہ تالیف کے سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن علامہ حریری اپنے محلے بنی حرام کی مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ نماز کے بعد ابوزید سروجی نامی ایک بوڑھے شخص نے الفاظ ومعانی کے حسن وخوبی سے آراستہ ایک انتہائی فصیح وبلیغ تقریر کی اور بیان کیا کہ رومیوں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے اور اس کے لڑکے کو قید کر لیا ہے جس کو چھڑانے کے لئے نقدی کی ضرورت ہے۔ مسجد میں تمام علما و فضلا کا ایک بڑا مجمع موجود تھا تمام ہی حاضرین اس کی تقریر سے متاثر ہوئے اور اس کی خوب خوب امداد کی۔ شام میں علامہ حریری کے پاس ان کے کچھ دوست ملنے کے لئے آئے تو انھوں نے ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا ہم نے بھی اس کے کئی خطبے سنے ہیں جو اس سے بھی فصیح و بلیغ تھے لہٰذا یہ کوئی ضرورت مند شخص نہیں ہے بلکہ ایک بہروپیہ ہے جو بھیس بدل بدل کر لوگوں سے پیسے وصول کیا کرتا ہے۔

بہر حال! علامہ حریری اس واقعے سے انتہائی متاثر ہوئے اور انھوں نے اسی رات مقامے لکھنے شروع کر دیے۔ اور ایک مقامہ لکھ کر خلیفہ وقت مسترشد باللہ کے وزیر نوشیرواں بن خالد کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے اس کو پسند فرمایا اور مزید مقامے لکھنے کی فرمائش کی لہٰذا آپ نے مزید ۳۹ مقامے لکھ کر وزیر موصوف کی خدمت میں پیش کیے اس پر بعض حاسدین نے یہ اعتراض کیا کہ یہ مقامے خود ان کے لکھے ہوئے نہیں ہیں بلکہ ان کے پاس آنے والے ایک دوسرے شخص کے ہیں جس کا اب انتقال ہو چکا ہے اس کے بعد وزیر نوشیرواں نے ان کو اپنے محل میں بلا کر مقامے لکھنے کی فرمائش کی لیکن چوں کہ علامہ برجستہ لکھنے کے عادی نہیں تھے اس لئے چالیس دن تک کوشش کے باوجود ایک بھی مقامہ نہ لکھ سکے، حاسدین نے ان کا خوب مذاق اڑایا اس کے بعد انھوں نے گھر جا کر مزید دس مقامے لکھے اور وزیر موصوف کی خدمت میں ارسال کئے اور لکھا کہ میں آپ کے محل میں آپ کے رعب اور ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا۔ اس کے بعد لوگوں میں ان کا علمی تفوق قائم ہو گیا اور مقامات کی کل تعداد پچاس ہو گئی۔

مقامات کی وجہ تالیف کے سلسلے میں ایک روایت یہ بھی ہے کہ عباسی دور حکومت میں عربی زبان انحطاط کا شکار ہو گئی تھی لہٰذا لغات فصیحہ کا ذخیرہ اکٹھا کرنے اور زبان کو انحطاط سے بچانے کے لئے ادب کی اس خاص صنف کی بنیاد ڈالی گئی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

﴿مصنفِ مقاماتِ حریری کے مختصر حالات﴾

مصنف کا نام: قاسم، کنیت ابو محمد، والد صاحب کا نام علی اور دادا کا نام محمد ہے۔ آپ کے والد چوں کہ ریشم کا کاروبار کیا کرتے تھے اس لئے ان کو حریری کہا جاتا ہے۔ پھر اسی نسبت سے بعض حضرات آپ کو بھی حریری کہتے ہیں لیکن چوں کہ آپ نے یہ پیشہ اختیار نہیں کیا تھا اس لئے دوسرے بعض حضرات آپ کو ابن الحریری کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ۴۴۶ھ میں بصرہ کے قریب مشان نامی بستی کے بنو حرام نامی محلے میں آپ کی پیدائش ہوئی اس نسبت سے آپ کو حرامی اور بصری بھی کہا جاتا ہے۔ آپ اپنا آبائی پیشہ ترک کر کے تعلیم و تعلم میں مشغول ہو گئے اور وقت کے ممتاز علما سے مختلف علوم و فنون کی تکمیل کی، خصوصاً علم ادب میں آپ نے مہارت تامہ حاصل کی، اس کے علاوہ آپ بڑے صاحب ثروت تھے۔ ابن خلکان کی روایت کے مطابق بصرہ میں آپ کا ایک کھجور کا باغ تھا جس میں اٹھارہ ہزار درخت تھے۔ اسی طرح آپ عباسی حکومت میں صاحب الخبر کے عہدے پر فائز تھے عوام کی خبریں حکومت تک پہونچایا کرتے تھے یعنی تحقیق و تفتیش اور سی آئی ڈی کے شعبے سے منسلک تھے۔

آپ کی کئی ایک تصانیف ہیں جن میں مقامات کو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہے جو ایک عرصے سے درس نظامی میں شامل چلی آرہی ہے۔ مقامات حریری کی اہمیت کا اندازہ علامہ زمخشری کے ان اشعار سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

أُقسِمُ باللهِ و آیاتِہ وَمَشْعَرِ الحَجِّ و میقاتِہ
إنَّ الحَریریَّ حَریریٌّ بِأَنْ تُکْتَبَ بالتِبْرِ مَقاماتِہ

اس کے بعد ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ ہجری میں تقریباً ۶۹ سال کی عمر میں آپ نے بصرہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

س (۱) ص ۱۷

ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ و الشَّفِيعِ المُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّينَ وَ أَعْلَيْتَ دَرَجَتَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَ وَصَفْتَهُ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ فَقُلْتَ وأَنتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) عبارت میں مذکورہ تمام الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق کریں (ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ فقلت اور انت الخ میں مخاطب کون ہے؟

(الف) ترجمہ:

پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو کہ مخلوق کے سردار اور ایسے سفارش کرنے والے ہیں کہ جن کی سفارش میدان محشر میں قبول کی جائے گی۔ جن پر آپ نے نبیوں کا سلسلہ ختم فرمایا اور ان کے مرتبے کو جنت کے اعلیٰ درجات میں بلند فرمایا اور آپ نے ان کی حالت اپنی واضح کتاب میں بیان فرمائی چنانچہ آپ نے فرمایا درانحالیکہ آپ کہنے والوں میں سب سے سچے ہیں اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

(ب)

بِالتَّوَسُّلِ وسیلہ، واسطہ، تَوَسَّلَ تَوَسُّلاً (تفعّل) کسی کو کسی کا وسیلہ بنانا، واسطہ بنانا۔ مُحَمَّدٍ: یہ آپ ﷺ کا اسم گرامی اور اسم مفعول کا صیغہ ہے، حَمَّدَ تَحْمِيداً (تفعیل) بار بار تعریف کرنا۔ سَيِّدِ ج سَادَةٌ، سردار، سَادَ الْقَوْمَ سِيَادَةً (ن) سردار بننا قیادت کرنا۔ الْبَشَرِ: انسان، بنی آدم مراد مخلوق، (بشر) واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لئے مستعمل ہے۔ الشَّفِيعُ: ج شُفَعَاء، سفارش کرنے والا، شَفَعَ لَهُ شَفَاعَةً سفارش کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

المُشَفَّعُ :سفارش قبول کیا ہوا، شَفَّعَ تَشْفِيعاً (تفعیل) سفارش قبول کرنا۔ المَحْشَرُ :میدان حشر (یہ ظرف کا صیغہ ہے) حَشَرَ حَشْراً (ن) جمع کرنا۔ خَتَمْتَ: خَتَمَ خَتْماً (ض) ختم کرنا، مہر لگانا۔ النَّبِيِّينَ :جمعِ نَبِيّ، نبی، پیغمبر، نَبَأَ نَبأً (ف) خبر دینا۔ اَعْلَيْتَ :أَعْلَى إِعْلَاءً (افعال) بلند کرنا۔ دَرَجَتَه :ج دَرَجَاتٌ، درجہ مرتبہ، حیثیت، دَرَجَ دُرُوجا (ن) اوپر چڑھنا۔ عِلِّيِّين :جمعِ عِلِّي جنت کا اعلیٰ مقام، عَلِيَ عَلَاءً (س) بلند رتبہ ہونا۔ وَصَفْتَه :وَصَفَ وَصْفاً (ض) حالت بیان کرنا، صفت بیان کرنا۔ كِتَاب :ج كُتُب، كَتَبَ كِتَابَةً (ن) لکھنا، کتاب یہ مصدر بمعنی اسم مفعول ہے۔ المُبِيْن :واضح کرنے والی، واضح، أَبَانَ إِبَانَةً (افعال) واضح کرنا، واضح ہونا۔ اَصْدَقُ :سب سے سچا، یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے، صَدَقَ صِدْقاً (ن) سچ بولنا۔ اَرْسَلْنَاکَ :أَرْسَلَ إِرْسَالاً (افعال) بھیجنا۔ عَالَمِينَ :جمع عَالَمِ یہ اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ (ج) قلت وانت میں مخاطب اللہ تبارک وتعالیٰ ہیں۔

س (۲) ص ۱۹

قد جرى ببعضِ أَنْدِيَةِ الأَدَبِ الذي رَكَدَتْ في هذا العصرِ رِيحُهُ. وخَبَتْ مصابيحُهُ. ذِكْرُ المَقاماتِ التي ابْتَدَعَها بَدِيعُ الزَّمانِ. وعلامَةُ هَمَذانَ. رحِمَهُ اللهُ تعالى. وعَزَىٰ إلى أبي الفتحِ الإسكَنْدَرِيِّ نشأتَها. وإلى عيسى بنِ هِشامٍ رِوايتَها. وكِلاهُما مجهولٌ لا يُعرَفُ. ونَكِرَةٌ لا تَتَعَرَّفُ! فأشارَ مَنْ إشارتُه حُكْمٌ. وطاعَتُه غُنْمٌ. إلى أَنْ أُنْشِئَ مَقاماتٍ أَتْلُو فيها تِلْوَ البَدِيعِ. وإنْ لمْ يُدْرِكِ الظّالِعُ شَأْوَ الضَّلِيعِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) نیز مقامات بدیع الزماں کے بارے میں جو آپ جانتے ہیں لکھیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

پس یقیناً ادب کی ایک مجلس میں کہ جس کی ہوا اس زمانے میں ٹھہر گئی، اور جس کے چراغ بجھ گئے ہیں ان مقامات کا ذکر چلا کہ جن کو بدیع الزماں اور ہمذان کے علامہ نے انوکھے انداز پر لکھا، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اور انھوں نے ابوالفتح اسکندری کی جانب ان کی تخلیق کو منسوب کیا، اور عیسیٰ ابن ہشام کی جانب ان کی روایات کی نسبت کی، اور یہ دونوں کے دونوں ایسے نامعلوم ہیں جن کو جانا نہیں جا سکتا اور ایسے اجنبی ہیں جن کی شناخت نہیں ہو سکتی۔ پس مشورہ دیا اس ذات نے (وزیر نوشیرواں بن خالد) کہ جس کا اشارہ فیصلہ ہے اور اس کی فرمانبرداری مفید ہے اس بات کا کہ میں چند مقامے لکھوں جن میں بدیع الزماں کے نقش قدم کی پیروی کروں اگرچہ لنگڑا بیل طاقت ور گھوڑے کی رفتار کو نہیں پا سکتا۔

(ب)

اَنْدِيَةٌ: جمع نَدِی مجلس، نَدیٰ نَدواً (ن) جمع کرنا۔ رَكَدَتْ: رَكَدَ رُكوداً (ن) ٹھہرنا، چہل پہل ختم ہونا۔ عزیٰ عَزْياً (ض) وعَزْواً (ن) منسوب ہونا، نسبت کرنا۔ غُنْمٌ: ج غُنُوْمٌ مفید، نعمت غیر مترقبہ، مفت کا مال۔ اَتْلُوَ: تَلَا تُلُوّاً (ن) کسی کے پیچھے چلنا، نقش قدم پر چلنا۔ الظَّالِعُ: ج ظُلَّعٌ، لنگڑا بیل، لنگڑا جانور، مراد مصنف کی ذات۔ شَأوٌ: تیز رفتار، رفتار، شَایٔ شوئً (ف) تیز ہونا، جلدی کرنا۔ الضَّلِيْعُ: ج ضُلْعٌ طاقتور گھوڑا، مراد بدیع الزماں ہمذان، ضَلُعَ ضَلَاعَةً (ک) مضبوط پسلیوں والا ہونا، طاقتور ہونا۔ (ج) یہ احمد بن حسین کی کنیت ہے جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے ادیب تھے، ~~~~ کے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۳) ص ۲۰

وَ قَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ أَوْ أُقِيلَ لَهُ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ وَ لَا أَعْفَى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهُ تَلْبِيَةَ الْمُطِيعِ وَ بَذَلْتُ فِي مُطَاوَعَتِهِ جُهْدَ الْمُسْتَطِيعِ وَ أَنْشَأْتُ عَلَى مَا أُعَانِيهِ مِنْ قَرِيحَةٍ جَامِدَةٍ وَ فِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَ رَوِيَّةٍ نَاضِبَةٍ وَ هُمُومٍ نَاصِبَةٍ خَمْسِينَ مَقَامَةً.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق لکھیں

(ج) اور بتائیں کہ خمسین مقامۃ ترکیب میں کیا واقع ہے؟

(الف) ترجمہ:

اور بہت کم محفوظ رہا ہے زیادہ بولنے والا اور بہت کم معاف کی گئی ہے اس کی لغزش، پس جب انھوں نے (وزیر موصوف نے) معافی کے ذریعے حاجت پوری نہ کی اور مطالبے سے درگذر نہ کیا تو میں نے ان کی دعوت کو فرمانبردار کے قبول کرنے کی طرح قبول کرلیا اور میں نے ان کی موافقت میں طاقت رکھنے والے کی کوشش صرف کردی (پوری پوری کوشش کی) اور میں نے اس سست طبیعت، بجھی ہوئی ذکاوت، خشک فکر اور مشقت آمیز غموں کے باوجود جن کو میں جھیل رہا تھا پچاس مقامے لکھے۔

(ب)

مِكْثَار: زیادہ بولنے والا، یہ مبالغے کا صیغہ ہے، كَثُرَ كَثْرَةً (ک) زیادہ ہونا۔
أُقِيلَ: أَقَالَ إِقَالَةً (افعال) معاف کرنا۔ عِثَار: غلطی، لغزش، عَثَرَ عَثْراً وَ عِثَاراً (ن) لغزش کھانا، پھسلنا۔ يُسْعِف: أَسْعَفَ إِسْعَافاً (افعال) حاجت پوری کرنا، مدد کرنا۔
إِقَالَة: معافی۔ لا أَعْفَى: أَعْفَى إِعْفَاءً (افعال) معاف کرنا درگذر کرنا۔ المَقَالَة:

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ج مَقالات، مضمون، بات چیت، مراد مقامات کے لکھنے کا مطالبہ۔ لَبَّیتُ: لَبّیٰ تَلْبِیَةً (تفعیل) قبول کرنا۔ المُطِیعُ: فرمانبردار، اَطاعه اِطاعَةً (افعال) فرماں بردار ہونا۔ مُطاوَعَته: فرماں برداری، موافقت، طَاوَعه مُطاوَعة (مفاعلت) موافقت کرنا، فرمانبرداری کرنا۔ قَرِیحَة: ج قَرائِح طبیعت، اصل ترجمہ کنواں کھودنے کے بعد سب سے پہلے نکلنے والا پانی۔ جامِدَة: ج جامِدات، جمی ہوئی، سست، جَمَدَ جُمُوداً (ن) جمنا، سست پڑنا۔ فِطْنَة: ج فِطَن، سمجھ، ذکاوت فَطِنَ فِطنَةً و فَطانَةً (س) سمجھنا۔ خامِدَة: بجھی ہوئی خَمَدَ خُمُوداً (ن) بجھنا۔ رَوِیَّة: فکر، سوچ، ج رَوایَا، رَوّیٰ فی الامر تَروِیَةً (تفعیل) غوروفکر کرنا۔ نَاضِبَة: خشک نَضَبَ المَاءُ (ن) خشک ہونا۔ هُمُوم: جمعُ هَمٍّ رنج وغم، هَمَّه هَمّاً (ن) رنجیدہ کرنا۔ نَاصِبَة: تھکا دینے والے، مشقت آمیز نَصَبَه نَصْباً (ن) تھکا دینا۔ (ج) خمسین مقامةً ترکیب میں ممیز تمیز سے مل کر مفعول بہ واقع ہے۔

س (۴) ص ۲۱

تَحتَوِیْ علیٰ جِدِّ القَولِ وهَزلِه وَرَقِیقِ اللَّفظِ وَجَزلِه وَغُرَرِ البَیَانِ وَدُرَرِه وَمُلَحِ الاَدَبِ وَنَوَادِرِه الیٰ ما وَشَّحتُها بِه مِنَ الآیَاتِ وَمَحَاسِنِ الکِنَایَاتِ وَرَصَّعتُه فیها مِنَ الاَمْثَالِ العَرَبِیَّةِ وَاللَّطَائِفِ الاَدَبِیَّةِ وَالاَحَاجِی النَّحوِیَّةِ وَالفَتَاوِی اللُّغَوِیَّةِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں
(ج) الاحاجی کی نحوی اعتبار سے مفصل تحقیق کرتے ہوئے بتائیں کہ اس کا اعراب کیا ہے؟

(الف) ترجمہ

جو مشتمل ہیں گفتگو کی سنجیدگی اور اس کی دل لگی پر الفاظ کی شیرینی اور ان کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فصاحت پر بیان کی چمک دمک اور اس کی خوشنمائی پر اور ادب کی مزیدار اور اس کی انوکھی باتوں پر ساتھ ساتھ ان آیتوں اور عمدہ کنایات کے کہ جن کے ذریعے میں نے ان (مقامات) کو آراستہ کیا اور ساتھ ساتھ ان عربی کہاوتوں اور ادبی چٹکلوں نحوی پہیلیوں لغت کے مسائل۔

(ب)

جد : سنجیدگی، سنجیدہ، جَدَّ فی القول جَدًا (ض) سنجیدہ ہونا، سچا ہونا۔ هَزَل: دل لگی، مزاح هَزَلَ فی الکلام هَزْلاً (ض) مذاق کرنا دل لگی کرنا۔ غُرَر : جمع غُرَّةٍ، چمک دمک، چمکدار غَرَّ غرّاً و غُرَّةً (س) سفید ہونا، چمکدار ہونا۔ مُلَح: جمع مُلحَةٍ دلچسپ بات، مزیدار بات۔ الکنایات: جمع کِنایَةٍ صریح کی ضد، لفظ بول کر اس کے معنی موضوع لہ کے لازم کو مراد لینا جیسے کثیر الرماد بول کر سخی مراد لینا۔ کَنی کِنایَةً (ض) کنایہ کرنا، اشارے کنائے میں بات کرنا۔ الامْثَالُ: جمع مَثَل کہاوت مَثَلَ مثولاً (ک) مشابہ ہونا۔ اللَطائف : جمعُ لَطیفَةٍ دلچسپ بات، چٹکلہ لَطُفَ لَطافَةً (ک) خوشگوار ہونا۔ أحَاجِی : جمعُ أحْجِیَةٍ پہیلی، چیستاں، حَجَا حَجْواً (ن) پہیلی میں بات کرنا۔ اللغویة : زبان سے متعلق، لُغَةٌ دراصل لُغو یالُغَی تھا واو یا یاء کو تاء سے بدل دیا گیا، لَغا لَغواً و لِغَةً (ن) بات کرنا غلطی کرنا۔ (ج) الأحاجی: لفظ کی دونوں قسموں (موضوع اور مہمل) میں سے موضوع ہے، اس لئے کہ معنی دار ہے لفظ موضوع کی تینوں قسموں (اسم، فعل اور حرف) میں سے اسم ہے اس لئے کہ الف لام داخل ہے۔ اسم کی پانچ تقسیمیں ہیں، پہلی تقسیم معرب اور مبنی کے اعتبار سے معرب ہے، اس لئے کہ اس کا اعراب بدل جاتا ہے، اور اسم کی دوسری تقسیم اسم متمکن اور غیر متمکن میں سے اسم متمکن ہے اس لئے کہ اسم غیر متمکن بھی مبنی ہے اور یہ لفظ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ معرب ہے نہ کہ مبنی، اور اسم کی تیسری تقسیم مذکر و مؤنث میں سے مؤنث ہے اس لئے کہ جمع تکثیر واحد

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، اور اسم کی چوتھی تقسیم معرفہ اور نکرہ میں سے معرفہ ہے اس لئے کہ الف لام داخل ہے، یعنی معرف باللام ہے، اور اسم کی پانچویں تقسیم واحد، تثنیہ اور جمع میں سے جمع ہے اس لئے کہ واحد أُخجیۃ آتا ہے، اور جمع کی دونوں قسموں (جمع تصحیح و جمع تکسیر) میں سے جمع تکسیر ہے، اس لئے کہ اس کا وزن محفوظ نہیں ہے۔ اس کا اعراب حالت نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ اور اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے اسم منقوص ہے جیسے قاضی۔

س (۵) ص ۲۵

وَ إنْ أَغْمَضَ لِيَ الفَطِنُ المُتغابِيْ و نَضَحَ عَنِّي المُحِبُّ المُحَابی لا آکَادُ أَخْلَصُ من غُمْرٍ جَاهِلٍ أو ذِی غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ: يَضَعُ مِنِّي لِهٰذا الوَضْعِ وَ يَنْدَدُ بِأنَّه من مَنَاهِي الشَّرْعِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی تحقیق لکھئے (ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ المتغابي اور المحابي اعرابی اعتبار سے کس حالت میں ہیں اور ان کا اعراب لفظی ہے یا تقدیری؟

(الف) ترجمہ:

اس کے باوجود اگر چشم پوشی کرے میرے لئے غبی بننے والا سمجھدار اور میرا دفاع کرے مدد کرنے والا دوست قریب نہیں کہ میں چھٹکارہ حاصل کرلوں جاہل نا تجربے کار یا جاہل بننے والے کینہ والے سے کہ وہ اس تالیف کی وجہ سے میری تحقیر کرے گا اور مشہور کرے گا کہ وہ شریعت کی ممنوعہ چیزوں میں سے ہے۔

(ب):

أَغْمَضَ إغْمَاضًا (افعال) چشم پوشی کرنا۔ الفَطِنُ: سمجھدار ذہین۔ المُتَغَابِی: غبی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بننے والا، تغابا تغابیاً (تفاعل) غباوت ظاہر کرنا، بیوقوفی ظاہر کرنا۔ المُحِبُّ: دوست، احَبَّ اِحْبَاباً (افعال) محبت کرنا دوستی کرنا۔ المَحابی: معاون، مددگار حَابَا مُحَابَاۃً (مفاعلت) مدد کرنا۔ مُتجاھِل: جاہل بننے والا تجاھل تجاھلاً (تفاعل) بتکلف جاہل بنا۔ یُنَدِّدُ: نَدَّدَ تَندِیداً (تفعیل) مشہور کرنا، شہرت دینا، بدنام کرنا۔ مَنَاھِی: جمع مَنھِی نَھَیٰ نَھیا (ف) روکنا منع کرنا۔ الشرع: شریعت، راستہ شَرَعَ الدین شَرْعا (ف) مذہب کی تعیین کرنا۔ (ج) المتغابی: یہ الفطن کی صفت واقع ہے۔ المحابی: یہ المحب کی صفت واقع ہے۔

دونوں کا اعراب تقدیری ہے اس لئے کہ اسم منقوص ہے لہٰذا اس کا اعراب قاضی کی طرح ہوگا۔

س (٦) ص ٢٦

وَ مَن نَقَدَ الأَشیاءَ بِعَینِ المَعْقُولِ وَ أَنْعَمَ النَظَرَ فِي مَبَانِي الأُصُولِ نَظَمَ هٰذِهِ المَقَامَاتِ فِی سِلْكِ الإِفَادَاتِ وَ سَلَکَهَا مَسْلَکَ المَوْضُوعَاتِ عَنِ العَجْمَاوَاتِ و الجَمَادَاتِ و لَم یُسمَعْ لِمَنْ نَبَاَ سَمْعُهُ عَنْ تِلْكَ الحِکَایَاتِ أَو أَثَّمَ رُوَاتَهَا فِي وَقتٍ مِنَ الأَوْقَاتِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں، خط کشیدہ کلمات کی تحقیق کیجئے (ب) مطلب بیان کرتے ہوئے بتائیے کہ وَ مَن نَقَدَ الاشیاءَ سے مصنف کیا کہنا چاہتے ہیں؟ (ج) یہ بھی بتائیں کہ عجماوات اور جمادات سے کیا مراد ہے؟

(الف) ترجمہ:

اور جو شخص اشیا کو عقل کی نگاہ سے پرکھے گا اور اصول کلام کی بنیادوں میں گہری نگاہ ڈالے گا تو وہ ان مقامات کو فوائد کی لڑی میں پروئے گا اور ان کو بے زبان اور بے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جان چیزوں سے متعلق مضامین کے درجے میں رکھے گا اور نہیں سنا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے کان ان واقعات سے بیزار ہوئے ہوں یا اس نے کسی بھی وقت ان کے راویوں کو گناہ گار قرار دیا ہو۔

(ب):

نَقَدَ نَقْدًا (ن) پرکھنا، جانچنا۔ المعقول: عقل، مصدر مفعول کے وزن پر، عَقَلَ عَقْلاً و معْقُولاً (ض) سمجھنا۔ اَنْعَمَ: انْعَمَ النَّظَرَ اِنْعَامًا (افعال) گہری نگاہ ڈالنا۔ مَبَانِي: جمعِ مَبْنَى، بنیاد عمارت۔ الأصول: جمعِ اَصلٍ جڑ، بنیاد، اصل مراد اصول تعلیم۔ نَظَمَ: نَظَمَ الشَّيْئَ نَظمًا (ض) پرونا۔ سِلْک: ج اَسْلَاک لڑی، سَلَکَ سُلوکاً (ن) راستہ اختیار کرنا معاملہ کرنا۔ مَسْلَک: ج مَسَالِکُ راستہ، جگہ۔ المَوضوعات: جمع موضوعٍ مضامین، مراد ایسے مضامین جو بے زبانوں اور پتھروں وغیرہ کی زبانی لکھے گئے ہیں۔ عَجماوَاتْ: جمعِ عَجْمَاءَ بے زبان، گونگے۔ الجَمَادَاتُ: جمعِ جَمَادٍ بے جان چیزیں، درخت پتھر وغیرہ۔ نَبَانَبوًا (ن) اچٹ جانا بے زار ہوجانا، بور ہونا۔ اَثَّمَ تَاثِیماً (تفعیل) گناہ گار قرار دینا۔ رواتها: جمعِ رَاوٍ راوی، ناقل۔

(ج):

و من نقد الاشیاء الخ سے صاحب کتاب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو شخص اشیا کی حقیقت تک پہونچے گا اور اپنے مقصد میں گہری نظر یعنی غور وفکر کرے گا اور محنت کرے گا تو وہ شخص ان مقامات سے خوب خوب فائدہ اٹھائے گا، اور جو شخص ان مقامات کو بے جان اور بے زبان چیزوں کے درجے میں رکھے گا تو وہ ان مقامات سے کبھی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور ان مقامات پر اعتراض کرے گا اور ان کے روایت کرنے والوں کو بے حیثیت سمجھے گا۔ ولم یسمع الخ سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میں نے اس میں واقعات اور شعر وشاعری

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بیان کی ہے تا کہ اس میں سننے والوں کے اس کے سننے سے دل نہ اکتائے اور مزہ مزہ میں ساری کتاب پڑھ لے۔

(د):

عجماوات اور جمادات سے مراد بے جان اور بے زبان چیزیں ہیں جیسے پتھر اور لکڑی وغیرہ۔

س (۷) ۲۷

ثمّ إذا كانتِ الأعمالُ بالنّيّاتِ. وبها انعِقادُ العقودِ الدِّينيّاتِ. فأيّ حرَجٍ على مَن أنشأ مُلَحاً للتنبيهِ. لا للتمويهِ. ونَحا به منحَى التّهذيبِ. لا الأكاذيبِ وهل هُوَ في ذلِك إلا بمنزِلَةِ مَن انتَدَب لتعليمٍ. أو هدَى الى صِراطٍ مُستقيمٍ

على أنّني راضٍ بأنْ أحمِلَ الهوى وأخلُصَ منهُ لا علَيَّ ولا لِيا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) لاعلی ولالیا کی مکمل تحقیق کریں۔

(الف) ترجمہ:

پھر جبکہ اعمال کا دارومدار (جزاوسزا) نیتوں پر موقوف ہے اور نیتوں پر ہی مذہبی معاملات کا وقوع ہوتا ہے تو کیا حرج ہے اس شخص کے لئے جو چند مزیدار باتیں تیار کرے متنبہ کرنے کے لئے نہ کہ آرائش کلام کے لئے اور ان کے ذریعے اخلاق کے سنوارنے کے طریقے کا ارادہ کرے نہ کہ جھوٹی باتوں کا۔ اور نہیں ہوگا وہ اس سلسلے میں مگر اس شخص کے درجے میں جو تعلیم کے لئے آمادہ ہو جائے یا سیدھے راستے کی رہنمائی کرے۔

شعر: یہ اس بات کے ساتھ ہے کہ میں خوش ہوں اس پر کہ عشق کا بار اٹھاؤں۔ اور اس سے چھوٹ جاؤں کہ نہ میرا نقصان ہو اور نہ میرا فائدہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

اِنعِقد : وقوع، اِنعَقَدَ انعِقاداً (انفعال) منعقد ہونا، قائم ہونا۔ العُقُوْد : جمعُ عَقْدٍ، معاملات، عَقَدَ عَقداً (ض) مضبوط بنانا، گرہ لگانا۔ اَنشَا : ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس نے تحریر کیا، اَنشَاَ الکِتاب إنشاءًا (افعال) تحریر کرنا، لکھنا۔ مُلَحاً : جمعُ مُلْحَةٍ مزیدار چیزیں، پرلطف باتیں۔ للتَّموِیه : آرائش کلام، کلام میں جھوٹ کی ملاوٹ، مَوَّهَ الشی تَموِیهاً (تفعیل) کسی چیز پر جھوٹ کا پانی پھیرنا، ملمع سازی کرنا۔ نَحَانَحواً (ن) ارادہ کرنا۔ اَکَاذِیب: جمعُ اُکذوبَةٍ جھوٹی بات، کَذِبَ کِذباً (س) جھوٹ بولنا۔ اِنْتَدَبَ اِنتِداباً (افتِعال) آمادہ ہونا، تیار ہونا۔ الهَوىٰ: ج اَهْواء خواہش، عشق ومحبت، هَوِیَ هَوىً (س) چاہنا، خواہش کرنا۔ عَلیٰ اَنّنی : اس سے پہلے لتحقیق مبتدا محذوف ہے، اور یہ اس کی خبر ہے۔ (ج) لا عَلیَّ: لا، لائے نفی جنس ہے اور اس کا اسم ضَرَرَ محذوف ہے، ای لا ضرر علیَّ۔ و لا لیَ: اس کی اصل وَ لَا فَائِدَةَ لِیَ ہے، اس میں الف اشباع کا ہے، جو ضرورت شعری کی وجہ سے مصرعوں کے آخر میں آتا ہے۔

(المقامة الاولى الصنعانية)

الصنعانية : صنعانیہ میں یائے نسبتی ہے اور نون کا اضافہ خلاف قیاس ہے اور نسبت یمن کے دارالحکومت شہر صنعا کی جانب ہے۔ اس شہر کی کاری گری اور صنعت وحرفت بہت مشہور تھی اس لئے اس کا نام صنعا پڑ گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طوفان نوحؑ کے بعد اس علاقے میں سب سے پہلے بسنے والا شہر یہی ہے۔ اسی مناسبت سے صاحب کتاب نے اس کو پہلے نمبر پر بیان کیا ہے۔ یہ دہائی کا پہلا مقامہ ہے لہٰذا زہد وتقوی کی باتوں پر مشتمل ہے۔ اور اس مقامے کے اندر کل نو اشعار ہیں۔

پہلا مقامہ شہر صنعا کی طرف منسوب ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(پہلے مقامے کا خلاصہ)

پہلا مقامہ زہد وتقویٰ اور وعظ ونصیحت کی ترغیب پر مشتمل ہے۔اس مقامے میں ابو زید سروجی نے ایک لچھے دار تقریر کی ہے جس میں انسان کی غفلت، دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی تیاری کو مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔

مقامہ کی ترتیب اس طرح ہے...حارث ابن ہمام کہتے ہیں کہ میں فقر وفاقہ کی وجہ سے پریشان یمن کے مشہور شہر صنعا کی گلیوں میں کسی ایسے شخص کی تلاش میں گھومتا پھر رہا تھا جس کے سامنے اپنی ضرورت کے لئے ہاتھ پھیلا سکوں یا کسی ایسے ادیب کو پاؤں جس کا دیدار میرے غم کو اور جس کے ساتھ گفتگو میری پیاس کو بجھا دے۔اچانک ایک ایسی مجلس میں پہونچ گیا جہاں کافی لوگ جمع تھے اور رونے رلانے کی آوازیں آرہی تھیں میں نے دیکھا کہ ایک دبلا پتلا آدمی بیچ میں کھڑا ہوا نہایت جوش میں وعظ کہہ رہا ہے کہ اے غافل تو نے اپنی ہدایت کا راستہ کیوں اختیار نہیں کیا، تو نے معاصی سے اپنے نفس کو کیوں نہ روکا، کیا موت تیرے لئے مقرر نہیں ہے؟ پس کیا ہے تیری تیاری؟ قبر میں تجھے سونا ہوگا، پس وہاں تیرا جواب کیا ہوگا؟ کیا تجھ کو خدا کے پاس لوٹ کر نہیں جانا ہے؟ وہاں تیرا کون مددگار ہوگا؟ ایک دردانگیز وعظ کے بعد اس نے چلنے کی تیاری کی، جب لوگوں نے دیکھا کہ وہ جانے کی تیاری میں ہے تو ہر ایک نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اپنے ہدایا سے اس کا پلہ بھر دیا، اس نے سر نیچے کرتے ہوئے ہدایا قبول کئے اور ان کے پاس سے تعریف کرتا ہوا روانہ ہوگیا، الوداع کہنے کے لئے جو اس کے ساتھ چلتے ان کو رخصت کرتے جاتا تاکہ کسی کو اس کے ٹھکانے کا علم نہ ہو۔

حارث کہتے ہیں میں چھپتے چھپاتے اس کے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ وہ ایک غار کے دروازے پر پہونچ گیا اور تیزی کے ساتھ غار میں داخل ہوگیا، پھر میں اتنی دیر کے بعد

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کہ وہ اپنے جوتے اتار لے اور اپنے پیر دھو لے ایک دم اس کے پاس پہونچ گیا۔ وہاں جا کر دیکھتا ہوں کہ واعظ صاحب کے پاس ایک لڑکا ہے سامنے شراب اور بکری کا بھنا ہوا گوشت ہے میں نے کہا! اے بھلے آدمی یہ کیا؟ ابھی لوگوں کے سامنے وعظ و نصیحت کی باتیں ہو رہی تھیں اور یہاں یہ حرکتیں ہو رہی ہیں؟ یہ سن کر وہ غصے میں بھر گیا اور مجھے یہ اندیشہ ہو گیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دے گا۔ جب اس کا غصہ ختم ہو گیا تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ قریب آؤ اور کھاؤ اور اگر چاہو تو جاؤ اور جو چاہے کہتے پھرو۔ اور اشعار میں جواب دیتے ہوئے کہا: وعظ و نصیحتوں کا جال تو میں نے دنیا کمانے کے لئے بچھایا ہے۔ یہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے اس کے شاگرد سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ اس نے جواب دیا یہ ادیبوں کے سرتاج ابوزید سروجی ہیں۔ پس میں جہاں سے آیا تھا اسی جگہ واپس چلا گیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اس پر مجھے بہت تعجب ہوا۔

س (۸) ص ۲۹

فَدَخَلْتُها خَاوِيَ الوِفَاضِ بَادِيَ الإِنْفَاضِ لا أَمْلِكُ بُلْغَةً وَ لا أَجِدُ فی جِرَابِی مُضْغَةً و طَفِقْتُ أَجُوبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الهَائِمِ و أَجُولُ فی حَوْمَاتِهَا جَوَلانَ الحَائِمِ و أَرُوْدُ فی مَسَارِحِ لَمْحَاتِی و مَسَائِحِ غَدَوَاتِی و رَوْحَاتِی كَرِيماً أُخْلِقُ لَهُ دِيبَاجَتِی و أَبُوحُ إِلَيْهِ بِحَاجَتِی

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی نحوی صرفی تحقیق کریں

(ج) دخلتها میں ھاء ضمیر کا مرجع ذکر کریں۔

(الف) ترجمہ:

چنانچہ میں اس میں داخل ہوا اس حال میں کہ توشہ دان خالی تھا فقر و فاقہ ظاہر تھا میں معمولی روزی کا مالک نہیں تھا اور اپنے تھیلے میں ایک لقمہ بھی نہیں پاتا تھا تو میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس کے راستوں کو طے کرنے لگا حیران و پریشان آدمی کی طرح اور اس کے گلی کوچوں میں چکر لگانے لگا پیاسے آدمی کے چکر لگانے کی طرح اور میں تلاش کرنے لگا اپنی نگاہ کی چراہگاہوں اور اپنے صبح وشام کے راستوں میں کسی شریف آدمی کو کہ جس کے سامنے میں اپنے رخسار کو پرانا کرسکوں اور اس کے آگے اپنی ضرورت ظاہر کروں۔

(ب):

خَاوِی: خالی، اسم فاعل خوی خَوِیًا و خَوَایَةً (س) خالی ہونا۔ وِفَاض: جمع وَفْضَة توشہ دان، چمڑے کا بڑا تھیلا۔ بَادِی: ظاہر، اسم فاعل، بَدَا بُدُوًّا (ن) ظاہر ہونا۔ الإِنْفَاضُ: فقر وفاقہ، مفلسی أَنْفَضَ الوِعَاءُ (افعال) مفلس ہوجانا، فقر وفاقہ میں رہنا۔ بُلغَة: ج بُلَغ معمولی روزی، اتنی روزی جو شکم سیری کے لئے کافی ہو۔ جِرَاب: ج أَجْرِبَة، تھیلا، چمڑے کا چھوٹا تھیلا۔ مُضغَة: ج مُضَغ لقمہ، بوٹی مَضَغَ مَضْغًا (ف) چبانا۔ طَفِقْتُ: یہ فعل شروع ہے جس کی خبر فعل مضارع آیا کرتی ہے۔ طَفِقَ طَفْقًا (س) شروع کرنا۔ اجوب: جَابَ جَوْبًا (ن) گھومنا، مسافت طے کرنا۔ الهَائِم: حیران و پریشان هَامَ هَیْمًا (ض) حیران ہونا۔ أَجُول: جَالَ جَوْلًا و جَوَلَانًا (ن) گھومنا چکر لگانا۔ حَوْمَات: جمع حَوْمَة گلی، کوچہ، محلہ، ہر چیز کا بڑا حصہ جیسے ریت اور سمندر وغیرہ کا بڑا حصہ۔ الحَائِم: ج حُوَّم پیاسا، تشنہ لب، حَامَ حَوْمًا (ن) پیاسا ہونا۔ أَرُودُ: رَادَ رَوْدًا (ن) تلاش کرنا۔ مَسَارِح: جمع مَسْرَح چراگاہ، سَرَحَ سَرْحًا (ف) جانوروں کا چراگاہ میں جانا۔ لَمَحَاتِی: جمع لَمْحَة نگاہ، اچٹتی ہوئی نظر لَمَحَ لَمْحًا (ف) دیکھنا اچٹتی ہوئی نظر ڈالنا۔ مَسَایِح: جمع مَسِیْحَة سیر وتفریح کی جگہ، راستہ سَاحَ سِیَاحَةً (ض) چلنا، سیر وتفریح کرنا۔ غَدَوَاتِی: جمع غَدَاة صبح صادق سے لے کر طلوع شمس تک کا وقت۔ غَدَا غُدُوًّا (ن) صبح کے وقت جانا یا آنا۔ رَوْحَاتِی: جمع رَوْحَة شام

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

رَاحَ رَوحاً (ن) شام کو جانا یا آنا۔ أَخلِق: اَخلَقَ اِخلاقاً (افعال) پرانا کرنا ذلیل کرنا۔

دِيْبَاجَة: ج دِيبا ج رخسار، چہرہ۔ اَبُوح: بَاحَ بَوحاً (ن) ظاہر کرنا۔

(ج):

فَقَد خَلَتُها میں ھاء ضمیر کا مرجع یمن کا شہر صنعاء ہے جو پچھلی عبارت میں گذر چکا۔

س (۹) ص ۳۴

فَسَمِعْتُه يَقُولُ حِيْنَ خَبَّ فِي مَجَالِه وَ هَدَرَتْ شَقَاشِقُ إِرْتِجَالِه أَيُّهَا السَّادِرُ فِي غُلَوَائِه السَّادِلُ ثَوْبَ خُيَلَائِه الجَامِحُ فِي جَهَالَاتِه الجَانِحُ إِلَى خُزَعْبِلَاتِه إِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلَى غَيِّكَ وَ تَسْتَمْرِئُ مَرْعَى بَغْيِكَ وَ حَتَّامَ تَتَنَاهَى فِي زَهْوِكَ وَ لَا تَنْتَهِي عَنْ لَهْوِكَ وَ تُبَارِزُ بِمَعْصِيَتِكَ مَالِكَ نَاصِيَتِكَ.

(الف) اعراب وترجمے کے بعد کلمات مخطط کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ب) اور الام اور حتام کی مکمل وضاحت کریں۔

(الف) ترجمہ:

تو میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا جبکہ اس نے اپنی جولان گاہ میں دوڑ لگائی (تقریر شروع کی) اور اس کے برجستہ کلام کی پرجوش آواز نکلی، اے اپنی زیادتی میں بے باک ہونے والے! اپنے تکبر کا لباس لٹکانے والے! اپنی نادانیوں میں بے قابو ہونے والے! اپنی بیہودہ باتوں کی طرف مائل ہونے والے! تو کب تک اپنی گمراہی پر برقرار رہے گا اور اپنے ظلم کی چراگاہ کو خوشگوار سمجھتا رہے گا؟ اور کب تک اپنے تکبر میں انتہا کو پہونچتا رہے گا اور اپنے کھیل کود سے باز نہیں آئے گا؟ تو اپنی نافرمانی کے ذریعے اپنی پیشانی کے مالک کا مقابلہ کر رہا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(لغات):

خَبَّ خَبباً (ن) دوڑنا، دوڑ کر چلنا۔ مَجَالِہ : میدان، جولان گاہ، مراد میدان خطابت۔ هَدَرَتْ : هَدَرَ البَعِيرُ هَدراً (ض) اونٹ کا بلبلانا، آواز نکالنا۔ شَقَاشِق : جمع شِقْشِقَةٍ اونٹ کے منہ کا جھاگ، مجازاً پر جوش کلام کو کہتے ہیں۔ اِرْتِجَالاً : برجستہ کلام، اِرْتَجَلَ الكَلامَ اِرْتِجَالاً (افتعال) برجستہ بولنا۔ غُلَوَائِه : زیادتی، مستی شباب غَلَا غُلُوّاً (ن) مبالغہ کرنا، حد سے بڑھنا۔ خُيَلائِه : تکبر، اتراہٹ، غرور۔ الجَامِح : بے قابو، سرکش جَمَحَ جُمُوحاً (ف) سرکش ہونا بے قابو ہونا۔ الجَانِح : مائل ہونے والا، جَنَحَ جُنُوحاً (ف) کسی کی طرف مائل ہونا۔ خُزَعْبِلَاتِه : جمع خُزَعْبِلَةٍ بے ہودگیاں، فضول باتیں، ہنسی مذاق کی باتیں۔ تَسْتَمِرُّ : اِسْتَمَرَّ اِسْتِمْرَاراً (استفعال) قائم رہنا برقرار رہنا۔ مَرْعَى : ج مَرَاعِيَ چراگاہ، رَعَى رَعْياً (ف) چرانا، نگہبانی کرنا۔ زَهْوِک : غرور، تکبر زَهِيَ الرَّجُلُ زَهْواً (ن) غرور کرنا، تکبر کرنا۔ (اس معنی میں یہ مجہول الاستعمال ہے)۔ تُبَارِز : بَارَزَ مُبَارَزَةً (مفاعلہ) مقابلہ کرنا، لڑائی کرنا۔

(ب):

إلَامَ : کب تک، یہ إلیٰ حرف جر اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔ ایسے مواقع میں یا کو الف کے ساتھ لکھتے ہیں اور استفہامیہ کا الف گر جاتا ہے۔

حَتَّامَ : کب تک، یہ حتّیٰ حرف جر اور ما استفہامیہ سے مرکب ہے۔

س (١٠) ص ٣٧

طالما أيقظَكَ الدهرُ فتناعَستَ . وجذَبَكَ الوعظُ فتقاعَستَ ! وتجلّت لَكَ العِبَرُ فتعامَيتَ . وحَصحَصَ لَكَ الحق فتمارَيتَ . وأذكَرَكَ الموتُ فتناسَيتَ . وأمكنَكَ أنْ تؤاسِيَ فما آسَيتَ ! تُؤثِرُ فلسأ توعِيهِ . على ذِكرٍ تَعيه۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ (طالما) میں ما کیسا ہے؟ یہ بتاتے ہوئے عبارت کا مطلب لکھیں۔

(الف) ترجمہ:

بہت سی مرتبہ زمانے نے تجھے بیدار کیا، پر تو اونگھتا رہا، اور وعظ و نصیحت نے تجھے جھنجھوڑا پر تو پیچھے ہٹتا رہا، اور عبرتیں تیرے سامنے ظاہر ہوئیں پس تو اندھا بن گیا، اور حق تیرے سامنے آشکارہ ہوا لیکن تو شک کرتا رہا، اور موت نے تجھ کو یاد دلایا لیکن تو فراموش کرتا رہا اور تیرے لئے ممکن تھا کہ تو غمخواری کرتا پس تو نے غمخواری نہیں کی، تو ایسے سکوں کو ترجیح دیتا ہے جن کو تو جمع کرتا ہے ایسے ذکر پر جس کو تو محفوظ کرے۔

(ب):

تَنَاعَسْتَ: تَنَاعَسَ تَنَاعُساً (تفاعل) نیند کا اظہار کرنا، بتکلف اونگھنا۔ جذبَکَ: جَذَبَ جذباً (ض) کھینچنا، جھنجھوڑنا۔ تَقَاعَسْتَ: تَقَاعَسَ تَقَاعُساً (تفاعل) پیچھے ہٹنا۔ العِبَرُ: جمع عِبرَةٍ عبرت، نصیحت آمیز چیز، اِعْتَبَرَ اعتباراً (افتعال) عبرت حاصل کرنا۔ تَمَارَيْتَ: تَمارىٰ تَمارِياً (تفاعل) شک میں پڑنا۔ تَنَاسَيْتَ: تَنَاسا تَنَاسِياً (تفاعل) فراموش کرنا، بھلا دینا۔ تُوْعِيْهِ: اَوْعىٰ اِيْعَاءً (افعال) جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ تَعِيْهِ: وَعىٰ وَعْياً (ض) محفوظ کرنا۔

(ج):

(طالما) بمعنی بسا اوقات، بہت سی مرتبہ، اس میں یا تو ما کافہ ہے یا مصدریہ، پہلی صورت میں یہ فاعل کا تقاضا نہیں کرے گا، جبکہ دوسری صورت میں اس کا مابعد بتاویل مصدر ہو کر طال کا فاعل بنے گا۔

مطلب: اس عبارت میں ابوزید سروجی کی مجمع میں وعظ و نصیحت چل رہی ہیں جن کو ہم مقامے کے شروع میں بیان کر آئے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۱۱) ۴۰

ثُمَّ إِنَّه لَبَّدَ عَجَاجَتَه وَ غَيَّضَ مُجَاجَتَه و اعْتَضَدَ شَكْوَتَه و تَأَبَّطَ هِرَاوَتَه فلما رَنَتِ الجَمَاعَةُ إلى تَحَفُّزِه و رَأَت تَأَهُّبَه لِمُزَايَلَةِ مَرْكَزِه أَدخَلَ كُلٌّ مِنهُم يَدَه في جَيبِه وَ أَفْعَمَ لَه سَجْلاً مِن سَيبِه، وَ قَالَ: إِصرِف هذا في نَفَقَتِک أو فَرِّقه على رُفقَتِک، فَقَبِلَه مِنهُم مُغضِياً وَ انْثَنَى مُثنِياً وَ جَعَلَ يُوَدِّعُ مَن يُشَيِّعُه لِيَخفى عَلَيه مَهْيَعُه

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں

(ج) اور پہلے مقامے کا خلاصہ بھی تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

پھر اس نے اپنے گرد و غبار پر پانی چھڑکا (جوش کو کم کیا) اور اپنے لعاب دہن کو خشک کیا (تقریر بند کر دی) اور اپنا مشکیزہ بازو میں دبایا اور اپنی لاٹھی بغل میں لی، پس جب جماعت کے لوگوں نے اس کے کھسکنے اور اپنی جگہ سے ہٹنے کے لئے اس کے تیار ہونے کو دیکھا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنا ہاتھ اپنی جیب میں ڈالا اور اپنی بخشش سے اس کی جھولی بھر دی، اور کہا کہ اس کو اپنے خرچ میں صرف کر لینا یا اپنے دوستوں میں تقسیم کر دینا پس اس نے اس کو ان کی جانب سے شرماتے ہوئے قبول کر لیا اور ان کے پاس سے تعریف کرتے ہوئے مڑا، اور وہ رخصت کرنے لگا ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے تاکہ ان پر اس کا راستہ مخفی رہے۔

(ب):

لَبَّدَ تَلْبِيداً (تفعیل) پانی چھڑکنا، پانی چھڑک کر گرد و غبار دبانا۔ عَجَاجَتَه: ج عَجَاج گرد و غبار، دھواں عَجَّتِ الرِّيحُ عَجًا (ض) ہوا کا گرد و غبار اڑانا۔ غَيَّضَ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تَغْيِيضاً (تفعیل) پانی کو خشک کرنا۔ مُجَاجَتَه: لعاب دہن، منہ کی رال مَجَّ مَجّاً (ن) منہ سے رال ٹپکانا، کلی کرنا۔ اعْتَضَدَ :اعتضد اعتِضاداً (افتعال) بازو میں دبانا۔ شَكْوَتَه :ج شَكَوَاتٌ مشک، چمڑے کا بڑا ڈول۔ تَأَبَّطَ تَأَبُّطاً (تفعل) بغل میں دبا لینا۔ هِرَاوَتَه :ج هَرَاوِیٰ و هِرِیٰ لاٹھی، چھڑی، موٹا ڈنڈا۔ رَنَتُ: رَنَا رَنُواً (ن) دیکھنا، مسلسل دیکھنا۔ تَحَفُّزِه: تھکنے کو تَحَفَّزَ تَحَفُّزاً (تفعل) سمٹنا، کودنے کے لئے تیار ہونا۔ مُزَايَلَةً :زَايَلَ الْمَكَانَ مُزَايَلَةً (مفاعلت) اپنی جگہ سے ہٹنا۔ سَجْلاً: ج سِجَال چمڑے کا بڑا تھیلا، جھولی، ڈول سَيْبَ: ج سُيُوب بخشش عطیہ مُغْضِياً :نگاہ نیچی کرتے ہوئے أَغْضىٰ إِغْضَاءً (افعال) آنکھوں کو جھکا لینا، نگاہ نیچی کر لینا۔ اَنْثَنىٰ اِنْثِنَاءً ا (انفعال) مڑنا واپس ہونا۔ مُثْنِياً : تعریف کرتے ہوئے، اَثْنَا اِثْنَاءً ا (افعال) تعریف کرنا۔ يُوَدِّعُ: وَدَّعَ تَوْدِعَةً و تَوْدِيعاً (تفعیل) رخصت کرنا۔ يُشَيِّعُه :شَيَّعَ تَشْيِيعاً (تفعیل) رخصت کرنے کے لئے ساتھ ساتھ چلنا۔ مَهْيَعَه :ج مَهَايِعُ راستہ، کشادہ راستہ، هَاعَ الطَّرِيقُ هِيَاعاً (ض) راستے کا کشادہ ہونا۔ (ج) مقامے کا خلاصہ ہم ماقبل میں ذکر کر آئے ہیں۔

س (۱۲) ص ۳۸

وتَختار قَصْراً تُعْلِيهِ. على بِرٍّ تُولِيهِ. وتَرْغَبُ عَنْ هادٍ تَسْتَهْدِيهِ. الى زادٍ تَسْتَهْدِيهِ. وتُغلِّبُ حُبَّ ثوبٍ تَشْتَهِيهِ. على ثوابٍ تَشْتَرِيهِ. يَواقيتُ الصِّلاتِ أَعْلَقُ بقلبِكَ من مَواقيتِ الصَّلاةِ. ومُغالاةُ الصَّدُقاتِ آثَرُ عندكَ من مُوالاةِ الصَّدَقاتِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) اور صرف پہلے جملے کی نحوی ترکیب کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

اور تو پسند کرتا ہے ایسے محل کو جس کو بلند کرتا ہے ایسی نیکی پر جس کو تو انجام دے، اور تو اعراض کرتا ہے اس راہنما سے جس سے تو ہدایت طلب کرے ایسے توشے کی جانب جس کو تو ہدیے میں طلب کرتا ہے اور تو فوقیت دیتا ہے ایسے کپڑے کی محبت کو جس کی تو خواہش کرتا ہے ایسے ثواب پر جس کو تو خریدے (حاصل کرے) انعامات کے موتی تیرے دل سے زیادہ وابستہ ہیں نماز کے اوقات سے، اور مہروں میں زیادتی کرنا تیرے نزدیک زیادہ قابل ترجیح ہے مسلسل صدقہ کرنے سے۔

(ب):

قَصرا: ج قصور محل۔ تُعلِیه: اَعلٰی اِعلآءً (افعال) بلند کرنا۔ تُولِیه: اَوْلٰی اِیلاءً (افعال) انجام دینا، کسی کام کو جاری رکھنا۔ تَستَهدِیه: اِستَهدٰی اِستِهدَاءً (استفعال) ہدایت طلب کرنا (اس کا مادہ هِدایَة ہے)۔ تَستَهدِیه: اِستَهدٰی اِستِهدَاءً (استفعال) کسی چیز کو ہدیے میں طلب کرنا، یہ هَدِیَّة سے مشتق ہے۔ تَشتَهِیه: اِشتَهٰی اِشتِهَاءً (افتعال) چاہنا خواہش کرنا۔ یَوَاقِیت: جمع یَاقُوتٍ ہیرا، قیمتی پتھر۔ الصِّلات: جمع صِلَةٍ انعام، وَصَله صِلَةً (ض) انعام دینا۔ اَعلَق: زیادہ وابستہ، زیادہ قریب (یہ اسم تفضیل ہے) عَلِقَ بکذا عَلَقاً، عِلقًا، عَلاقَةً (س) وابستہ ہونا۔ مُغالاۃ: اضافہ، زیادتی غالی مُغالاۃً (مفاعلہ) قیمت بڑھا کر مہنگا کرنا۔ الصَّدُقات: جمع صَدُقَةٍ مہر۔ آثَر: زیادہ قابل ترجیح (یہ بھی اسم تفضیل کا صیغہ ہے) اَثِرَ اَثَراً و اِثرَةً (س) خود کو دوسرے پر ترجیح دینا۔ الصَّدَقات: جمع صَدَقَةٍ عطیہ خیرات، وہ عطیہ جو بہ نیت ثواب دیا جائے۔

(ج) ترکیب:

واو عاطفہ، تختار فعل، ضمیر فاعل، قصرا موصوف، تعلیہ فعل، ضمیر فاعل، ھاء ضمیر مفعول بہ،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

علیٰ حرف جر، برِ موصوف، تولیہ فعل ضمیر فاعل، ہا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر برّ کی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر علیٰ حرف جر کا مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق تُعلیہ فعل کے، تعلیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر تختار فعل کا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

س (۱۳) ص ۳۹

تأمُرُ بالعُرْفِ وتنتهِکُ حِماهُ. وتَحمی عنِ النُکرِ ولا تَتحاماهُ! و تُزحزِحُ عنِ الظُلمِ ثمّ تغشاهُ. وتخشَی الناسَ و اللهُ أحقُ أنْ تخشاهُ! ثمّ أنْشَدَ:

تبـــا لطالِـــبِ دُنـْــيا ۔۔۔ ثَـــنی إلَيهـــا انصِبابَهْ

ما يسْـــتَفيقُ غَرامًـــا ۔۔۔ بهـــا وفَـــرْطَ صَبابَهْ

ولَـــوْ دَرى لكَفَـــاهُ ۔۔۔ ممـــا يَـــرومُ صُـــبابَهْ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں (ج) نیز (تبا) سے (انصبابہ) تک کی نحوی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

تو نیکی کا حکم کرتا ہے اور اس کے حدود کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور برائی سے روکتا ہے اور خود اس سے نہیں رکتا، اور ظلم سے دور کرتا ہے پھر اس کو ڈھانپ لیتا ہے، اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے، پھر اس نے بلند آواز سے اشعار پڑھے۔

ہلاکت ہو دنیا طلب کرنے والوں کے لئے اس نے اپنی توجہ اس کی طرف موڑ دی ہے۔

وہ اس سے عشق اور محبت کی زیادتی کی وجہ سے ہوش میں نہیں آتا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور اگر وہ جان لیتا (دنیا کی حقیقت) تو کافی ہو جاتا اس کو اس چیز کا باقی ماندہ جس کا وہ قصد کر رہا ہے۔

(ب):

حِمٰی: حدود، سرحد حَمَاهُ حِمَايَةً (ض) بچانا روکنا۔ النُّكْرُ: بمعنی برائی یہ صیغہ صفت بمعنی منکر ہے۔ نَكِرَ الامر نَكَارَةً (ک) برا ہونا، اجنبی ہونا۔ تَزَحزِحْ: زَحْزَحَ مُزَحْزَحَةً (بعثر) روکنا، دور کرنا۔ تَغْشَاهُ: غَشِيَ غَشَاوَةً (س) ڈھانپ لینا، چھپا لینا۔ ثَنِيَ ثَنْياً (ض) موڑنا، مائل کرنا۔ اِنْصِبَاب: توجہ، اصل ترجمہ پانی کا بہاؤ، اِنْصَبَّتِ الماء انصباباً (انفعال) پانی کا بہنا، پانی کا گرنا۔ يَسْتَفِيقُ: اِسْتَفَاقَ اِسْتِفَاقَةً (استفعال) ہوش میں آنا، اضافہ ہونا۔ صَبَابَه: محبت، عشق، فریفتگی صَبَّ الیہ صَبَاً و صَبَابَةً (س) عاشق ہونا۔ غَرَاماً: عشق، محبت أغْرِمَ بکذا اِغْرَاماً (افعال) فریفتہ ہونا، دلدادہ ہونا، محبت کرنا۔ صُبَابَه: بچا ہوا پانی، ہر چیز کی معمولی مقدار ج صُبَاب۔

(ج):

تباً مصدر، لام حرف جار، طالب دنیا مرکب اضافی ہو کر موصوف، ثنی فعل با فاعل، الیھا متعلق انصبابہ کے، مضاف الیہ مفعول بہ، ثنی فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صفت اول۔

س (۱۴) ص ۴۳

فَزَفَرَ زَفْرَةَ القَيظِ. و كادَ يتميَّزُ منَ الغيظ. ولمْ يزَلْ يَحْملِقُ إليَّ. حتّى خِفْتُ أن يسطُوَ عليَّ. فلمّاأن خبَتْ نارُهُ. وتَوارَى أُوارُهُ. أنْشَدَ:

لَبِستُ الخميصةَ أبغي الخَبيصَة ... وأنْشَبتُ شِصّيَ في كُلِّ شِيصَه

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مخطط کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) شعر کی نحوی ترکیب لکھ کر عبارت کا مطلب واضح کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

تو اس نے ایک لمبا گرم سانس لیا (آہ بھری) اور قریب تھا کہ وہ غصے سے پھٹ پڑتا، اور برابر میری طرف گھورتا رہا یہاں تک کہ مجھ کو اندیشہ ہو گیا کہ وہ مجھ پر حملہ کر دیگا۔ پس جب اسکی آگ بجھی اور اس کا شعلہ چھپا (غصہ ٹھنڈا ہوا) تو اس نے اشعار پڑھے:

میں نے دھاری دار چادر پہن رکھی ہے، میں حلوہ تلاش کرتا ہوں، اور میں نے اپنا کانٹا ہر معمولی مچھلی میں لگا رکھا ہے۔

(ب): مخططہ کلمات کی لغوی تحقیق:

فَزَفَرَ: زَفَرَ زَفراً (ض) سانس لینا۔ القَیظ: گرمی، حرارت قَاضَ قَیضاً (ض) گرم ہونا۔ الغیظُ: غصہ ناراضگی غَاضَہ غَیظاً (ض) ناراض کرنا، غصہ دلانا۔ یُحَملِقُ: حَملَقَ حَملَقَةً (فعللة) دیکھنا، گھورنا، گھور کر دیکھنا۔ یَسطُوَ: سَطَا سَطُواً (ن) حملہ کرنا۔ خَبَتْ: خَبتِ النَارُ خَبواً (ن) آگ کا ٹھنڈا ہونا، بجھنا۔ الخَمِیصَةَ: ج خَمَائِص دھاری دار سرخ یا سیاہ چادر۔ الخَبِیصَةُ: ج خَبَائِص حلوہ، مٹھائی۔ شِصَّ: ج شُصُوص مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔ شِیصَةٌ: ج شِیص ہر معمولی مچھلی۔

(ج): ترکیب:

لبس فعل، ت ضمیر فاعل ذو الحال، الخمیصة مفعول بہ، ابغی الخبیصة جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذو الحال حال سے مل کر فاعل، لبست فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، انشب فعل، ت ضمیر فاعل، شصی مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، فی حرف جار، کل شیصة مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار با مجرور متعلق انشبت، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مطلب:

حارث ابن ہمام کی ابوزید کے ساتھ غار میں گفتگو چل رہی ہے، حارث کہتے ہیں کہ ابھی لوگوں کے سامنے وعظ ونصیحت کی باتیں ہو رہی تھیں، اور یہاں یہ حرکتیں کی جارہی ہیں، یہ سن کر وہ غصہ میں بھڑک گیا، حارث کہتے ہیں کہ مجھے یہ اندیشہ ہوگیا کہ وہ مجھ پر حملہ کردے گا، جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو وہ مجھ سے کہنے لگا کہ قریب آؤ اور کھاؤ اور اگر چاہو تو جاؤ لوگوں سے کہتے پھرو۔

اور اشعار میں جواب دیتے ہوئے کہا: وعظ اور نصیحتوں کا جال تو میں دنیا کمانے کے لئے بچھاتا ہوں حارث کہتے ہیں کہ مجھے یہ سن کر بڑا تعجب ہوا۔

س (۱۵) ص ۴۴

وألجأني الدهرُ حتى ولَجتُ	بلُطفِ احتِيالي على اللّيثِ عيصَه
على أنني لم أهَبْ صرفَهُ	ولا نَبَضَتْ لي مِنهُ فَريصَه
ولا شرَعتْ بي على مَوردٍ	يُدنّس عِرضي نفسٌ حَريصَه

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(الف) ترجمہ:

اور زمانے نے مجھ کو مجبور کیا یہاں تک کہ میں اپنی تدبیر کی باریکی سے شیر کے پاس اس کی جھاڑی میں گھس گیا۔

اس کے باوجود میں زمانے کی گردش سے ڈرا نہیں، اور نہ ہی اس کی وجہ سے میرے شانے کے گوشت نے حرکت کی۔

اور نہیں لے گیا مجھ کو ایسے گھاٹ پر جو میری عزت کو داغدار کرے لالچی نفس۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

الجانی: اَلْجَاَ اِلْجاءً (افعال) مجبور کرنا۔ وَلَجْتُ: وَلَجَ وُلُوجاً (ض) داخل ہونا۔ اِخْتِیالی: تدبیر، حیلہ اِخْتَالَ اِخْتِیالاً (افتعال) تدبیر کرنا۔ عِیصَۃ: گھنے جنگل، شیر کے رہنے کی جگہ ج عِیصَانٌ و اَعْیَاص۔ اَھَبُ: ھَابَ ھَیبَۃً (س) ڈرنا مرعوب ہونا۔ صَرْف: ج صُرُوف گردش، حوادث۔ نَبَضَتْ: نَبَضَ نَبْضاً (ض) ہلنا، حرکت کرنا۔ فَرِیصَۃ: ج فَرَائِص شانے کا گوشت، مونڈھے اور شانے کے درمیان کا حصہ۔ مَورِد: ج مَوَارِد چشمۂ آب، وَرَدَ وُرُوداً (ض) آنا، مورد اسم ظرف کا صیغہ ہے۔ یُدَنِّس: دَنَّسَ تدنیساً (تفعیل) گندہ کرنا، میلا کرنا۔ حَرِیصَۃ: لالچی، حریص، حَرَصَ علی حِرصاً (ض) حرص کرنا، لالچ کرنا۔

(المقامة الثانية الحلوانية)

(دوسرے مقامے کا خلاصہ)

علامہ حریری نے اس مقامے میں ابوزید سروجی کی زبانی ایسے چھ اشعار پیش کیے ہیں جو عجیب وغریب قسم کی تشبیہات پر مشتمل ہیں، اس لئے اس مقامے کو یوں ترتیب دیا گیا ہے۔

حارث ابن ہمام کہتے ہیں کہ جب میں بڑا ہوا تو مجھے علم وادب حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ جب میں اس مقصد کے لئے عراق کے شہر حلوان پہنچا تو وہاں اچانک ابوزید سروجی سے ملاقات ہوگئی، میں نے دیکھا کہ وہ اپنا نسب کبھی کچھ بتاتا ہے اور کبھی کچھ، اور حصول معاش کے لئے الٹے سیدھے طریقے اختیار کررہا ہے، لیکن اس کے باوجود پھر بھی بیان کی خوبصورتی، خوش اخلاقی، علم کامل، شاندار بلاغت اور حاضر جوابی جیسی خوبیوں کی وجہ سے لوگ اس کے عیبوں کو چھپاتے تھے، اور اس کے دیکھنے کی خواہش کرتے تھے، ان عمدہ صفات کی وجہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے میں نے اس کے ساتھ دوستی کر لی اور ایک زمانے تک ہم دونوں ساتھ رہے، لیکن کچھ عرصہ بعد ابوزید غربت کی وجہ سے حصول معاش کے لئے عراق سے چلا گیا، اس طرح ہم دونوں جدا ہو گئے، میں اپنے وطن لوٹ آیا۔ ایک زمانے تک ابوزید سے ملاقات نہ ہوسکی اور اس کے زندہ یا مردہ ہونے کا کچھ پتا نہیں لگا، اتفاق سے ایک دن میں ایک کتب خانے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں ادیبوں کی محفل لگتی تھی، اچانک ایک پراگندہ حال شخص آیا اور سلام کر کے ایک کنارے پر بیٹھ گیا، اور حاضرین کو اپنی فصیح وبلیغ گفتگو سے حیرت میں ڈالنے لگا، اس کے بعد اس نے مطالعے میں مشغول اپنے قریبی شخص سے پوچھا کہ یہ کون سی کتاب ہے جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں، اس نے کہا مشہور شاعر ابوعبادہ بحتری کا دیوان ہے، پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو اس میں کوئی شعر پسند آیا ہے؟ جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے؟ نووارد شخص نے ان معمولی تشبیہات کو اہم سمجھنے کی وجہ سے علم ادب کے ضائع ہونے پر افسوس ظاہر کیا، اور پھر جو دانتوں کے لئے عجیب وغریب تشبیہات سے بھرپور دو شعر سنائے حاضرین نے انھیں بہت پسند کیا، اور پوچھا کہ یہ شعر کس کے ہیں؟ اس نے کہا میرے ہیں، مگر حاضرین کو اس کی خستہ حالی دیکھ کر یقین نہیں آیا، آخر کار امتحان کے لئے اس کے سامنے ایک طرحی مصرع پیش کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس طرز پر مزید شعر کہہ دیں، اس نے عجیب وغریب تشبیہات پر مشتمل برجستہ چار شعر کہہ دیے، حاضرین اس کی برجستہ کلامی سے حیران رہ گئے، حارث کہتے ہیں کہ جب میں نے اسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوکہ یہ تو ابوزید سروجی ہیں، جب سے شہر حلوان میں ان کی ملاقات رہی تھی، جن کی حالت اب بدل گئی ہے، اور بال سفید ہو گئے ہیں، حارث نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی جلد یہ تبدیلی کیسے؟ ابوزید نے پانچ اشعار میں جواب دے کر کہا کہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کر دیا ہے۔

اس مقامے میں کل سترہ اشعار ہیں جن میں سے پندرہ علامہ حریری کے ہیں، ایک ابوعبادہ بحتری کا اور ایک ابوالفرج غسانی دمشقی کا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۱۶) ص ۴۹

فكان لمحاسِنِ آلاتِه. يُلْبَسُ على عِلاّتِه. ولِسَعَةِ رِوايَتِه. يُصْبى الى رُؤيَتِه. ولخَلابَةِ عارِضَتِه. يُرْغَبُ عنْ مُعارضَتِه. ولعُذوبَةِ إيرادِه. يُسْعَفُ بمُرادِه. فتعَلّقتُ بأهْدابِه. لخَصائِصِ آدابِه. ونافَسْتُ في مُصافاتِه. لنَفائِسِ صِفاتِه.

فكُنتُ بِهِ أجْلو هُمومي وأجْتَلي زماني طَلْقَ الوجه مُلتَمِعَ الضِّيا

أرى قُرْبَهُ قُرْبى ومَغْناهُ غُنْيَةً ورؤيتَه رِيّاً ومَحْياهُ لي حَيا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں، نیز پہلے شعر کی نحوی ترکیب کریں (ج) اور یہ بھی بتائیں کہ یہ عبارت کس مقامے سے لی گئی ہے آپ اس مقامہ کا خلاصہ بھی تحریر فرمائیں۔

(الف) ترجمہ:

پس اس کی صفات کی خوبیوں کی وجہ سے اس کے عیوب پر پردہ ڈالا جاتا تھا۔ اور اس کی روایت کی وسعت کی وجہ سے اس کے دیدار کا مشتاق ہوا جاتا تھا، اور اس کی قادر کلامی کی دلکشی کی وجہ سے اس کے مقابلے سے اعراض کیا جاتا تھا، اور اس کے کلام کی شیرینی کی وجہ سے اس کی مراد پوری کی جاتی تھی، تو میں اس کے دامن سے وابستہ ہو گیا اس کے علوم وفنون کی خصوصیات کی وجہ سے اور میں نے اس سے مخلصانہ دوستی کرنے میں سبقت کی اس کی صفات کی عمدگی کی وجہ سے۔

(شعر):

پس میں اس کے ذریعے غموں کو دور کیا کرتا تھا، اور اپنے زمانے کو (گزرنے والے وقت کو) ہنس مکھ، چمکدار روشنی والا پاتا تھا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میں اس کی نزدیکی کو رشتہ داری، اس کے گھر کو مالداری، اس کے دیدار کو سیرابی اور اس کی زندگی کو شادابی سمجھتا تھا۔

(ب): لغات:

مَحاسِنُ: جمعُ حُسنٍ (علی خلاف القیاس) خوبی، خوبصورتی۔ عِلّاتِه: جمعُ علّةٍ بیماری، کمزوری، عیب عَلَّ الانسان عِلَّةً (ض) بیمار ہونا۔ یَصبی: صَبَا الیه صَبواً و صَبوَةً (ن) مائل ہونا۔ مشتاق ہونا۔ خَلَابَة: کشش، دلکشی، خَلَبَ خَلباً و خَلابةً (ن) دھوکہ میں ڈالنا۔ عارِضَة: قادر کلامی، قوت گویائی، عَارَضَ مُعَارَضَةً (مفاعلت) مقابلہ کرنا، مخالفت کرنا۔ یُسعِفُ: اسعَفَ اِسعَافاً (افعال) مدد کرنا ہر مراد پوری کرنا۔ اَهْذاب: جمعُ هُذبٍ پلہ، دامن۔ مُصافاته: مخلصانہ دوستی، صافاه مصافاةً (مفاعلت) خالص دوستی کرنا، مخلصانہ دوستی کرنا۔ هُموم: جمعُ هَمٍّ رنج وغم هَمَّه هَمّاً (ن) رنجیدہ ہونا۔ اَجتَلِی: اِجتَلَا اِجتِلاءاً (افتعال) دیکھنا اچھی طرح دیکھنا۔ طَلْق: ج اَطلاق کھلا ہوا طَلُقَ الوجه طَلاقَةً (ک) چہرے کا کھلنا۔ مُلتَمِعُ: چمکدار اِلتَمَعَ اِلتِماعاً (افتعال) چمکنا۔ الضِیا: روشنی، ضَاءَ ضَوءاً و ضِیاءاً (ن) روشن ہونا۔ مَغنَاه: ج مَغانی مکان، منزل، گھر، غَنِیَ بالمکانِ غَنیاً (س) قیام کرنا۔ رِیّاً: سیرابی، آبیاری، رَوِیَ رِیّاً و رَوِیً (س) سیراب ہونا۔ مَحیاه: یہ مصدر میمی بمعنی زندگی، حَیِیَ حَیاةً (س) زندہ رہنا۔

(ج): ترکیب:

فاء تفریعیہ، کان فعل ناقص، ت ضمیر اسم، بہ متعلق مقدم، اجلو فعل با فاعل، هموم‌ی مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، اجلو فعل با فاعل ومفعول بہ اور متعلق مقدم سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، اجتلی فعل با فاعل، زمانی مرکب اضافی ہوکر ذوالحال، طلق الوجه حال اول، ملتمع الضیاء مرکب اضافی ہوکر حال ثانی، ذوالحال دونوں حالوں سے مل کر مفعول بہ، اجتلی فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر معطوف، معطوف

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

علیہ یا معطوف جملہ معطوفہ ہو کر کان کی خبر، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(د): ہم مقامے کا خلاصہ ماقبل میں بیان کر آئے ہیں۔

س (۱۷) ص ۵۳

فقالَ لهُ: يا لَلعجَبِ. ولَضيعَةِ الأدبِ! لقدِ استَسمَنْتَ يا هذا ذا ورَمٍ. ونَفَختَ في غيرِ ضرَمٍ! أينَ أنتَ منَ البيتِ النَّذرِ. الجامعِ مُشبَّهاتِ الثَّغرِ وأنشَدَ:

نفسي الفِداءُ لثَغرٍ راقَ مبسِمُهُ ۔۔۔ وزانَهُ شنَبٌ ناهيكَ من شنَبِ

يفتَرُّ عن لؤلؤٍ رطْبٍ وعن بَرَدٍ ۔۔۔ وعن أقاحٍ وعن طلْعٍ وعن حبَبِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) اشعار میں پائی جانی والی تشبیہات کی وضاحت کرتے ہوئے مشبہ، مشبہ بہ اور وجہ شبہ کی نشاندہی کیجیے (ج) اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کرتے ہوئے یہ بھی بتائیں کہ یا للعجب میں لام مفتوح ہے یا مکسور؟ وضاحت کے ساتھ لکھیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ (قال) کا قائل کون ہے؟

(الف) ترجمہ:

تو اس نے اس سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے، اور اے لوگو! ادب کی ہلاکت پر افسوس کے لئے تیار ہو جاؤ، یقیناً اے شخص تم نے ورم والے کو موٹا سمجھ لیا ہے اور نہ جلنے والی لکڑی میں پھونک ماری ہے۔ تم کہاں غافل ہو ان انوکھے اشعار سے جو دانتوں کی کئی مشبہ بہ کو شامل ہیں، اور اس نے شعر پڑھا۔

(شعر): میری جان قربان ہو ایسے دانتوں پر کہ جس کا منہ خوبصورت ہے، اور انکو زینت بخشی ہے ایسی چمک نے جو کافی ہے تیرے لئے کسی اور چمک سے۔ محبوب ہنس رہا ہے تر و تازہ، خوشنما موتیوں سے، اولوں سے گل بابونہ سے، کلی سے اور بلبلوں سے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

پہلے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مشبہ، مشبہ بہ اور وجہ شبہ کس کو کہتے ہیں، مشبہ کہتے ہیں جسے تشبیہ دی گئی ہو اور مشبہ بہ جس سے تشبیہ دی گئی ہو اور وجہ شبہ جس کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہو۔ اشعار میں شاعر نے محبوبہ کے دانتوں کو تشبیہ دی ہے یہ مشبہ اور یہ محذوف ہے۔ جسکے ساتھ تشبیہ دی یعنی خوشنما موتیوں سے، اولوں سے، گل بابونہ سے، کلی سے اور بلبلوں سے یہ ہے مشبہ بہ، اور وجہ شبہ دانتوں کی چمک ہے۔

(ج):

لِضَيعَتِهٖ: یہ مستغاث لہ ہے، ضَاعَ ضَاعاً وضِيَاعَةً (ض) برباد ہونا، ضائع ہونا۔ اِستَسمَنتَ: اِستَسمَنَ اِستِسماناً (استفعال) موٹا سمجھنا۔ ضَرَمٍ: ایندھن، لکڑی، ضَرِمَتِ النارُ ضَرَماً (س) آگ کا سلگنا۔ بھڑکنا۔ اَنْدَرُ: انوکھا، یہ مبالغے کا صیغہ ہے جو اسم فاعل کے معنی میں ہے، نَدَرَ نَدراً و نُدوراً (ن) انوکھا ہونا۔ الثَّغرُ: ج ثُغور، دانتوں کا مجموعہ، اگلے دانت۔ رَاقَ: رَاقَ الشيئُ رَوقاً (ن) خوشنما ہونا۔ مَبسِمُهٗ: جائے تبسم، مراد دانت یا منہ۔ زَانَ: اس نے زینت بخشی، زَانَهٗ زَيناً (ض) زینت دینا، آراستہ کرنا، سجانا۔ شَنَبٌ: چمک، خوشنمائی، شَنِبَ الثغرُ شَنَباً (س) چمکدار ہونا، خوشنما ہونا۔ يَفتَرُّ: اِفتَرَّ اِفتِرَاراً (افتعال) دانتوں کا نظر آنا۔ بَرَدٍ: اولے، برف۔ حَبَبٌ: بلبلے۔

(ج):

یاللعجب! یہ منادیٰ مستغاث ہے اگر اس کے لام کو مفتوح پڑھا جائے تو اس وقت مستغاث بہ ہوگا تقدیر عبارت ہوگی یا عَجَبُ اُحضُر فَهٰذا وَقتُكَ۔ اور اگر اس کے لام کو مکسور پڑھا جائے تو اسوقت یہ مستغاث لہ ہوگا اور تقدیری عبارت ہوگی یا قومی احضروا لِلعَجَبِ۔

قال کا قائل ابوزید سروجی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۱۸) ص ٥٦

فأمطَرَتْ لؤلؤاً من نرْجِسٍ وسقَتْ   وَرْداً وعضتْ على العُنّابِ بالبَرَدِ

فلم يكُنْ إلا كلَمْحِ البَصرِ أو هُوَ أقرَبُ حتى أنْشَدَ فأغرَبَ:

سألتُها حينَ زارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِها الـ   ـقاني وإيداعَ سمْعي أطيبَ الخبَرِ

فزحزحَتْ شفَقاً غشّى سَنا قمَرٍ   وساقطَتْ لُؤلُؤاً من خاتَمٍ عطِرِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں

(ج) نیز اشعار میں مشبہ اور مشبہ بہ متعین کریں۔ (د) اور یہ بتائیں کہ یہ شعر کس کا ہے۔

(الف) ترجمہ:

پس اس نے نرگس سے موتی برسائے، اور گلاب کو سیراب کیا اور عناب کو دبایا اولوں کے ذریعے۔

پس وہ نہیں ٹھہرا مگر پلک جھپکنے کے بقدر یا اس سے بھی کم، یہاں تک کہ اس نے شعر پڑھا اور عجیب وغریب شعر پڑھا۔

میں نے اس سے درخواست کی جبکہ وہ ملاقات کے لئے آئی اپنا سرخ برقعہ اٹھانے اور میرے کان میں عمدہ خبر رکھنے کی، تو اس نے اٹھایا شفق کو جس نے چھپا رکھا تھا چاند کی چمک کو اور اسنے موتی برسائے خوشبودار انگشتری (جیسے تنگ منہ) سے۔

(ب): لغات:

اَمطرت: امطَرَ إمطَاراً (افعال) برسانا۔ سَقَتْ: سَقَا سَقياً (ض) سیراب کرنا۔ عضَتْ: عَضَّ عضاً (ن، س) دانتوں سے دبانا، پکڑنا۔ لمح: چمک، سرسری نظر، لَمَحَ لَمحاً (ف) سرسری نگاہوں سے دیکھنا۔ اَغرَبَ: اغرَبَ فی الکلام إغرَاباً (افعال) کلام میں غرابت پیدا کرنا، انوکھا پن پیدا کرنا۔ نَضوَ: نضى الثوب

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نَضواً (ن) کپڑا ہٹانا یا اتارنا۔ القانی: گہرا سرخ، قَنا قنواً (ن) گہرا سرخ ہونا۔ فَزَحْزَحَتْ: زَحْزَحَ زَحْزَحَةً (فعللة) ہٹانا، ہلانا، دور کرنا۔ اِیداع: اودَعَ اِیْدَاعاً (افعال) رکھنا، امانت رکھنا۔ شَفَقاً: ج شُفوق، سورج غروب ہونے کے بعد آسمان پر چھانے والی سرخی، مراد برقع یا برقع کا نقاب۔ سَنَا: چمک، چمک دمک، مراد چہرے کا حسن و جمال، سَنِیَ سَنْیاً و سَنیءَ (س) چمک دار ہونا۔ روشن ہونا۔ سَاقَطَت: سَاقَطَ مُساقَطةً (مفاعلہ) برسانا، گراتے رہنا۔

(ج): مشبہ، مشبہ بہ کی وضاحت:

یہاں شفق مشبہ بہ ہے، اور مشبہ ہے برقعے کا نقاب جو محذوف ہے، جس طرح شفق چاند کی روشنی کو ظاہر نہیں ہونے دیتی، اسی طرح برقعے کا نقاب بھی عورت کے چہرے کو ظاہر نہیں ہونے دیتا

(د): یہ شعر کس کا ھے؟

یہ شعر ابوعبادہ بحتری کا ہے جو اس نے اپنے محبوب کی تعریف میں کہا ہے۔

س (۱۹) ص ۶۰

وقعَ الشَّوائِبِ شَیِّبْ	والدّهرُ بالنّاسِ قُلَّبْ
إنْ دانَ یوماً لِشَخْصٍ	ففی غدٍ یتغلّبْ
فلا تَثِقْ بِومیضٍ	مِنْ برقِهِ فهُوَ خُلَّبْ
واصبِرْ إذا هُوَ أضرَی	بكَ الخُطوبَ وألَّبْ
فما علی التِّبْرِ عَارٌ	فی النّارِ حینَ یُقَلَّبْ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں

(ج) مقامہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف تحریر کیجئے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

حوادثات کے نزول نے بوڑھا کر دیا ہے، اور زمانہ لوگوں کے ساتھ بہت ادلتا بدلتا رہتا ہے۔

اگر آج کسی شخص کے تابع ہے، تو کل غالب آ جاتا ہے۔

پس تم اس کی بجلی کی چمک پر بھروسہ نہ کرنا، کیوں کہ وہ بڑا دھو کے باز ہے۔

اور صبر کرنا اس وقت تک جب تک وہ تمھارے اوپر، مصیبتوں کو اکسائے اور جمع کرے۔

کیوں کہ سونے کے لئے کوئی شرم کی بات نہیں ہے، کہ جب آگ میں اس کو تپایا جائے۔

(ب):

الشَّوائِب: جمع شَائِبة، آمیزش، ملنے والی چیز، مراد مصیبت و پریشانی، شَابه شوباً (ن) ملانا آمیزش کرنا۔ شَيَّب: شَيَّبَ تَشْيِيباً (تفعیل) بوڑھا بنانا، بال سفید کرنا۔ قُلَّب: بہت زیادہ بدلنے والا، یہ مبالغے کا صیغہ ہے، قَلَبَ قلباً (ض) پلٹ دینا۔ دَانَ: دانَ لفلانٍ دِيناً (ض) تابع ہونا، مطیع ہونا۔ يَتَغلَّب: تَغلَّبَ تَغلُّباً (تفعل) غالب آنا۔ فلا تَثِق: وَثِقَ وُثوقاً (س) بھروسہ کرنا۔ وَمِيض: چمک، وَمَضَ البرقُ ومضاً (ض) بجلی کا چمکنا، روشن ہونا۔ خَلَّب: بڑا دھوکے باز، خلَبه خلابةً و خلباً (ن، ض) دھوکے میں مبتلا کرنا، فریب میں پھنسانا۔ أَضرى: إضراءً (افعال) ابھارنا اکسانا، پیچھے لگانا۔ الخطوب: جمع خَطْب، مصیبت، پریشانی، اہم کام۔ ألَّب: تاليباً (تفعیل) جمع کرنا۔ التِّبر: جمع تِبرَة سونے کا ڈھلا، ڈلا۔ يُقلَّب: قَلَّبَ تقليباً (تفعیل) بہت زیادہ الٹنا پلٹنا۔

(ج):

مقامہ، جس کی جمع مقامات آتی ہے یہ باب نصر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے جو متعدد معانی کے لئے مستعمل ہے، مثلاً اس کے معنی مجلس کے بھی آتے ہیں، موضع القیام کھڑے ہونے کی جگہ کے بھی آتے ہیں، اور وعظ و نصیحت و تقریر کے بھی آتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اسی طرح مقامہ ادب کی ایک خاص صنف میں لکھی ہوئی کہانی یا لطیفے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، اور مقامہ کی تعریف بوضاحت کتاب کے شروع میں لکھ دی گئی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

(المقامة الثالثة الدينارية)

(تیسرے مقامے دیناریہ کا خلاصہ)

علامہ حریری نے ابوزید سروجی کی زبانی اشعار میں بڑے خوبصورت انداز میں پہلے درہم کی تعریف کی ہے اور پھر مذمت بیان کی ہے، درہم کی تعریف اور مذمت ہی اس مقامے کی ادبی خصوصیت اور مقصد ہے۔

چنانچہ حارث ابن ہمام کہتے ہیں کہ ایک دن میں چند دوستوں کے ساتھ شعروشاعری کی مجلس میں بیٹھا تھا اچانک بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا، اولاً اس نے سلام کیا، اس کے بعد اہل مجلس کی خوب تعریف کی، پھر اس نے اپنی سابقہ خوشحالی اور سخاوت کا تذکرہ کیا، میں اس کے فصیح وبلیغ اسلوب سے بے حد متاثر ہوا، اور اس کی بدحالی اور غربت پر مجھے بڑا رحم آیا، چنانچہ میں نے ایک درہم نکال کر اس سے کہا کہ اگر تم نظم میں اس کی تعریف کردو تو یہ تمھیں دے دیا جائے گا، اس نے برجستہ نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ گیارہ اشعار میں اس کی تعریف کردی، اور دینار لیکر منہ میں رکھ لیا، جب وہ جانے لگا تو میں نے واپس بلایا اور دوسرا درہم نکال کر کہا کہ اگر تم اشعار میں اس کی برائی بیان کردو تو یہ بھی تمھارے لئے ہو جائے گا، چنانچہ اس نے فی البدیہہ نو اشعار میں درہم کی مذمت و برائی بیان کردی، اور اس طرح اس نے دوسرا درہم بھی لے لیا۔ حارث ابن ہمام کہتے ہیں: مجھے خیال آیا شاید یہ ابوزید ہے اور اس کا لنگڑا بننا مکروفریب ہے، میں نے قریب جا کر کہا صحیح چلو، میں نے تمھیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو، ابوزید نے کہا: کیا تم حارث ابن ہمام ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس کے بعد میں

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نے اس کا حال چال معلوم کیا اور کہا کہ تم لنگڑے کیوں بنے ہو؟ اس کے جواب میں ابوزید نے تین اشعار میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کر دی، چنانچہ کہا کہ مجھے لنگڑا بننے میں کوئی خوشی نہیں ہے، میں تو اس طرح روزی کمانے کے لئے دروازہ کھٹکھٹاتا پھرتا ہوں، اس حالت میں اگر کوئی ملامت کرتا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ میں لنگڑا ہوں اور لنگڑے کے لئے کوئی حرج نہیں.....اس مقامے میں کل تیئیس (۲۳) اشعار ہیں۔

س (۲۰) ص ۶۵

قَالَ الحارِثُ ابن همّام: فأوَيتُ لمَفاقِرِه. و لوَيتُ الى استِنباطِ فِقَرِه. فأبرَزتُ ديناراً. و قلتُ له اختِباراً: إنْ مدَحتَهُ نَظماً. فهوَ لكَ حتماً. فانبَرى يُنشِدُ في الحالِ. من غيرِ انتِحالٍ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) یہ عبارت کس مقامے کی ہے؟ یہ واضح کرتے ہوئے مطلب لکھیں۔

(الف) ترجمہ:

حارث ابن ہمام نے کہا: کہ پس مجھے اس کی تنگدستی پر ترس آیا اور میں اس کے جملوں کے نکلوانے کی جانب متوجہ ہوا پس میں نے ایک دینار نکالا اور امتحان کے طور پر اسے کہا: اگر تم اشعار میں اس کی تعریف کر دو تو وہ یقینی طور پر تمھارے لئے ہو جائے گا، پس وہ فوراً اشعار پڑھتے ہوئے آگے بڑھا دوسروں کے اشعار کو اپنی طرف منسوب کیے بغیر۔

(ب): لغات:

فاوَيتُ: اَوَىٰ له اويا (ض) رحم آنا، ترس آنا۔ لَوَيتُ: لَوىٰ ليّاً (ض) مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ استنباط: اِستَنبَطَ اِستِنباطاً (تفعیل) نکلوانا، استنباط کرنا، کسی عبارت سے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کوئی مفہوم نکالنا۔ فِقرہ: جمع فِقرۃ جملہ۔ فَابرَزتُ: ابرزَ ابرازاً (افعال) ظاہر کرنا، نکالنا۔ اِختِبارًا: آزمائش اختبرہ اختِبارًا (افتعال) آزمائش کرنا، جانچنا۔ اِنبری اِنبراء (انفعال) سامنے آنا، آگے آنا۔ یُنشِد: اَنشدَ اِنشادًا (افعال) شعر پڑھنا، شعر کہنا۔ اِنتِحال: علمی سرقہ، غلط انتساب، اِنتحلَ اِنتِحالاً (افتعال) دوسرے کے کلام کو اپنی طرف منسوب کرنا۔

(ج): یہ عبارت کس مقامے کی ہے؟

یہ عبارت تیسرے مقامے کی ہے۔

مطلب: ابوزید سروجی کی حارث ابن ھمام کے سامنے باتیں پہلے سے چل رہی ہیں اس عبارت میں ابوزید نے اپنی تنگدستی کا حال بیان کیا ہے تو حارث کو اس کی تنگدستی پر ترس آیا، اور ایک دینار نکالا اور فرمایا کہ اگر تم نے اس کی تعریف کر دی تو یہ تمھارے ہیں، تو ابو زید نے گیارہ اشعار میں اس کی تعریف کی۔

س (۲۱) ص ٦٦

أكرِمْ بِهِ أصفَرَ راقَتْ صُفرَتُهُ جَوَّابَ آفاقٍ تَرامَتْ سَفرَتُهُ
مأثورَةٌ سُمعَتُهُ وشُهرَتُهُ قد أُودِعَتْ سِرَّ الغِنى أسِرَّتُهُ
وقارَنَتْ نُجحَ المَساعي خَطرَتُهُ وحُبِّبَتْ إلى الأنامِ غُرَّتُهُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مطلب لکھیں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ اکرم بہ کون سا فعل ہے؟ اور اصفَرَ حالت نصب میں کیوں ہے؟

(الف) ترجمہ:

کتنا معزز ہے دینار اس حال میں کہ سنہرا ہے، خوشنما ہوتی ہے اس کی زردی، دنیا و

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جہاں میں بہت زیادہ گھومنے والا ہے پھیلا ہوا ہے اس کا سفر۔

منقول ہے اس کی نیک نامی اور اس کی شہرت، یقیناً مالداری کا راز رکھ دیا گیا ہے اس کے نقوش میں۔

اور ملی ہوئی ہے اس کی حرکت کوششوں کی کامیابی سے، اور محبوب بنا دی گئی ہے مخلوق کے نزدیک اس کی چمک دمک۔

مطلب: اکرم بہ الخ، یہاں سے شاعر دینار کی تعریف کر رہا ہے، شاعر فرماتا ہے **کہ کتنا اچھا اور خوبصورت** ہے دینار اور سونے کی طرح ہے اس کا رنگ بہت خوبصورت ہے اس کی زردی، یہاں زردی سے مراد اس کا رنگ۔ اور دنیا میں بہت گھومتا ہے، کبھی اس کے ہاتھ میں کبھی اس کی جیب میں کبھی کسی دکان میں۔ اور جس کے پاس چلا جاتا ہے اس کی شہرت دنیا بھر میں ہو جاتی ہے، اور اس کی بہت پوچھ تاچھ کرتے ہیں، اس لئے اس کی شہرت ہوتی ہے، آدمیوں کی مالداریوں میں اسی کا راز ہے، یعنی اگر آدمی کے پاس دینار ہے تو مالدار ہے ورنہ تو نہیں، اگر آدمی اس کے پانے کی کوشش کرتا ہے تو یہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔ اور اگر انسان اس کو پانے کی کوشش اور دوڑ دھوپ میں نہیں لگتا تو اس کے پاس نہیں آتا، اور بہت محبوب ہے اسکی چمک اور دمک لوگوں کے درمیان۔

(ب):

اکرِم بہ: کتنا معزز ہے وہ، یہ فعل تعجب ہے، کَرُمَ کَرَامۃً (ک) معزز ہونا۔ رَاقَت: رَاقَ رَوقاً (ن) اچھا لگنا، مناسب ہونا، خوشنما ہونا۔ جَوَّاب: بہت زیادہ گھومنے والا، یہ اسم مبالغہ ہے، جَابَ جَوباً (ن) بہت زیادہ سیر و سیاحت کرنا۔ آفاق: جمع أفق، کنارہ، آسمان، جہاں۔ تَرَامَت: تَرَامَا تَرَامِیاً (تفاعل) دراز ہونا، پھیلا ہوا ہونا۔ مأثورۃ: منقول، یہ اسم مفعول ہے، أَثَرَ أَثراً (ن، ض) نقل کرنا۔ أُودِعَت: ودیعت کر دیا گیا، أَودَعَ إِیدَاعاً (افعال) امانت رکھنا، سپرد کرنا۔ أَسرَتُه: جمع سِرَار ہتھیلی کے نشان

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور خطوط، مراد دینار کے نقوش اور دھاریاں۔ قَارَنت: قَارَنَ مُقَارَنَةً (مفاعلت) کسی کے ساتھ ہونا، ملا ہوا ہونا۔ نَجْح: کامیابی، نَجَحَ نَجحاً و نُجحَةً (ف) کامیاب ہونا۔ المَسَاعِي: جمع مَسعي، کوشش، یہ مصدر میمی ہے، سَعَیٰ سَعیاً (ف) کوشش کرنا۔ حُبِّبَتْ: حَبَّبَ تحبیباً (تفعیل) محبوب بنانا۔ غرَّة: ج غُرَرٌ، چمک دمک، حسن و جمال، غَرَّ غَرّاً و غَرَارةً (س) روشن پیشانی والا ہونا۔

(ج):

اکرِم به: یہ فعل تعجب ہے بروزن اَفعِل به، بڑا ہی معزز ہے، اس میں واحد تثنیہ جمع سب برابر ہوتے ہیں، صرف **ضمیر سے فرق** ہوتا ہے۔

(اصفرَ) حالت نصب میں اس لئے ہے کہ یہ حال واقع ہے۔

س (۲۲) ص ۶۸

ثم بسَط یدَهُ. بعدَما أنشَدَه. وقال: أنجِزْ حُرٌّ ما وعَدَ. وسَحَّ خالٌ إذا رَعَدَ. فنبَذْتُ الدّینارَ إلیهِ. وقلتُ: خُذْهُ غیرَ مأسوفٍ علَیهِ. فوضَعهُ فی فیهِ. وقال: بارِکِ اللّٰھُمَّ فیهِ. ثمّ شمّرَ للانثناء. بعْدتوفِیَةِ الثّناء.

(الف) اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) خذہُ غیرَ ماسوفٍ علیہ کی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

پھر اس نے اپنا ہاتھ پھیلایا ان اشعار کے بعد جن کو اس نے پڑھا، اور کہا کہ شریف آدمی اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرتا ہے۔ اور بادل برستا ہے جب گرجتا ہے تو میں نے دینار اس کی طرف پھینک دیا اور کہا کہ اس کو لے لو اس حال میں کہ اس پر کوئی افسوس نہیں ہے، پس اس نے اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا اور کہا کہ اے اللہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس میں برکت عطا فرما۔ پھر وہ واپس ہونے کے لئے تیار ہو گیا بھرپور تعریف کرنے کے بعد۔

مطلب: شاعر دینار کی تعریف کرنے کے بعد اب اس شخص سے کہتا ہے کہ جس نے دینار دینے کا وعدہ کیا تھا یعنی حارث ابن ہمام سے، اس نے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے حسب وعدہ دینار مانگا اشعار کو کہنے کے بعد، اور کہا کہ شریف آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا بھی کرتا ہے اور شاعر نے اس کو بادل سے تشبیہ دی ہے کہ جب بادل گرجتا ہے تو وہ پانی بھی برساتا ہے۔

حارث ابن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے اس کو یہ دینار دے دیا اور کہا کہ اس پر افسوس مت کرنا کہ ایک ہی دینار دیا ہے۔ تو اس نے دینار کو ایکدم اپنے منہ میں رکھ لیا، کبھی یہ اس کو بھی چھین نہ لے، پھر شاعر نے اللہ سے دعا کی اے اللہ اس میں برکت عطا فرما، پھر وہ واپس ہو گیا اشعار کو کہنے کے بعد۔

(فائدہ) انجزَ حرّ ما وَعدَ شریف آدمی اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے، یہ ایک ضرب المثل ہے اس کا پس منظر بیان کیا جاتا ہے کہ عرب میں حارث نامی ایک آدمی تھا اس نے مشہور شاعر امرؤالقیس کے دادا صخر بن نہشل سے کہا کہ میں ایک ایسے قبیلے کو جانتا ہوں جس کے پاس بہت مال و دولت ہے۔ لیکن طاقت کے اعتبار سے کمزور ہے آپ ان پر حملہ کر کے مال چھین لیں، لیکن میں اس کا پتا اس شرط پر بتاؤں گا کہ اس میں سے آپ پانچواں حصہ مجھے دیں، اس نے شرط منظور کر لی، حارث نے اس کا پتہ بتا دیا۔

چنانچہ وہ گئے اور حملہ کر کے سارا مال چھین لیا، جب واپس آ کر وہ حارث سے ملے تو حارث نے کہا: انجزَ حرٌّ ما وَعدَ، سب سے پہلے اس جملے کو حارث ہی نے استعمال کیا پھر یہ ضرب المثل ہو گیا۔

جب کسی کو اس کا وعدہ یاد دلانا ہو تو یہ جملہ بولتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):لغات:

أنشَدَ إنشاداً (افعال) شعر پڑھنا۔ سَحَّ سَحّاً و سَحوحاً (ن) برسنا، بادل کا برسنا۔ خَالٌ: ج خِيلَان بادل، گھٹا، برسنے والا بادل، مراد سخی آدمی، خَالَ يَخالُ خَالاً و خيلاناً (س) گمان کرنا، خیال کرنا۔ رَعَدَ السّحاب رَعداً (ن) بادل کا گرجنا۔ نَبَذْتُ: نَبَذَ نَبذاً (ن) پھینکنا ڈالنا۔ ماسوف: افسوس شدہ، افسوس کیا ہوا، أسِفَ عليه أسفاً (س) افسوس کرنا، رنجیدہ ہونا۔ فِيه: ج أفوَاہ منہ۔ شَمَّرَ تَشمِيراً (تفعیل) آمادہ ہونا، تیار ہونا۔ الثَّناء: ج أثْنِيَة تعریف۔ توفِيَة: بھرپور، مکمل، وَفّی تَوفِيَةً (تفعیل) پورا پورا ادا کرنا، پورا پورا حق ادا کرنا۔

(ج):

خذ فعل امر، انت کی ضمیر فاعل، ہ ذو الحال، غیر مضاف، ماسوف شبہ فعل، ضمیر فاعل، علیہ متعلق، ماسوف اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر حال، ذو الحال حال سے ملکر مفعول بہ، خذ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

س (۲۳) ص ٦٩

تبّاً لـهُ مِـن خـادِعٍ مُـمـاذِقِ ... أصـفَرَ ذی وجهَيـنِ كالمُنافِـقِ

يَبدو بوَصفَينِ لعَينِ الرّامِقِ ... زينَـةِ معْشـوقٍ ولـوْنِ عاشِـقِ

وحُبّـهُ عنـدَ ذوی الحَقـائِقِ ... يدْعو الی ارتِكابِ سُخطِ الخالِقِ

لوْلاهُ لـمْ تُقطَـعْ يَمـينُ سارِقِ ... ولا بـدَتْ مظلِمَـةٌ مِـن فاسِـقِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) نیز آخری شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

ہلاکت ہو دینار کے لئے جو دھوکے باز، ملاوٹی دوستی کرنے والا ہے۔ پیلا ہے (زرد ہے) منافق کی طرح دو رخوں والا ہے۔ وہ محنت کرنے والے کی نگاہ میں دو وصفوں معشوق کی زیب وزینت اور عاشق کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کی محبت اہل دانش کے نزدیک پروردگار کی ناراضگی کے ارتکاب کا سبب ہوتی ہے۔ اگر دینار نہ ہوتا تو کسی چور کا دایاں ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔ اور نہ ہی کسی نافرمان سے کوئی ظلم ظاہر ہوتا۔

(ب): لغات:

تَبّاً: ہلاکت ہو، یہ مفعول مطلق ہے، تَبَّ تَبّاً (ن) ہلاک ہونا۔ خادِعٌ: دھوکے باز، خَدَعَه خَدْعاً و خدعةً (ف) دھوکہ دینا، چال چلنا۔ مُماذِقٌ: ملاوٹی دوستی کرنے والا، غیر مخلص دوست، مَاذَقَ مُمَاذَقَةً (مفاعلت) غیر مخلصانہ دوستی کرنا، ملاوٹی دوستی کرنا۔ المنَافِقُ: باطن کے خلاف ظاہر کرنے والا، وہ شخص جو دل میں کفر چھپائے ہوئے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرتا ہو، نَافَقَ مُنافقةً (مفاعلت) منافقت کرنا، باطن کے خلاف ظاہر کرنا۔ يَبدُوْ: بَدَا بُدُوّاً (ن) ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ الوامِقُ: محبت کرنے والا، چاہنے والا، وَمِقَ يَمِقُ وَمْقاً (حسب) محبت کرنا، عشق کرنا۔ سُخطٌ: ناراضگی، غصہ، سَخِطَ سَخَطاً و سُخطاً (س) ناراض ہونا، غصہ ہونا۔ يَمِينٌ: ج أَيْمَانٌ دایاں، دایاں ہاتھ۔ مَظْلِمَةٌ: ج مَظَالِمُ ظلم وزیادتی، ظَلَمَ ظلماً و مَظلِمَةً (ض) ظلم کرنا۔

(ج): ترکیب:

لولا حرف شرط، ھاء قائم مقام ھو کے مبتدا، موجود خبر، مبتدا خبر سے مل کر شرط، لم تُقطع فعل، یمین سارق مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، لا نافیہ، بدت فعل، مظلمة فاعل، من فاسق متعلق ہوا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

بدت کے، بدت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول، یہ آنے والے دو اشعار کی ترکیب کے تمام معطوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہو جائے گا۔

(المقامة الرابعة الدِّمياطية)

الدِّمياطية: یہ مقامہ شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے، اس میں یائے نسبتی ہے اور دمیاط ملک مصر میں ایک ساحلی شہر ہے جو بحر شور کے کنارے پر واقع ہے اس مقامے میں خاص طور پر ایسے دو شخصوں کی گفتگو نقل کی گئی ہے جن کا معاملہ ایک دوسرے کے برعکس ہے، پہلا برائی کا بدلہ بھی بھلائی سے دیتا ہے، جبکہ دوسرا اتر کی بہ تر کی کا معاملہ رکھتا ہے، یعنی معاملات میں برابری اختیار کرتا ہے۔

چوتھے مقامے دمیاط کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث ابن ہمام نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح گفتگو نقل کی ہے جن کا رویہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے، ایک کا معاملہ اور برتاؤ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ نیکی اور احسان کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ وہ ہر برائی کا بدلہ بھی اچھائی اور نیکی ہی سے دیتا ہے۔

جبکہ دوسرے آدمی کا مزاج برابر سرابر کا ہے یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے۔

قصہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث ابن ہمام کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے آخر رات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، جب سب ساتھی سو گئے تو میں نے دو آدمیوں کے آپس میں بات چیت کرنے کی آواز سنی، ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ دوست واحباب اور پڑوسیوں کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ہے؟ وہ بڑے فصیح انداز میں جواب دیتا ہے کہ میرا معاملہ حسن سلوک کا ہے، برائی کا جواب بھی اچھائی ہی سے دیتا ہوں، دوسرے نے کہا کہ میرا مزاج تو ترکی بہ ترکی کا ہے، اچھائی کا بدلہ اچھائی اور برائی کا بدلہ برائی۔ بات چیت ختم ہوگئی، صبح ہونے لگی۔

حارث کہتے ہیں کہ میں ان کی فصاحت و بلاغت سے بہت متاثر ہوا میرے دل میں ان سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ میں صبح سویرے ان کی ملاقات کے لئے نکلا، میں نے دیکھا کہ یہ تو ابوزید سروجی اور ان کے بیٹے، دونوں خستہ حالت میں پھٹی پرانی چادریں اوڑھے ہوئے ہیں، مجھے ان کے حال پہ بڑا رحم آیا، اور میں نے ان کو قافلے میں ملا لیا۔ ساتھیوں سے ان کا تعارف کرایا اور خوب مدد بھی کروائی، لوگوں سے پیسے وصول کرنے کے بعد ابوزید سروجی نے مجھ سے کہا کہ میرا بدن نہایت گندہ اور میلا ہوگیا ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں قریبی بستی میں غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر آ جاؤں۔ حارث نے کہا: جلدی واپس آنا، چنانچہ باپ بیٹے کو لیکر تیزی سے روانہ ہوگیا، قافلے کے ساتھیوں نے ان کی واپسی کا کافی انتظار کیا مگر وہ واپس نہ آئے، میں نے ساتھیوں سے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ لہٰذا اب چلنے کی تیاری کرنی چاہئے۔

چنانچہ جب میں اپنے اونٹ پر کجاوہ کسنے کے لئے چلا تو دیکھا کہ پالان کی لکڑی پر ابوزید کے تین اشعار لکھے ہوئے ہیں، جن میں وہ حارث کے احسان اور اپنے فرار کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں کسی کبیدگی کی وجہ سے آپ لوگوں سے جدا نہیں ہو رہا ہوں، بلکہ میری عادت ہی یہی ہے کہ کھاؤ پیو اور چلتے بنو، میں نے قافلے والوں کو اس کا لکھا ہوا پڑھوا دیا، تاکہ غصہ کرنے والے اس کو معذور سمجھیں، سب کو اس کی واہیات باتوں پر تعجب ہوا اور اس کے شر سے پناہ مانگی، اور پھر ہم روانہ ہو گئے، اس کے بعد ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے بجائے اس کے جال میں کون پھنسا؟

اس مقامے میں کل چودہ اشعار ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۲۴) ص ۴۳

أخبرَ الحارثُ بنُ هَمّامٍ قال: ظَعَنْتُ الی دُمیاطَ. عامَ هِیاطٍ ومِیاطٍ. وأنا یومئذٍ مَرموقُ الرَّخاء. موموقُ الإخاء. أَسْحَبُ مَطارِفَ الثَّراء. وأجْتَلی معارِفَ السَّرّاء. فرافَقْتُ صَحْباً قد شَقّوا عَصا الشِّقاقِ. وارْتَضَعوا أفاوِیقَ الوِفاقِ. حتی لاحوا کأسْنانِ المُشْطِ فی الاستِواء. وکالنّفسِ الواحِدَةِ فی التِئامِ الأهْواء.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مقامہ کی تعریف لکھ کر بتائیں کہ حارث ابن ہمام کون ہیں؟ (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(الف) ترجمہ:

چوتھا مقامہ شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے۔

حارث ابن ہمام نے خبر دی، انھوں نے کہا کہ میں نے گڑبڑ اور بے چینی کے سال شہر دمیاط کی طرف کوچ کیا، اور ان دنوں میں خوشحالی میں دیکھا جاتا تھا، بھائی بنانے کے لئے پسند کیا جاتا تھا، میں مالداری کی عمدہ چادریں گھسیٹتا تھا، اور خوشی کے چہرے دیکھتا تھا، چنانچہ میں ساتھی بنا ایسے دوستوں کا جنھوں نے اختلاف کی لاٹھی کو چیر دیا تھا، اور اتحاد کا بہترین دودھ پیا تھا، یہاں تک کہ وہ برابری میں کنگھی کے دندانوں اور خواہشات کی یکسانیت میں ایک جان کی طرح نظر آتے تھے۔

(ب):

مقامہ جس کی جمع مقامات آتی ہے یہ باب نصر سے اسم ظرف کا صیغہ ہے، جو متعدد معانی کے لئے مستعمل ہے جن کو ہم فن مقامہ میں بیان کر آئے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مقامہ کی تعریف: ایسے واقعات جن پر انسان قائم ہوا، یا گویا اس نے ان واقعات کو اسطرح دیکھا جیسے کہ وہ اس کے قیام کی جگہ بن گئے ہوں۔

علامہ حریری نے مقامات کی ترتیب میں دوفرضی نام استعمال کیے ہیں (۱) حارث ابن ہمام، ان کو قصے کا راوی بنایا ہے اور سائڈ ہیرو بھی حارث ابن ہمام ہی کو قرار دیا ہے، جس سے مراد خود مصنف کی ذات ہے۔ (۲) دوسرا فرضی شخص ابوزید سروجی ہے۔

(ج):

ظَعَنتُ: ظَعَنَ ظعناً (ف) کوچ کرنا۔ روانہ ہونا۔ هِياطٌ: شور و غل، گڑبڑ هايَطَ مُهايَطةً (مفاعلہ) شور و غل کرنا، گڑبڑ کرنا۔ مِياطٌ: دھکا مکی، اضطراب و بے چینی، مايَطَ مُمايَطةً (مفاعلة) زائل کرنا۔ مَرمُوقٌ: دکھائی دینے والی شئ، قابل لحاظ، رَمَقَه رَمقاً (ن) دیکھنا۔ الرخاء: خوش حالی رَخارَخاءً (ن) آسودہ حال ہونا۔ مَوموقٌ: پسندیدہ، محبوب، یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے وَمِقَ ومقاً (حسب) محبت کرنا، چاہنا۔ **الإخاءُ:** بھائی چارہ، بھائی بندی، آخا مواخاةً وإخاءاً (مفاعلہ) بھائی میں **مواخات** قائم کرانا۔ مَطارِف: جمع مُطرِفٍ دھاری دار ریشمی چادر۔ الثَّراءُ: مالداری، ثَرِیَ ثَراءً (س) مالدار ہونا۔ ثریٌ: صفت مشبہ ہے، دولت مند ج اثریاء مالدار لوگ۔ **السّرّاءُ:** خوشی، سَرَّہ سروراً و سرّاءً (ن) خوش ہونا۔ رَافَقتُ: رافَقَ مُرافَقةً (مفاعلت) ساتھ رہنا، ساتھ ہونا۔ شَقُّوا: شَقَّ شقّاً (ن) پھاڑنا چیرنا۔ الشِّقاقُ: اختلاف، مخالف، شاقَّه شاقَّةً و شِقاقاً (مفاعلت) مخالفت کرنا۔ اَفاوِيْقُ: جمع فِيقَة (علی خلاف القیاس) دودھ، عمدہ دودھ۔ اصل ترجمہ وہ دودھ جو تھنوں میں سے ایک مرتبہ نکالنے کے بعد دوبارہ آجائے۔ وِفاقٌ: حاصل مصدر، اتحاد اتفاق، وافق مُوافقةً (مفاعلت) اتفاق کرنا۔ اِلْتِئامٌ: یکسانیت، ملاپ، جوڑ، التئم التئاما (افتعال) ملنا، آپس میں جڑنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۲۵) ص ۷۵

وکُنَا مع ذٰلِکَ نسیر النَّجاء. ولا نرحَلُ إلا کُلَ هَوجاء. وإذا نزلنا منزِلاً. أو وَرَدْنا مَنْهَلاً. اختَلَسنا اللَّبثَ. ولم نُطِلِ المُکثَ. فعنَ لنا إغمالُ الرِّکابِ. فی لیلةٍ فَتیّةِ الشَّبابِ. غُدافیّةِ الإهابِ. فأسرَینا الی أن نَضا اللَّیلُ شبابَهُ. وسلَتَ الصبحُ خِضابَهُ.

(الف) عبارت با اعراب نقل کر کے ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

ان تمام باتوں کے باوجود ہم تیز رفتاری سے چلا کرتے تھے، اور ہر تیز رفتار اونٹنی پر ہی کجاوہ کستے تھے، اور جب ہم کسی مقام پر اترتے یا کسی چشمے پر پہونچتے تو ٹھہرنے کو اچک لیتے اور قیام کو دراز نہیں کرتے تھے (مختصر قیام کرتے تھے)۔ تو پیش آیا ہمارے لئے سواریوں کا استعمال ایک ایسی رات میں جو نوخیز جوانی والی، کوے کی کھال والی (بالکل سیاہ) تھی، تو ہم چلے یہاں تک کہ رات نے اپنی جوانی کو اتار دیا، اور صبح نے اپنا خضاب صاف کر دیا۔

(ب):

النَّجاء: تیز رفتار، نَجا نَجاءً اتیز چلنا۔ لا نرحَلُ: مضارع منفی جمع متکلم کا صیغہ ہے، رَحَلَ البعیرَ رَحلاً (ف) اونٹ پر کجاوہ رکھنا، کسنا، سوار ہونا۔ هَوجاء: ج هُوْج، تیز رفتار اونٹنی۔ مَنهَلاً: اسم ظرف ہے، ج مَناهِلُ، پانی کا چشمہ، گھاٹ، نَهَلَ نهلاً (ف) پہلی مرتبہ پینا۔ اِختَلَسنا: اِختَلَسَ اِختِلاساً (افتعال) اچک لینا، مختصر کرنا۔ اللَّبث: قیام ٹھہرنے کی جگہ، لَبِثَ لُبثاً (س) ٹھہرنا، قیام کرنا۔ عَنَّ: ماضی، واحد مذکر غائب کا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

صیغہ ہے، عَنَّ لفلانٍ عناًبِیْش آنا، سامنے آنا۔ فِتْيَة: نوخیز، نوعمر، یہ فتیٰ کا مونث ہے۔ فَتِيَ فَتِيٌّ (س) طاقتور ہونا، جوان ہونا، نوخیز ہونا۔ الشباب: جوانی، نوخیز جوانی والی رات، یعنی کہ خوب تاریک رات جس میں بالکل بھی چاند نہ ہو، شَبَّ شباباً (ن) نوجوان ہونا، جوان ہونا۔ غُدافِيَة: ج غِدفان، کوا، کالا کوا، یہ اصل میں غداف ہے اس میں یائے نسبتی ہے۔ الإهاب: ج أُهُب: کچی کھال، بے رنگا اور بے صاف کیا ہوا چمڑا، یہ عام لفظ ہے۔ أَسْرَيْنَا: أسرى، إسراءً (افعال) رات میں چلنا۔

س (۲٦) ص ۷۷

وأرضى منَ الوَفاء. باللَّفاء. وأقنَعُ منَ الجزاء. بأقَلِّ الأجزاء. ولا أتظلَّمُ. حينَ أُظلَمُ. ولا أنْقَمُ. ولو لَدَغني الأرقَمُ. فقال له صاحبه: ويْكَ يا بُنَيَّ إنَّما يُضَنُّ بالضَّنين. ويُنافَسُ في الثَّمين. لٰكِنْ أنا لا آتي. غيرَ المُؤاتي. ولا أسِمُ العاتي. بمُراعاتي. ولا أُصافي. مَنْ يأبى إنْصافي. ولا أُواخي. مَنْ يُلْغي الأواخي. ولا أُمالي. مَنْ يُخيِّبُ آمالي. ولا أُبالي بمَنْ صرَمَ حِبالي. ولا أُداري. مَنْ جهِلَ مِقداري.

(الف) عبارت با اعراب نقل کر کے ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کریں (ج) یہ بھی بتائیں کہ لفظ (ویک) کس موقع پر بولا جاتا ہے اور لفظ (ویک) کی نحوی اعتبار سے مکمل وضاحت کریں۔

(الف) ترجمہ:

اور تھوڑی سی وفاداری پر خوش ہو جاتا ہوں، اور بدلے کے بہت کم حصے پر قناعت کر لیتا ہوں، اور ظلم کا شکوہ نہیں کرتا، جب مجھ پر ظلم کیا جائے اور بدلہ نہیں لیتا اگرچہ مجھ کو چتکبرا سانپ ہی کیوں نہ ڈس لے، تو اسکے ساتھی نے اس سے کہا: بیٹا! تجھ پر تعجب ہے، بخیل

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

انسان کے ساتھ تو بخل ہی کیا جاتا ہے، اور قیمتی آدمی کے سلسلے میں سبقت کی جاتی ہے، لیکن میں (تو) ناموافق آدمی کے پاس نہیں آتا اور سرکش انسان پر اپنی رعایتوں کا نشان نہیں لگاتا، اور خالص دوستی نہیں کرتا اس شخص سے جو میرے انصاف کا انکار کرے، اور بھائی نہیں بناتا اس شخص کو جو تعلقات کو ختم۔کردے، اور اس شخص کی مدد نہیں کرتا جو میری امیدوں پر پانی پھیر دے، اور اس شخص کی پرواہ نہیں کرتا، جو میری رسیوں کو کاٹ دے، اور اس شخص کی دلجوئی نہیں کرتا جو میرے مرتبے سے ناواقف ہے۔

(ب)

اللَّفاء: حق سے کم، پوراحق، لَفَئَه حَقَّه لَفاءً ا(ف) حق واجبی سے کم دینا۔ پوراحق دینا۔ الجزاء: بدلہ، جَزَاه بكذا جزاءً ا(ض) اچھا یا برا بدلہ دینا۔ اَنقِمْ: نَقَمَ نقماً (ض) انتقام لینا۔ لَذغَنِي: لَدَغَ لَدْغاً (ف) ڈسنا، ڈنک مارنا۔ الضنينُ: ج اَضِنَّاءُ: انتہائی بخیل آدمی، یا وہ چیز جو انتہائی اہمیت کی حامل ہو، پہلی صورت میں یہ صیغہ مبالغہ ہے، جبکہ دوسری صورت میں فعیل بمعنی مفعول ہے۔ غیرُ المواتی: ناموافق، غیر موزوں، واتیٰ مُواتاةً (مفاعلہ) کار خیر میں نسبت کرنا۔ العَاتی: ج عُتاۃ سرکش، سرکش انسان، عَتَا عتواً (ن) سرکش ہونا۔ یلغی: اَلغیٰ اِلغاءً (افعال) باطل کرنا، ختم۔کرنا۔ الاواخی: جمع اَخِیَّة تعلق، ربط، اصل ترجمہ جانور باندھنے کی وہ جگہ جس کو دوہرا کر کے زمین میں گاڑا جاتا ہے۔ لا اُبالي: بَالیٰ مُبالاۃً (مفاعلت) پرواہ کرنا یہ مصدر منفی الاستعمال ہے۔ مِقداری: ج مقادِیرُ، مرتبہ، حیثیت، قَدَرَه قدراً (ض) قدر کرنا، رتبہ دینا۔

(ج):

لفظ ویک۔ ایسی چیزوں پر بولا جاتا ہے جس کو ڈانٹنا مقصود ہو، مثلاً تیرا ناس ہو، تجھ پر تعجب ہے۔ بصریین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ وَیْ اور کَ خطاب ہے اور یہ مرکب ہے وَیْ کلمہ استعجاب اور کلمہ تحیر ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

جبکہ کوفیین کے نزدیک ویک میں وی، ویل کا مخفف ہے اور کاف خطاب ہے اور ان کے نزدیک ویل کے معنی ہلاکت کے آتے ہیں۔

س (۲۷) ص ۸۲

قال الحارثُ بنُ همّام: فلمّا وعَيتُ ما دارَ بينهما: تَقُتُ الی أن أعرِف عينَهما. فلمّا لاحَ ابنُ ذُكاء . وألحَفَ الجوَّ الضياء.. غدَوتُ قبلَ استِقلالِ الرّكابِ. ولااغتِداءِ الغرابِ.

(الف) عبارت با اعراب نقل کر کے ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کریں (ج) نیز یہ عبارت جس مقامے کی ہے اس مقامے کا مختصرا خلاصہ بھی تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

حارث ابن ہمام نے کہا تو جب میں نے محفوظ کرلی وہ گفتگو جو ان دونوں کے درمیان چلی تو میں ان کی ذات کے پہچاننے کا مشتاق ہوا پس جب صبح نمودار ہوئی اور اس نے فضا کو روشنی پہنا دی تو میں سواریوں کے روانہ ہونے سے پہلے نکلا کوے کے صبح میں اٹھنے کی طرح نہیں (بلکہ اس سے بھی پہلے)۔

(ب):

وَعَيتُ: وَعیٰ وعیاً (ض) محفوظ کرنا۔ دَارَ الکلامُ دوراً و دَوَراناً (ن) کلام کا جاری ہونا، چھڑنا۔ تُقتُ: تَاقَ الی کذا توقاً و توَقاناً (ن) مشتاق ہونا، چاہنا، خواہش کرنا۔ اَلحَفَ الثوبَ اِلحافاً (افعال) کپڑا اوڑھنا، پہننا۔ غَدَوتُ: غَدَا غدواً (ن) صبح سویرے اٹھنا، صبح سویرے چلنا۔ استِقلال: روانگی، اِستَقَلَ الرِّکاب استقلالا (استفعال) روانہ ہونا۔ رِکاب: سواری کے اونٹ، جمع راحِلۃ۔ اِغتِداء: اِغتَدا

إغتِداءً (افتعال) صبح کو اٹھنا، چلنا۔ (ج) یہ عبارت پچھے متاثے کی ہے، اور اس کا خلاصہ ہم ماقبل میں بیان کر آئے ہیں۔

س (۲۸) ص ۸٦

یــا مَــنْ غَــدا لــی ساعِــداً وَمُســاعِداً دونَ البَشَــــر

لا تحْسَـــبَنْ أنّـــی نــأیــ تُ عَــنْ مَــلالٍ أوْ أشَــر

لکنّـــنی مُــذْ لَـــمْ أزَلْ ممّـــنْ إذا طَعِــمَ انتَشَــر

(الف) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کریں (ج) آخری شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

اے وہ شخص! جو پوری مخلوق کو چھوڑ کر میرے لئے دست بازو اور معاون بنا، تم خیال نہ کرنا کہ میں تم سے کسی اکتاہٹ یا تکبر کی وجہ سے جدا ہوا ہوں، لیکن (میرا معاملہ یہ ہے کہ) میں جب سے پیدا ہوا ہوں ہمیشہ ان لوگوں میں سے رہا ہوں کہ جب وہ کھا پی لیتے ہیں تو منتشر ہو جاتے ہیں۔

(ب):

سَاعِد: ج سَوَاعِد بازو، کلائی۔ مُسَاعِداً: معاون، مددگار، سَاعَدَ مُساعَدَةً (مفاعلت) مدد کرنا۔ نَأَیْتُکَ: نَأیٌ نَایاً (ف) دور ہونا۔ أشَرٌ: بڑائی، تکبر، اَشِرَ اَشَراً (س) تکبر کرنا، اکڑنا۔ انْتَشَرَ اِنْتِشَاراً (افتعال) منتشر ہونا، پھیلنا۔

(ج):

لٰکنّ حرف مشبہ بالفعل، نون وقایہ، ی ضمیر متکلم اسم، مذ ظرف مضاف، لم ازل فعل ناقص، ضمیر اسم، مِن حرف جار، مَن اسم موصول، إذا حرف شرط، طعم فعل با فاعل شرط،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

انتشر فعل با فاعل جزا، شرط جزا سے مل کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور، جار مجرور متعلق ہوا ثابتاً کے، ثابتاً شبہ فعل، اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، لم ازل فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر مضاف الیہ مذکا، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر، لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(المقامة الخامسة الكوفية)

الکوفیہ: یہ مقامہ شہر کوفہ کی طرف منسوب ہے جو عراق کا مشہور ومعروف شہر ہے اور بڑی بڑی علمی شخصیات کا مرکز رہا ہے۔

(پانچویں مقامے کوفیہ کا خلاصہ)

مقامے کی ترتیب اس طرح ہے کہ ابوزید نے حارث ابن ہمام کے دروازے پر آ کر اشعار میں فقیر کی طرح آواز لگائی ہے اور قیام وطعام کی **درخواست کی ہے۔** اور پھر لوگوں کی درخواست پر اپنا ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا ہے۔

حارث کہتے ہیں کہ میں ایک رات کوفہ میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ قصہ گوئی میں مشغول تھا، جب رات کا دوتہائی حصہ گذر گیا اور ہم کو نیند زیادہ آنے لگی تو ہم نے سونے کی تیاری شروع کردی، اچانک ایک فقیر نے دروازے پر آ کر دستک دی، اور آواز لگائی، ہم نے کہا: اس اندھیری رات میں آنے والا کون ہے؟ اس نے اشعار میں کہا: اے اس مکان کے رہنے والو! اللہ تمھیں ہر برائی سے محفوظ رکھے، تمھارے مکان پر دروازہ کا سفر طے کر کے ایک پراگندہ حال شخص آیا ہے وہ تم سے صرف قیام وطعام کی درخواست کرتا ہے وہ تمھارے پاس سے جب لوٹے گا تو تمھارے احسان کی تشہیر کرتا ہوا جائے گا۔

حارث کہتے ہیں: جب اس نے اپنی شیریں بیانی سے ہمیں اپنا گرویدہ بنالیا تو ہم نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور لڑکے سے کہا جلدی کرو اور عذر پیش کردو، چنانچہ لڑکا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کھانا لیکر آیا اور اس نے چراغ جلایا تو میں نے غور سے دیکھا کہ وہ ابوزید سروجی ہے۔ ہم نے اس سے کہا ہمیں اپنا کوئی قصہ سنایئے، ابوزید سروجی نے اپنا ایک عجیب وغریب واقعہ سنایا، اور کہا: یہ واقعہ آج ہی آپ کے یہاں آنے سے تھوڑی دیر پہلے پیش آیا ہے۔ ابوزید نے کہا: کہ وہ واقعہ یہ ہے کہ میں نے ابھی قیام وطعام کی تلاش میں ایک گھر کے دروازے پر دستک دی، اور شعر یہ آواز لگائی کہ اے اس مکان کے مکینو! تم زندہ رہو، تمہارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لئے کیا ہے؟ جو تھکا ماندہ اور رات میں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے؟ بھوک لگی ہوئی ہے، دودن سے کچھ نہیں کھایا ہے، اور نہ اس کو تمھاری بستی میں کہیں ٹھکانہ نصیب ہوا ہے۔

ابوزید نے کہا: میں نے یہ شعر کہے تو میرے سامنے ایک کمسن ہرنی نما خوبصورت بچہ نکل کر آیا، اس نے بھی نہایت بلیغ انداز میں برجستہ اشعار میں جواب دیا، ہمارے پاس خود کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہمیں نیند نہیں آرہی ہے، ہم فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں؟ البتہ اگر قیام کرنا ہو تو گھر حاضر ہے، اس پر میں نے کہا! میں خالی مکان اور ایسے میزبان کا کیا کروں گا جس نے غربت کے ساتھ معاہدہ کر رکھا ہو، مگر بیٹا تمھارا نام کیا ہے؟ کیوں کہ مجھے تمھاری سمجھ بوجھ نے مسحور کرلیا ہے، اس پر لڑکے نے کہا: میرا نام زید ہے اور میں فید کا رہنے والا ہوں، یہاں میں مسافر ہوں اور کل ہی اپنے ماموں کے ساتھ یہاں آیا ہوں، میں نے کہا: بیٹے کچھ اور وضاحت کرو، خدا تمھاری عمر دراز کرے، تو لڑکے نے کہا میری ماں برہ نے مجھے بتایا ہے کہ میں نے شہر ماوان میں لوٹ مار کے سال سروج اور غسان کے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص سے نکاح کرلیا تھا، اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ بڑا چلتا پرزہ ہے، چنانچہ جب اس نے میرے حاملہ ہونے کو محسوس کیا تو خرچ کے ڈر سے کہیں چلا گیا، اور وہ اب تک غائب ہے، معلوم نہیں کہ وہ اب زندہ ہے یا مردہ؟

ابوزید کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے، کیوں کہ یہ حرکت میں نے ہی کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

تھی، لیکن چوں کہ میں تہی دست تھا اس لئے اس نے اپنا تعارف نہیں کرایا، یہ عجیب و غریب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے ابوزید سے پوچھا: آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا: جب کچھ رقم ہاتھ میں آ جائے گی تب ملوں گا، خالی ہاتھ ملنے سے کیا فائدہ؟

حارث کہتے ہیں: حاضرین میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جیب میں سے کچھ رقم نکالی اور اسے اکٹھی کر کے دے دی، جب ابوزید نے وہ رقم اپنے قبضے میں کر لی، تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہر ہر قدم کا بدلہ عطا فرمائے، یہ کہہ کر وہ رفو چکر ہو گیا، میں نے کہا میں بھی ساتھ چلوں؟ تاکہ ابوزید کے شریف النسب لڑکے کو دیکھوں، ابوزید میری یہ بات سن کر اتنا ہنسا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے، اور اشعار میں اس نے کہا: آپ لوگ شاید اس واقعے کو حقیقت سمجھ رہے ہیں، حالانکہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، نہ تو برہ میری بیوی ہے اور نہ ہی زید میرا بیٹا ہے، یہ تو رقم بٹورنے کا ایک حربہ ہے، جو میں استعمال کرتا ہوں، اس لئے تم۔ میرا عذر قبول کرو، پھر اس نے مجھے الوداع کہا اور چلتا ہوا اس طرح کہ میرے دل میں یاد کی دائمی آگ چھوڑ گیا۔

(اس مقامے میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں)

س (۲۹) ص ۸۸

یــاأهــلَ ذاالمَغْــنی وُقیتُمْ شَــرّا ... ولالَقیتُــمْ مــابَقیتُــمْ ضُــرّا

قَــدْدفَـعَ اللیــلُ الــذی اکْفَهَــرّا ... الــی ذَراکُــمْ شَــعِثاًمُغْبَــرّا

أخــاسِــفارٍ طــالَ واسْبَطَــرّا ... حــتی انْثَنــی مُحْقَوْقِفاًمُصْفَرّا

(الف) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کر کے بتائیں کہ یہ اشعار کس مقامے کے ہیں؟ (ج) پہلے شعر کی نحوی ترکیب کریں اور بتائیں کہ (محقوقفا اور مصفرا) منصوب کیوں ہیں؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

اے اس گھر والو! تم برائی سے محفوظ رہو، اور زندگی بھر کسی نقصان کا سامنا نہ کرو۔
یقینا دھکا دیا ہے ایک ایسی رات نے جو انتہائی تاریک ہے، تمھارے گھر کی
جانب ایک ایسے پراگندہ غبار آلود شخص کو۔
جو ایسے سفر والا ہے جو لمبا اور دراز ہے، یہاں تک کہ وہ لوٹا ہے ٹیڑھی کمر والا اور
زرد ہو کر۔

(ب):

المَغنیٰ: ج مغَانٍ یہ اسم ظرف ہے، گھر، مکان، غَنِيَ بالمکان غِنئً (س) قیام کرنا۔
اِکفَهَرَّ اِکفِهر اراً (اقشعرار) انتہائی تاریک ہونا۔ اس کے آخر میں الف اشباع کا ہے جو
ضرورت شعری کی وجہ سے مصرعوں کے آخر میں آجاتا ہے۔ ذَریٰ: ج اَذْرِیَة صحن، مجازاً گھر کو
کہتے ہیں۔ شَعِث: پراگندہ، یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، شعِثَ شعثاً (س) پراگندہ حال
ہونا۔ مُغبَرّ: اسم فاعل، غبار آلود، اِغبَرَّ اِغبِر اراً (افعلال) غبار آلود ہونا۔ اِسبَطَرَّ اِسبِطر ارا
(اقشعرار) دراز ہونا۔ مُحقَوقِفاً: اسم فاعل، کبڑا، ٹیڑھی کمر والا، اِحقَوقَفَ اِحقِیقافاً
(افعیعال) کوزہ پشت ہونا۔ مُصفَرّا: زرد، پیلا، اِصفَرَّ اِصفِر ارا (احمرار) زرد ہونا۔
یہ اشعار پانچویں مقامے کے ہیں۔

(ج):

یاء حرف ندا قائم مقام ادعو فعل، اهل مضاف، ذا المغنیٰ مرکب اضافی ہو کر
مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہوا، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ
سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا، وقیتم فعل با فاعل، شرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور
مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، لا نافیہ، لقیتم فعل با فاعل، ضرّا مفعول
بہ، ما بمعنی مادام، اور مادام کے شروع میں جو ما ہے وہ مصدریہ ہے اس کی وجہ سے مصدر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

کے معنی میں ہو کر مضاف، بقیتم فعل اپنے فاعل سے مل کر مفعول فیہ، لقیتم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ و مفعول فیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ با معطوف جواب ندا، ندا جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(محقوقفا اور مصفوا) یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں، محقوقفا حال اول ہے اور مصفوا حال ثانی ہے۔

س (۳۰) ص ۸۹

فقالَ الضيفُ: والذى أحَلّنى ذَرا كُم. لا تلَمّظتُ بقِراكُمْ. أو تَضمَنوا الى أنْ لا تتخِذونى كَلّاً ولا تجَشّموا لأجْلى أكْلاً. فربّ أكْلَةٍ هاضتِ الآكِلَ. وحرَمَتْهُ مآكِلَ. وشَرُّ الأضيافِ مَنْ سامَ التكليفَ. وآذَى المُضيفَ. خصوصاً أذًى يعْتَلِقُ بالأجْسامِ. ويفْضي الى الأسْقامِ.

(الف) عبارت با اعراب نقل کر کے ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

تو مہمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے مجھکو تمہارے گھر میں اتارا ہے، میں تمھاری مہمان نوازی سے چکھوں گا بھی نہیں یہاں تک کہ تم۔ میرے لئے اس بات کی ذمہ داری لو کہ تم مجھ کو بوجھ نہیں بناؤ گے، اور میری وجہ سے کھانے میں تکلیف نہیں کرو گے، کیوں کہ بہت سے کھانے کھانے والے کو بدہضمی میں مبتلا کر دیتے ہیں، اور اس کو کھانے کی دوسری چیزوں سے محروم کر دیتے ہیں، اور بدترین مہمان ہے وہ شخص جو پریشانی میں مبتلا کر دے اور میزبان کو تکلیف پہونچائے خاص طور سے ایسی تکلیف جو جسموں سے تعلق رکھتی ہے اور بیماریوں تک پہونچا دیتی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

احلَ الشی احلالاً (افعال) اتارنا، مقیم کرنا۔ لا تلمَّظْتُ: تَلَمظ تَلَمُّظاً (تفعل) چکھنا، کھانے کے بعد مزا لیتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیرنا۔ اَوْ: یہ اَوْ الیٰ کے معنیٰ میں ہے، جس کے بعد ان مصدریہ محذوف ہوتا ہے۔ تَضمَن: ضَمِنَ لفلان ضماناً (س) ذمہ داری لینا، ضامن بننا، گارنٹی لینا۔ لا تجشَّموا: تجشَّمَ تَجَشُّماً (تفعل) تکلف کرنا، تکلیف برداشت کرنا۔ کَلاً: بوجھ، کَلَّ کَلاً و کَلالَةً (ض) بوجھل ہونا۔ ھادَ ت ھاضَ ھیضا (ض) ہیضے میں مبتلا کرنا، بدہضمی کرنا۔ سامَهُ التکلیف سوماً (ن) تکلیف میں مبتلا کرنا۔ آذیٰ ایذاءً (افعال) تکلیف پہونچانا۔ یَعْتلِق: اعْتَلَق بکذا اِعتِلَاقاً (افتعال) تعلق رکھنا۔ اَسقام: جمع سَقمٍ بیاری، کمزوری، سَقَمَ سَقْماً و سَقاماً (س) بیار ہونا، کمزور ہونا۔

س (۳۱) ص ۹۰

وما قیلَ فی المثَلِ الذی سارَ سائِرُہ: خیرُ العَشاء سَوافِرُہ. إلا لیُعَجَّلَ التَعشّی. ویُجتَنَبَ أکْلُ اللّیلِ الذی یُعْشی. اللھمَ إلاّ أن تقِدَ نارُ الجوعِ. وتَحولَ دونَ الھُجوعِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق تحریر کرتے ہوئے بتائیے کہ یہ عبارت کس مقامے کی ہے؟ (ج) (اللھم الخ) کی ترکیب کرتے ہوئے مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کی تعیین کیجئے۔

(الف) ترجمہ:

اور نہیں کہا گیا اس کہاوت میں جس کی خبر مشہور ہے کہ رات کا بہترین کھانا اس کا نظر آنے والا ہے مگر تا کہ رات کے کھانے میں جلدی کی جائے اور رات کے اس کھانے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

سے پرہیز کیا جائے جو رتوندکی بیماری پیدا کرتا ہے۔ ہاں! اگر یہ کہ بھوک کی آگ جل رہی ہو اور وہ نیند کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہو (تو دیر سے بھی کھایا جاسکتا ہے)۔

(ب):

سَائِز: اسم فاعل، مشہور، خبر، ج سوائِز۔ سَوَافِرُ: جمعُ سافِرَۃٍ روشن دکھائی دینے والی، بے نقاب عورت، مراد ایسا کھانا جو دن کی روشنی میں نظر آئے، سَفَرَ سُفوراً (ن،ض) روشن ہونا۔ یُعَجِّلُ: عجّلَ تعجیلاً (استفعال) جلدی کرنا۔ التَعَشِّي: تَعَشّیٰ تَعَشِّیاً (تفعل) رات کا کھانا کھانا۔ یُغْشِیْ: أعشیٰ إعشاءً (افعال) آنکھ کی بیماری پیدا کرنا۔ تَقِدُ: وَقَدَتِ النارُ وُقوداً (ض،ن) آگ کا روشن ہونا، جلنا۔ الھُجُوع: نیند، ھَجَعَ ھُجُوعاً (ف) رات میں سونا۔

(ج):

یا حرف ندا محذوف، اللہ منادیٰ ھم حرف ندا کا عوض، ندا، منادیٰ سے ملکر ندا، لایکون فعل ناقص، ضمیر ماقبل والے معنیٰ کی طرف لوٹے گی، وہ اس کا اسم، فی حرف جر، حال مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، ان ناصبہ مصدریہ، تقدفعل، نار الجوع بعد اضافت فاعل، فعل فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واوحرف عطف، تحول فعل، ضمیر فاعل، دون مضاف، الھجوع مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف، تحول فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے ملکر ان مصدریہ کی تاویل میں ہوکر، حال محذوف کا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر۔ مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے ملکر فی حرف جار کا مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا ثابتاً کے اور ثابتاً یکون کی خبر، یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جواب ندا، ندا جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

اللھم لایکون فی حالٍ میں حالٍ مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء اور پوری عبارت ملاکر مستثنیٰ بن جائے گا۔ اصل میں اس کی عبارت نکلے گی اللھم لایکون فی حال الا الخ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۳۲) ص ۹۳

فقال: لقدْ بلَوْتُ منَ العَجائِبِ ما لمْ يرَهُ الرّاؤُونَ. ولا رواهُ الرّاوونَ. وإنّ مِنْ أعجبِها ما عايَنْتُهُ اللّيلَةَ قُبيلَ انْتيابِكُمْ. ومَصيرى الى بابِكُمْ. فاستَخبَرْناهُ عَنْ طُرفَةِ مَرآهُ. في مسرَحِ مسراهُ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) اور بتائیں کہ یہ عبارت کس مقامے کی ہے؟

(الف) ترجمہ:

تو اس نے کہا: میں نے ایسی ایسی عجیب چیزوں کا تجربہ کیا ہے جن کو نہ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے اور نہ بیان کرنے والوں نے بیان کیا ہے اور ان میں سب سے حیرت انگیز وہ واقعہ ہے جس کا میں نے آج رات ہی مشاہدہ کیا ہے تمھارے پاس آنے اور تمھارے دروازے کی طرف پہونچنے سے ذرا پہلے، تو تم نے اس سے دریافت کیا اس کے رات کے سفر کی جگہ میں، اس کے دیکھے ہوئے انوکھے واقعے کے متعلق۔

(مطلب): ہم پورے مقامے کا خلاصہ ماقبل میں بیان کر آئے ہیں۔

(ب):

بلوت: ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے، بَلا بَلاءً (ن) آزمانا، تجربہ کرنا۔ الرّاؤُونَ: واحد رَاءٍ یہ اسم فاعل ہے دیکھنے والے۔ الرّاوُونَ: واحد رَاوٍ یہ بھی اسم فاعل ہے، بیان کرنے والے۔ عَايَنْتُ: ماضی واحد متکلم، عَايَنَ مُعايَنَة (مفاعلت) دیکھنا۔ انتِياب: انتَابَ القومُ إنتِياباً (افتعال) کسی کے پاس آنا، بار بار آنا۔ مَصِيرى: صارَ اليه صَيْرورَةً (ض) پہونچنا، لوٹنا۔ اِستَخبَرنا: دریافت کرنا، إستَخْبَرَه اِستِخباراً (استفعال) طُرف: ج طَرَف، دلچسپ، انوکھا چٹکلہ۔ مَرایٰ: مشاہدہ، منظر، یہ یا تو اسم

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

ظرف ہے یا مصدر میمی ہے، دیکھنا۔ مَسْرَح: ج مَسارِح، چلنے کی جگہ، سَرَحَہ سَرْحاً (ف) چرنے کے لئے چھوڑنا۔ مَسری: یہ مصدر میمی ہے، رات کا سفر، سَرىٰ سُرىً و مسرىً (ض) رات کو چلنا۔

(ج): یہ عبارت پانچویں مقامے کی ہے۔

س (۳۳) ص ۹۴

حُيِّيتُم يا أهلَ هذا المنزِلِ ۔۔۔ وعِشتُم في خفضِ عيشٍ خضِلِ

ما عندكُم لابنِ سَبيلٍ مُرمِلِ ۔۔۔ نِضوِ سُرًى خابطِ ليلٍ أَليَلِ

جَوِي الحَشى على الطَّوى مُشتمِلِ ۔۔۔ ما ذاقَ مذ يومانِ طعمَ مأكلِ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں (ج) نیز آخری شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

اے اس گھر والو! تم زندہ رہو، اور تر و تازہ زندگی کی خوشحالی میں جیو۔

تمھارے پاس ایسے تہی دست مسافر کے لئے کیا ہے؟ جو رات میں چلنے کی وجہ سے دبلا ہو گیا ہے، اور تاریک ترین رات میں ٹکریں مارتا پھر رہا ہے۔

وہ آنتوں کی ایسی سوزش والا ہے جو بھوک پر مشتمل ہے، اس نے دو دن سے کھانے کا مزا نہیں چکھا ہے۔

(مطلب):

شاعر نے اولاً گھر والوں کو دعا دی ہے پھر اس کے بعد گھر والوں سے اپنی تنگ دستی کا حال بیان کیا ہے۔

مطلب یہی ہے جو شعر کے اندر ہے، اس میں اور کچھ مطلب نہیں ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

خُیِّیتم: ماضی مجہول، جمع مذکر حاضر، زندہ رہنا، حَیاۃ تَحِیَّۃ (تفعیل) زندگی ہونا کرنا۔ عِشتُم: ماضی معروف، جمع مذکر حاضر، وقت گذارنا، عَاش عیشاً (ض) زندگی گذارنا۔ مُرمِل: تہی دست، تنگدست، أرمَلَ إرمالاً (افعال) خالی ہاتھ ہونا۔ خابط: ٹکر مارنے والا، خَبط خبطاً (ض) ٹکر مارنا، دھکے کھانا۔ اَلیَلٌ: انتہائی تاریک، یہ لفظ صرف رات کی صفت بنتا ہے۔ جَوِیَ: سوزش والا، جَوِیَ جویً (س) سوزش غم میں مبتلا ہونا۔ الحَشی: ج أحشاء، آنت، پیٹ کے اندر کی چیزیں۔

(ج): جَوِی الحشی مرکب اضافی ہوکر صفت رابع، مشتمل صیغہ اسم فاعل، اسکے اندر ضمیر پوشیدہ فاعل، علٰی الطوی متعلق مقدم ہوا مشتمل کا، مشتمل اسم فاعل اور متعلق سے مل کر صفت خامس، ماذاق فعل با فاعل، مذیومین متعلق، طَعمَ ماکلٍ مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، ماذاق فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر صفت سادس، موصوف اپنی تمام صفتوں سے مل کر مجرور، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا اسی ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

س (۳۴) ص ۹۷

فهلْ سمِعْتُمْ یا أُولی الألْبابِ. بأعْجَب منْ هذا العُجابِ؟ فقُلْنا: لا و مَنْ عندَهُ عِلمُ الکِتابِ. فقال: أثْبِتوها فی غَجائِبِ الاتّفاقِ. و خلِّدو ها بُطونَ الأوْراقِ. فماسُیِّرَ مثلُها فی الآفاقِ. فأحْضَرْنا الدّواۃَ و أساوِدَها. و رَقَشْنا الحِکایَةَ علی ما سرَدَها.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں

(ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ (ومن عندہ) میں واو کیسا ہے؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

تو کیا تم نے سنا اے عقلمندو! اس حیرت انگیز واقعہ سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ؟ تو ہم نے کہا نہیں! اس ذات کی قسم جس کے پاس لوح محفوظ کا علم ہے تو اس نے کہا: کہ اس کو درج کرلو، اتفاقاً پیش آنے والے انوکھے واقعات میں، اور اس کو محفوظ کرلو اوراق کے درمیان، کیوں کہ اس جیسا واقعہ دنیا بھر میں مشہور نہیں ہوا، پس ہم دوات اور انکے قلم لے آئے اور اس واقعے کو لکھ لیا جیسا کہ اس نے بیان کیا۔

(ب):

الباب: جمع لُبٍ، عقل، مغز، گودا۔ خَلِدوا: امر حاضر، خَلَّدَ تَخليداً (تفعیل) دوام عطا کرنا، ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنا۔ رَقَشنَا: رَقَشَ رَقْشاً (ن) لکھنا۔ سَرَدَ الحديثَ سَرداً (ن) تفصیل سے بیان کرنا۔

(ج): ومن عنده میں واو قسمیہ ہے۔

س (۳۵) ص ۹۸

ثمّ إنّهٗ نشَرَ منْ وشْيِ السَمَرِ. ما أزْرَى بالحِبَرِ. الى أنْ أظَلّ التَنْويرُ. وجَشَرَ الصبحُ المُنيرُ. فقضَيْناها ليلَةً غابَتْ شوائِبُها. الى أنْ شابَتْ ذَوائِبُها. وكمُلَ سُعودُها. الى أنِ انْفطَرَ عودُها. ولمَا ذَرّ قرنُ الغزالَةِ. طَمَرَ طُموزَ الغزالَةِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق کریں

(ج) نیز یہ عبارت جس مقامے کی ہے اس کا مختصر خلاصہ بھی تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

پھر یقیناً اس نے پھیلائے منقش قصہ گوئی میں سے وہ گفتگو جس نے دھاری دار

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

یعنی چادر کو عیب دار بنا دیا، یہاں تک کہ اجالا قریب ہو گیا، اور روشن صبح نمودار ہوئی، تو ہم نے ایک ایسی رات گذاری جس کی ہولناکیاں غائب تھیں، تا آنکہ اس کے گیسو سفید ہو گئے اور اس کی لکڑی پھٹ گئی، (صبح نمودار ہوگئی) اور جب سورج کا کنارہ نمودار ہوا، تو اس نے ہرن کے جست لگانے کی طرح جست لگائی۔

(ب):

وَشْی: ج وِشاء، منقش، نقش ونگار، بنائی ہوئی چیز، وَشَی الثوب وَشیاً (ض) بیل بوٹے بنانا، نقش ونگار بنانا۔ أَزْرٰی بِہ إِزْراءً (افعال) عیب دار بنانا، ذلیل کرنا۔ حِبَرْ: جمع حِبَرَۃٍ ریشمی چادر، یمن کی دھاری دار چادر۔ جَشَرَ جُشوراً (ن) طلوع ہونا، نکلنا۔ شَوَائِب: جمع شَائِبَۃٍ آفت، مصیبت، عیب، شَابَ شوباً (ن) ملانا، خراب کرنا۔ شَابَتْ: شَابَ شَیباً (ض) سفید ہونا۔ ذَوَائِب: جمع ذُؤَابَۃٍ، بال، گیسو، بالوں کی لٹک۔ ذَرَّ ذُروراً (ن) نکلنا، طلوع ہونا، نمودار ہونا۔ طَمَرَ طُمُوراً (ن) جست لگانا، چوکڑی بھرنا۔

(ج): مقامے کا خلاصہ ہم ماقبل میں بیان کر آئے ہیں، (مطالعہ کر لیجئے)۔

س (۳۶) ص ۱۰۰

واللّٰہِ مَا بَرَّۃٌ بِعِرْسِی	ولا لِیَ ابنٌ بِہِ اکْتَنَیْتُ
وإنما لی فُنُونُ سِحْرٍ	أَبْدَعْتُ فیہا وما اقْتَدَیْتُ
لَمْ یَحْکِہَا الأَصْمَعِیُّ فِیمَا	حَکَی ولا حَاکَہَا الکُمَیْتُ
تَخِذْتُہَا وُصْلَۃً إِلَی	مَا تَجْتَنِیہِ کَفِّی مَتَی اشْتَہَیْتُ

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں اور مطلب بھی واضح کر کے لکھیں (ب) اور بتائیں کہ یہ اشعار کس مقامے کے ہیں؟

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

بخدا نہ تو برہ نامی کوئی عورت میری بیوی ہے، اور نہ ہی میرا کوئی بیٹا ہے جس کی وجہ سے میں نے (ابوزید) کنیت اختیار کی ہے۔

یقیناً میرے جادو کے کچھ طریقے ہیں، جن میں، میں نے جدت اختیار کی ہے پیروی نہیں کی۔

نہ تو اصمعی نے ان کو نقل کیا، ان واقعات میں جس کو اس نے نقل کیا، اور نہ ہی ان کو کمیت نے بُنا (لکھا) میں نے ان کو وصیلہ بنایا ہے ان چیزوں کا جن کو میری ہتھیلی حاصل کرتی ہے جب میں چاہتا ہوں۔

(ب):

مطلب ہم ماقبل میں بہت اچھے انداز میں بیان کر آئے ہیں، صاف اور واضح طور پر وہاں مطالعہ کرلیا جائے۔

نیز یہ اشعار پانچویں مقامے کے ہیں۔

(المقامة السادسة المراغية)

المراغیہ: چھٹا مقامہ شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے، اور اس میں یائے نسبتی ہے، مراغہ آذربائی جان کا ایک مشہور و معروف شہر ہے، اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس مقامے کا نام رکھا گیا المراغیہ۔

(چھٹے مقامے کا خلاصہ)

اس مقامے میں حارث نے ابوزید سروجی سے ایک خاص ادبی صنعت کا حامل خط لکھوایا ہے، اور وہ ادبی صنعت یہ ہے کہ ہر دو کلموں میں سے پہلا کلمہ غیر منقوط اور دوسرا کلمہ نقطوں والا ہے، اور یہی اس مقامے کا ادبی معیار ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

واقعے کی ترتیب اس طرح ہے:

حارث کہتے ہیں: میں ایک ادبی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، فصاحت وبلاغت کا ذکر چل رہا تھا اس مجلس میں جو اصحاب کمال اور شہسواران قلم موجود تھے وہ سبھی بالاتفاق یہ بات کہہ رہے تھے کہ موجودہ زمانے میں جتنے بھی ادیب ہیں، وہ پہلے ادیبوں کے مقلد اور خوشہ چیں ہیں، وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی بات ایجاد نہیں کر سکتے، مجلس کے کنارے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا، جو اہل مجلس کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا، اس نے کہا: آپ لوگ گذشتہ زمانے کے لوگوں کو رو رہے ہیں اور اپنے ہمعصروں کی تحقیر و تنقیص کر رہے ہیں، مجھے آپ لوگوں کی اس بات سے اتفاق نہیں ہے، کیوں کہ اس دور میں بھی ایسے ادیب موجود ہیں، جو کلام کی تمام اصناف پر قادر اور قابو یافتہ ہیں، اس پر ناظمِ مجلس نے کہا: ایسا شخص کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں خود ہی ہوں، ناظم مجلس نے پھر کہا: ارے میاں چھوٹا سا پرندہ ہمارے یہاں گدھ نہیں بن سکتا، اور ہمارے نزدیک چاندی اور سنگریزے میں فرق کرنا آسان ہے، اس لئے تو ایسی بڑی بات مت بول جو تجھ میں نہ ہو، اور اپنی آبرو کو رسوائیوں کا نشانہ نہ بنا، یہ شخص سمجھ گیا کہ یہ لوگ میری باتوں کی سچائیوں میں شک کر رہے ہیں، اس نے کہا: آپ حضرات میرا امتحان لے سکتے ہیں، جس سے آپ کو صحیح اور غلط کا پتا چل جائے گا۔ حاضرین میں سے ایک نے کہا: اسے میرے حوالے کر دو، میں اس کا امتحان لے لیتا ہوں، سبھی نے اسے اختیار دے دیا، تو اس نے بطور امتحان اس سے کہا: میرے حاکم نے مجھ سے کہا تھا: میں ایک مضمون لکھوں جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوط ہوں، اور دوسرے کلمے کے منقوط ہوں، میں نے ایک سال تک کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اس لئے اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں، تو ایسا مضمون لکھ کر دکھایئے۔ اس نے کچھ دیر سوچا، اس کے بعد پورا مضمون اس نے بالکل اسی طرح لکھوا دیا۔ پھر تو جماعت نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور انعام و اکرام سے نوازا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اور اس سے تعارف چاہا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے اور مکان کہاں ہے؟ تو اس نے اشعار میں اپنا تعارف کروایا کہ قبیلہ غسان سے میرا تعلق ہے اور میرا مکان سروج میں ہے۔

حاکم کو جب یہ خبر پہونچی تو اس نے بھی خوب انعام واکرام سے نوازا اور اسے اپنی ادبی مجلس کا نگراں بنانا چاہا لیکن اس نے معذرت کردی۔

حارث کہتے ہیں، میں نے پہچان لیا کہ یہ ابوزید سروجی ہے، میں نے لوگوں سے اس کا تعارف کرانا چاہا تو اس نے آنکھ کے اشارے سے منع کردیا، کہ میرا راز فاش نہ کرے، جب وہ تھیلی بھر کر نکلا اور جدا ہونے لگا تو میں نظامت کے ٹھکرانے پر ملامت کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلا، **تو اس نے مسکراتے** ہوئے منھ پھیرا اور ترنم کے ساتھ اشعار میں کہا: شہر در شہر گھومنا میرے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ چونکہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

اس مقامے میں کل انیس اشعار ہیں۔

س (۳۷) ص ۱۰۲

وكان بالمجلِسِ كَهلٌ جالِسٌ في الحاشِيةِ. عندَ **مَواقِفِ الحاشِيَةِ**. فكانَ كلّما شطّ القومُ في شوْطِهِم. ونشروا **العَجْوَةَ والنَّجْوَةَ** من نوْطِهِم. يَنبِئي تَخازُرَ طرْفِهِ. وتشامُخَ أنفِهِ. أنّهُ مُخرَنْبِقٌ لِيَنباعَ. ومُجرَمِزٌ سيَمُدّ الباعَ. ونابِضٌ يبرِي النِّبالَ. ورابِضٌ يبغي النِّضالَ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں۔

(الف) ترجمہ:

اور مجلس میں ایک ادھیڑ عمر شخص کنارے میں خدام کے کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھا تھا، پس جب جب لوگ اپنی دوڑ میں آگے بڑھ جاتے تھے، تو اپنے توشے دان میں سے عمدہ اور ردی کھجور بکھیرتے (معقول وغیر معقول بات کہتے) تو اس کی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

آنکھوں کا سمٹنا اور اس کی ناک کا چڑھنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ حملہ کرنے کے لئے داؤ لگا رہا ہے اور ایسا سکڑ کر بیٹھنے والا ہے جو عنقریب باع پھیلائے گا اور ایسا تیرانداز ہے جو تیروں کو درست کر رہا ہے۔

(ب):

کَہْل: ج کُہول "ادھیڑ عمر شخص۔ شطَّ شَطَطاً (ن) آگے بڑھ جانا، حد سے تجاوز کرنا۔ نَتْرُوا: نَثَرَ نثراً (ن) بکھیرنا، نثر میں کلام کرنا۔ العَجْوَۃ: عمدہ کھجور۔ النَّجْوَۃ: ردی کھجور، خراب کھجور۔ تَسامُخ: تَسامَخَ تَسامُخا (تفاعل) بلند ہونا، تکبر کرنا۔ مُخرَنْبِق: اِخرَنْبَقَ اِخرِنباقاً (اِحرنجم) (باب، ملحق برباعی مزید فیہ) داؤ لگانا۔ مُجْرَمِز: سکڑ کر بیٹھنے والا، اِجْرَمَزَ اِجْرِمَازاً (باب احرنجم) جست لگانے کے لئے سکڑ کر بیٹھنا۔ نَابِض: تیرانداز، نَبَضَ نَبْضا (ن) تیر پھینکنے کے لئے کمان کا چلہ کھینچنا۔ النِّضالُ: ناضَلَ مُناضلةً وَنِضالاً (مفاعلة) تیراندازی میں مقابلہ کرنا۔

س (۳۸) ص ۱۰۷

فتناجتِ الجماعَةُ فيما يُسبَر بِهِ قَلِيبُه. ويُعمَدُ فيهِ تقلِيبُهُ. فقال أحدُهُم: ذَرُوهُ فى حِصّتى. لأرْمِيَهُ بحَجَرِ قِصّتى. فإنّها عُضْلَةُ العُقَدِ. وَمِحَكُّ المُنتَقَدِ. فقلّدوهُ فى هذا الأمرِ الزَّعامَةَ. تقْليدَ الخوارِجِ أبا نَعامَةَ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں (ج) اور (تقليد الخوارج ابا نعامة) کا مفہوم واضح کیجئے۔

(الف) ترجمہ:

تو جماعت کے لوگوں نے اس چیز کے بارے میں سرگوشی کی جس کے ذریعے اس کے کنویں کی گہرائی کو ناپا جائے اور اس کے پلٹنے کا اندازہ کیا جائے تو ان میں سے ایک

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

نے کہا: کہ اس کو میرے حصے میں چھوڑ دو تا کہ میں اس پر اپنے واقعے کا پتھر پھینکوں کیوں کہ وہ نا قابل حل گتھی اور آزمائش کی کسوٹی ہے۔تو انہوں نے اس معاملے میں (قیادت) سپرد کر دی خوارج کے ابونعامہ کو قیادت کے سپرد کرنے کی طرح۔

(ب):

تَنَاجا تَنَاجِیاً (تفاعل) آپس میں سرگوشی کرنا۔ یَسْبَرْ: سَبَرَ سبراً (ن) جانچنا، گہرائی معلوم کرنا۔ قَلِیب: ج اَقْلِبَة، گہرا کنواں، مراد علم کی گہرائی، (باب ضرب) سے الٹنے پلٹنے کے معنیٰ آتے ہیں۔ ذَرُوْهُ: امر حاضر، وَذَرَ وَذْراً (ض) چھوڑنا۔ غَضْلَة: نا قابل حل، ج غضَل، عَضَلَ به الامر عضلاً (ن) معاملے کا سنگین ہونا۔ العُقَد: جمع عُقْدَةٍ گرہ۔ عضلة العقد نا قابل حل گتھی۔ مِحَکّ: یہ اسم آلہ کا صیغہ ہے، ج مَحَکَّات کسوٹی، کسی چیز کو پرکھنے کا آلہ، حَکَّ حَکّاً (ن) رگڑنا۔ قَلَّدوا: قَلَّدَ تقلیداً (تفعیل) قیادت سپرد کرنا۔

(ج):

الخَوَارِج: جمع خارجی، وہ مشہور فرقہ جس نے جنگ صفین کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغاوت کر کے خروج کیا تھا۔

ابانعامة: بنو تمیم کا مشہور شاعر اور بہادر سپاہی جس کا اصل نام قطری ہے جو شہر قطری کی طرف منسوب ہے، خوارج نے اس کو اپنا قائد بنالیا تھا اس کے گھوڑے کا نام نعامہ تھا، جنگ میں اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے اپنی کنیت ابونعامہ رکھ لیتا تھا۔

س (۳۹) ص ۱۱۰

فقال لهٗ: لقَدِ استَسْعَیتَ یَعْبُوباً. و استَنْقَیتَ أُسْکُوباً. و أعطیتَ القوسَ بارِیَها. أسْکَنْتَ الدّارَ بانِیَها. ثم فکّر رَیثَما استَجَمّ قریحتَهٗ. و استَدَرّ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لَقْحَتَهٗ. وقالَ: ألْقِ دَواتَکَ واقْرُبْ. وخُذْ أداتَکَ واکْتُبْ:ا اسْتَجَمَ قَرِيحَتَهٗ. واستَدَرَّ لَقْحَتَهٗ. وقالَ: ألْقِ دَواتَکَ واقْرُبْ. وخُذْ أداتَکَ واکْتُبْ: الکَرَمُ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيشَ سُعودِکَ يَزِينُ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں (ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ (قال لہ) کا قائل کون ہے؟

(الف) ترجمہ:

تو اس نے اس سے کہا: یقیناً تم نے تیز رفتار گھوڑے سے دوڑ لگوائی ہے، اور موسلا دھار بارش سے پانی طلب کیا ہے، اور کمان اس کے بنانے والی کو دی ہے، اور گھر میں اس کے معمار کو اتارا ہے، پھر اس نے اتنی دیر سوچا کہ وہ اپنی طبیعت کو جمع کرلے اور اپنی اونٹنی کا دودھ نکال لے (ذہن متوجہ کرلے) اور اس نے کہا کہ اپنی دوات درست کرو اور قریب ہو جاؤ اور اپنا قلم لو اور لکھو! سخاوت، اللہ تعالی آپ کی سعادت مندی کے لشکر کو ثابت قدم رکھے۔

(ب):

اِسْتَسْعَيْتَ: اِسْتَسْعا اِستِسعاءً ا (استفعال) دوڑ لگوانا، دوڑنے کو طلب کرنا۔

أسْکُوباً: ج أَسَاكِيبُ موسلا دھار بارش، جھڑی، سَکَبَ الماءُ سکوباً (ن) پانی بہانا۔

بَانِي: اسم فاعل، بنانے والا، ج بُناة، بَنیٰ بَنْيًا وبِناءً ا (ض) بنانا، تعمیر کرنا۔ رَيْثَمَا: رَيْثَ اتنی مقدار، جتنی مقدار، مقدار، وقت، وقت کی۔ مقدار کی تعیین مضاف الیہ سے ہوتی ہے۔ اِستَجَمَّ اِستِجاماً (استفعال) اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ اِستَدَرَّ اِستِدَاراً (استفعال) دودھ نکالنا۔ لِقْحَته: ج لِقَاح دودھ دینے والی اونٹنی، مراد ذہن ودماغ۔ يَزِينُ: زانهٗ زيناً (ض) آراستہ کرنا۔

(ج): قال کا قائل ابوزید سروجی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۴۰) ص ۱۱۳

أمَّکَ بظَنٍ حِرصُه یثِبُ. ومدَحَکَ بنُخَبٍ. مُهوزها تجِبُ. ومَرامُهُ یخِفُّ. وأواصِرُه تشِفُّ. وإطْراؤه یُجتَذَبُ. وملامُهُ یُجتنَبُ. وورَاءَهُ ضَفَفٌ. مَسّهُم شظَفٌ. وحصَهُمْ جنَفٌ. وعمّهُم قشَفٌ. وهوَ فی دمْعٍ یُجیبُ. وولَهٍ یُذیبُ. وهَم تَضیّفَ. وکمَدٍ نیّفَ. لمأمولٍ خیّبَ. وإهْمالٍ شیّبَ. وعدوٍ نَیّبَ. وهُدُوٍ تغیّبَ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھنے کے بعد بتائیں کہ یہ عبارت کس مقامے کی ہے؟ (ج) یہ بھی بتائیں کہ اس عبارت کا قائل کون ہے اور مخاطب کون ہے؟

(الف) ترجمہ:

اس نے تمھارا ارادہ ایسے خیال سے کیا ہے جسکی حرص اچھل رہی ہے، اور اس نے تمہاری تعریف ایسے منتخب الفاظ سے کی ہے جن کے معاوضے ثابت ہیں، اور اس کا مقصد ہلکا ہے، اور اس کے تعلقات زیادہ ہیں، اور اس کی مبالغہ آمیز تعریفوں کو حاصل کیا جاتا ہے، اور اس کی ملامت سے بچا جاتا ہے، اور اس کے پیچھے ایسا وسیع کنبہ ہے جس کو خستہ حالی لاحق ہے، اور ان پر ناانصافی طاری ہے، اور تنگ حالی ان پر پھیل گئی ہے، اور وہ آنسوؤں میں جواب دے رہا ہے، اور ایسا غم ہے جو پگھلا ئے دے رہا ہے، اور ایسے رنج میں مبتلا ہے جو مہمان بن گیا ہے (جم کر رہ گیا ہے) اور ایسا درد دل میں ہے جو بڑھ رہا ہے، ایسی امید کی وجہ سے جس نے ناکام بنا دیا ہے، اور ایسی بے توجہی کی وجہ سے جس نے بوڑھا بنا دیا ہے، اور ایسے دشمن کی وجہ سے جس نے دانت گاڑ دیے ہیں، اور ایسے سکون کی وجہ سے جو غائب ہو گیا ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

یَثِب: وَثَبَ یَثِبُ وَثباًو وثوباً (ض) اچھلنا، کودنا۔ نُخَب: جمع نُخبَۃ منتخب شئی، مراد منتخب الفاظ، نَخَبَ نَخباً (ن) انتخاب کرنا۔ مَرام: اسم مفعول، ج مَراماث، مقصد، غرض، رَامَہ رَوماً (ن) قصد کرنا۔ اَوَاصِر: جمع آصِرَۃ وسائل، تعلقات، رشتہ اَصَرَہ اصرا (ض) گرہ لگانا باندھنا۔ تَشِفّ: شَفَّ شَفّاو شفوفا (ض) زیادہ ہونا کم ہونا۔ یُجتَذَب: اِجتِذاباً (افتعال) حاصل کرنا۔ شَظَف: خستہ حالی، شَظِفَ شَظَفاً (س) بدحال ہونا، خستہ حال ہونا۔ جَنَف: ناانصافی، ظلم، جَنِفَ جَنفاً (س) ظلم کرنا، ناانصافی کرنا۔ ضَفَف: وسیع کنبہ، کثرت اولاد مع قلت مال، ضَفَّہ ضَفّاً (ن) جمع کرنا، بھیڑ کرنا۔ قَشَف: بدحالی، تنگدستی، قَشِفَ قشفاً (س) تنگ حال ہونا۔ یُجیب: وہ جواب دیتا ہے، اَجابَ اِجابَۃً (افعال) جواب دینا۔ وَلَہ: غم، وَلِہَ وَلهاً (س) بہت زیادہ رنجیدہ ہونا۔ یُذیب: اَذابَ اِذابَۃً (افعال) پگھلنا۔ تَضَیَّف: تَضَیُّفاً (تفعل) مہمان بنانا، مقیم ہونا۔ کَمَد: درد دل، سوزش باطن، کَمِدَ کمداً (س) دل رنجیدہ ہونا۔ نَیَّفَ الشی تَنْیِیفاً (تفعیل) زیادہ ہونا بڑھنا۔ نَیَّبَ تنییباً (تفعیل) دانت گاڑنا، دانتوں سے کاٹنا۔

یہ عبارت چھٹے مقامے کی ہے۔

(ج): اس عبارت کا قائل ابوزید سروجی ہے اور مخاطب مجلس والے ہیں۔

س (۴۱) ص ۱۱۵

غسانُ أسرَتیَ الصَمیمَۃْ	وسُروجُ تُربَتی القَدیمَۃْ
فالبَیتُ مثلُ الشَمسِ إش	راقاً ومنزِلَۃً جسیمَۃْ
والرَبْعُ کالفِردَوْسِ	مطیَبَۃً و مَنزَھَۃً وقیمَۃْ
واھاًلعیشٍ کانَ لی	فیھا ولذّاتٍ عَمیمَۃْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں
(ج) یہ بھی بتائیں کہ (واھا) نحوی اعتبار سے کیا ہے؟ اور کس موقع پر بولا جاتا ہے؟

(الف) ترجمہ:

تو اس نے کہا: قبیلہ غسان میرا خاندان ہے، اور سروج میرا قدیم وطن ہے۔ (پس وہاں میرا) گھر چمکنے اور بلند مرتبہ ہونے میں سورج کے مانند ہے۔ اور مقام پاکیزگی، صفائی و ستھرائی اور حیثیت میں جنت الفردوس کی طرح ہے۔ کیا خوب تھی وہ زندگی، اور بے پایاں لذّتیں جو مجھ کو اس میں حاصل تھیں۔

(ب):

الصَّمِيمَة: خالص اصلی، الصميم کا مؤنث ہے۔ جسيمة: اسم فاعل۔ مؤنث، زبردست، جَسُمَ جسامَةً (کرم) زبردست ہونا۔ مَطِيبَة: پاکیزگی، اچھائی طَابَ طِيباً (ض) اچھا ہونا، پاکیزہ ہونا۔ مَنزَهَة: صفائی، ستھرائی، نَزِهَ نَزاهَةً (س) صاف ستھرا ہونا۔ عَمِيمَة: صیغہ صفت مؤنث، بے حد، بے پایاں عَمَّ الشيُ عُموماً (ن) عام ہونا، پھیلنا۔

(ج):

واھاً کلمہ تعجب ہے جو گذری ہوئی چیز پر اشتیاق اور افسوس ظاہر کرنے کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ جیسے کیا خوب تھا، کتنا اچھا تھا۔

س (۴۲) ص ۱۱۹

ومـافيهم مَـنْ يـرْبَ الصَّـنيعَ	ولا مَـنْ يَشِـيدُ مـارَتَبَـهُ
فلا يُخدَعنكَ لُموعُ السَّرابِ	ولا تـأتِ أمـراً إذا مـا اشـتبَهْ
فكَمْ حـالِمٍ سـرّهُ حُلْمُهُ	وأدركَهُ الـرَّوْعُ لمّـا انتَبَهْ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کرتے ہوئے آخری شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

ان میں ایسے شخص نہیں ہوتے جو احسان کی پرورش کریں اور اپنی قائم کردہ شئی کو مضبوط کریں۔

چنانچہ تم کوریت کی چمک دھوکے میں نہ ڈالے، اور تم کوئی کام نہ کرو جبکہ وہ مشتبہ ہو۔

کیوں کہ بہت سے خواب دیکھنے والوں کو ان کے خواب نے خوش کیا اور ان پر گھبراہٹ طاری ہوگئی جب وہ بیدار ہوئے۔

(ب):

الصَّنِیعُ: احسان، صَنَعَ الیه المعروف صَنعاً (ف) احسان کرنا۔ یُشَیِّدُ: شَیَّدَ تَشْیِیداً (تفعیل) پختہ بنانا۔ لُمُوعٌ: چمک دمک، لَمَعَ لمعاً و لُموعاً (ف) چمکنا۔ اِشْتَبَهَ الشیئ اِشْتِباهاً (افتعال) مشتبہ ہونا۔ غیر واضح ہونا۔ حالِمٌ: خواب دیکھنے والا حَلَمَ حلماً (ن) خواب دیکھنا۔ الرَّوعُ: رَاعَ رَوعاً (ن) گھبرانا، ڈرنا، گھبرا دینا، ڈرا دینا۔ اِنْتَبَهَ انتِباهاً (افتعال) بیدار ہونا۔

ترکیب:

فا تعلیلیہ، کم خبریہ ممیز حالم تمیز، ممیز تمیز سے مل کر مبتدا، سرّ فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، خلمه مرکب اضافی ہو کر فاعل، سر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، ادرک فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(المقامة السابعة البرقعيدية)

البرقعیدیہ: یہ شہر برقعید کی طرف منسوب ہے، اس میں یائے نسبتی ہے، برقعید عراق میں شہر موصل سے بیس کوس کے فاصلے پر واقع ایک شہر ہے، جس کی طرف نسبت کر کے اس مقامے کا نام رکھا گیا البرقعیدیہ۔

اس مقامے میں ابوزید سروجی عیدگاہ میں چندہ کرتا ہے اور اس کے لئے ایک انوکھا اور مہذب طریقہ استعمال کرتا ہے، آپ نے کبھی ٹرین یا بس میں سفر کرتے وقت دیکھا ہوگا کہ ایک فقیر مرد یا عورت آتی ہے اور کارڈ تقسیم کر کے چلی جاتی ہے، پھر تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر اسے واپس لے جاتی ہے اور رقم وصول کرتی ہے۔

علامہ حریری نے اس مقامے میں اسی طریقے کو بیان کیا ہے۔

مقامے کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے کہ مجھے ایک مرتبہ شہر برقعید میں عید کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جب عیدگاہ لوگوں سے بھر گئی تو ایک اندھا شخص ایک بڑھیا کے سہارے کھڑا ہوا اور نہایت پست آواز میں سلام کیا، پھر اپنے تھیلے میں سے مختلف رنگوں سے لکھے ہوئے چند پرچے نکالے اور بڑھیا سے کہا: جس کو تم مالدار اور سخی سمجھو اس کو یہ پرچہ دیدو، چنانچہ بوڑھی عورت نے کارڈ تقسیم۔ کئے اور اس نے مجھے بھی ایک پرچہ دیا۔

جب میں نے اس پرچے کو دیکھا تو اس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے، جن میں بڑے دردناک انداز میں اپنی بے کسی، غربت اور فقر و فاقہ کو بیان کیا تھا، میرے دل میں ان اشعار کے کہنے والے کی ملاقات کا شوق پیدا ہوا، اور میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس تک پہونچنے کا ذریعہ بڑھیا ہی ہے، پس میں اس کی تاک میں لگ گیا کہ کہیں وہ میری نظروں سے غائب نہ ہو جائے، چنانچہ بڑھیا ایک ایک صف میں گھومی مگر اس کو کسی نے کچھ نہ دیا آخر کار وہ محرومی قسمت پر روتی ہوئی انا للہ پڑھتی ہوئی پرچے واپس لیکر بوڑھے کے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

پاس گئی مگر میرے پاس سے وہ پرچہ واپس لینا بھول گئی، بوڑھے نے اناللہ پڑھا اور کہا: تو دل کو تسلی دے اور اپنے پرچے کو شمار کر لے۔ بوڑھی نے کہا: میں نے انھیں شمار کیا تھا ایک پرچہ کم ہے وہ ضائع ہو گیا ہے۔ بوڑھے نے کہا: اری کمینی تیرا ناس ہو! کیا ہم شکار اور جال دونوں سے محروم رہیں گے؟ یہ تو مصیبت ہے، پس وہ اپنا پرچہ تلاش کرتی ہوئی میرے پاس آئی تو میں نے ایک درہم اور کچھ ریزگاری لے کر اس سے کہا: اگر تجھے اس درہم کی خواہش ہے تو تو اس سربستہ راز کو ظاہر کر دے، اور اگر تجھے بتانے سے انکار ہے تو ریزگاری لے اور چلتی بن۔ اسے درہم کا لالچ پیدا ہوا، کہنے لگی جو کچھ تم پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔

حارث کہتے ہیں، میں نے اس سے نابینا شخص اس کے وطن اور اشعار کہنے والے کے بارے میں معلوم کیا، بوڑھی نے جواب دیا: شیخ قبیلہ سروج کے رہنے والے ہیں اور انھوں نے ہی اشعار کہے ہیں، یہ کہہ کر اس نے درہم لیا اور تیزی سے نکل گئی۔ میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ یہ اشارہ شاید ابوزید کی طرف ہے۔ یہ خیال آتے ہی مجھے اس کی بینائی کے جاتے رہنے پر بڑا دکھ ہوا، عید کی نماز سے فراغت کے بعد میں اس سے ملا، اپنا تعارف کرایا، ایک کرتہ پیش کیا اور اسے کھانے پر مدعو کیا، کھانا سامنے آجانے کے بعد بوڑھے نابینا نے کہا: حارث! یہاں اور تو کوئی نہیں ہے؟ میں نے کہا بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے، تو اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں مجھے بہت خوشی ہوئی، مگر مجھے اس کی عجیب وغریب حرکت پر بڑا تعجب ہوا، اس سے پوچھا کہ آپ اندھا کیوں بنے؟ شیخ نے اشعار میں جواب دیا:

جب زمانہ اندھا بن گیا ہے (جو کہ ہمارا باپ ہے) کہ نااہلوں کو نوازتا ہے تو میں بھی اندھا بن گیا، اور اگر بیٹا باپ کے نقش قدم پر چلے تو اس میں کیا تعجب کی بات ہے۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: کہ صابون اور خلال لے کر آؤ، چنانچہ میں یہ چیزیں لینے مکان میں گیا، واپس آ کر دیکھا کہ بوڑھا بوڑھی کو لے کر فرار ہو گیا ہے، اس مقامے میں کل ستر ہ اشعار ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۴۳) ص ۱۲۱

لَقَـــدْ أصـــبحْتُ موقوذاً	بأوجــاعٍ وأوْجــالِ
ومَمْنُــوأ بمُختـــالِ	ومُختـــالٍ ومُغتـــالِ
وخَوَّانٍ مـــنَ الإخـــوانِ	قـــالٍ لـــی لإقلالی
وإعْمـــالٍ مـــنَ العُمّـــا	لِ فـــی تضْـــلیعِ أعْمـــالی

(الف) اشعار پر اعراب لگا کر با محاورہ ترجمہ کریں (ب) نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ اشعار کس مقامے میں آئے ہیں اور اس مقامے کا مختصر خلاصہ بھی تحریر فرمائیں (ج) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کیجئے اور بتائیں کہ (لقد) میں لام کیسا ہے؟

(الف) ترجمہ:

یقیناً میں خوفزدہ ہوگیا ہوں، تکلیفوں اور اندیشوں کی وجہ سے۔

اور آزمائش میں مبتلا ہوں تکبر کرنے والے، چالبازی کرنے والے، دھوکے سے حملہ کرنے والے اور ایسے دھوکے باز دوست کی وجہ سے جو مجھ سے میری مفلسی کی وجہ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔

اور حاکموں کی ایسی کارروائی کی وجہ سے جو میرے کاموں کو بگاڑنے کے سلسلے میں ہوتی ہے۔

(ب) یہ اشعار ساتویں مقامے میں آئے ہیں، اور اس کا خلاصہ ہم ماقبل میں بیان کر آئے ہیں۔

(ج):

مَوقوْذاً: اسم مفعول، ضرب خوردہ، وَقَذَہ وقذاً (ض) زور سے پیٹنا، کاری ضرب لگانا۔

أوْجاعٍ: جمع وَجعٍ، درد، تکلیف، وَجِعَ وَجعاً (س) تکلیف ہونا درد ہونا۔ أوجالٍ: جمع وَجَلٍ ڈر خوف، وَجِلَ وَجلاً (س) ڈرنا۔ مُختالٍ: متکبر، اِختالَ اِختیالاً (افتعال) غرور کرنا،

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اکثر نا۔ خَوّانٍ: بڑا دھو کے باز، بڑا خائن، خانَ خوناً و خیانةً (ن) خیانت کرنا۔ اِقلالی: اَقَلَّ الرجلُ اِقلالاً (افعال) مفلس ہونا۔ تَضلِیع: ضَلَّعَ تضلیعاً (تفعیل) بگاڑنا، ٹیڑھا کرنا۔

(لقد) میں لام تمہید اقسم کے لئے ہے۔

س (۴۴) ص ۱۲۳

و آبَتُ الی الشیخِ باکیةً للحِرمانِ. شاکیةً تحامُلَ الزمانِ. فقالَ: إنّا للهِ. و أفَوِّضُ أمری الی اللهِ. ولا حولَ ولا قوّةَ إلا باللهِ. ثم أنشَدَ:

لَمْ یبْقَ صافٍ ولا مُصافٍ ولا مَعینٌ ولا مُعِینٌ

وفی المَساوی بَدا التّساوی فلا أمینٌ ولا ثَمینٌ

ثُمّ قالَ لها:

مَنّی النفسَ وعِدیها واجْمَعی الرِّقاعَ وعُدّیها

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق لکھیں۔

(الف) ترجمہ:

اور بوڑھے کی طرف لوٹ گئی محرومی پر روتے ہوئے، اور زمانے کے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے، تو بوڑھے نے کہا: انا للہ اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر اللہ کے ذریعہ، پھر اسنے اشعار پڑھے:

نہ کوئی مخلص باقی رہا اور نہ ہی مخلصانہ دوستی کرنے والا۔

برائیوں میں برابری ظاہر ہوگئی، چنانچہ نہ تو کوئی امانت دار موجود ہے اور نہ ہی کوئی بیش قیمتی انسان۔

پھر اس نے کہا:

جی کو تسلی دے لے اور اس کو دلاسا دلا، پرچوں کو جمع کرلے اور ان کو شمار کر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(ب):

حرمان: محرومی، حَرَمَه حِرماناً (ض) محروم رکھنا، محروم کرنا، کسی چیز سے روکنا۔ شاكِيَةٌ: اسم فاعل، شکوہ کرنے والی، شَكَاهُ الى فلانٍ بكذا شِكايَةً (ن) شکایت کرنا۔ تَحامُل: ظلم، زیادتی تَحامَلَ تحامُلاً (تفاعل) ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔ اُفَوِّض: مضارع واحد متکلم فَوَّضَ تفويضاً (تفعیل) سپرد کرنا۔ صافٍ: مخلص، صَفا صفواً و صَفاءً (ن) خالص ہونا، مخلص ہونا۔ مُصافٍ: مخلصانہ دوستی کرنے والا، صافاهُ مُصافاةً (مفاعلہ) خالص دوستی کرنا۔ مَعِين: یہ اسم ظرف ہے بمعنیٰ چشمہ عَانَ الماءُ عَيناً (ض) پانی کا جاری ہونا، بہنا۔ مُعِين: اسم فاعل مددگار، أعانَهُ إعانَةً (افعال) مدد کرنا۔ مَساوِی: جمع مَساءَةٍ، برائی، ساءَ سوءً أو مَساءً (ن) برا ہونا۔ ثَمين: اسم فاعل، قیمتی، بیش قیمت، مراد بیش قیمت انسان، باب کرم سے، قیمتی ہونا۔ مَنّي: امر واحد مؤنث حاضر، مَنّى تَمْنِيَةً (تفعیل) تسلی دینا۔

س (۴۵) ص ۱۲۷

فلمّا استحْلَسَ وُكْنَتي. وأحضرْتُه عُجالَةَ مُكْنَتي. قال لي: يا حارِثُ. أمَعَنا ثالِثٌ؟ فقلتُ: ليسَ إلا العَجوزُ. قال: ما دونَها سِرٌّ محجوزٌ. ثمّ فتَحَ كريمَتَيْهِ. ورأرأ بتوْأمَتَيْهِ. فإذا سِراجا وجْهِهِ يقِدانِ. كأنّهما الفرْقدانِ. فابْتَهَجْتُ بسَلامَةِ بصرِهِ. وعجِبْتُ من غرائِبِ سِيَرِهِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) مخطط الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں

(ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ (وكنة) سے مراد کیا ہے؟

(الف) ترجمہ:

پس جب اس نے میرے مکان میں نشست بنالی، اور میں اس کے پاس اپنی

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

طاقت بھر جلدی میں تیار کیا ہوا کھانا لے آیا تو اس نے مجھ سے کہا: کہ حارث! کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہے؟ تو میں نے کہا بڑھیا کہ علاوہ کوئی بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا: اس پر تو راز چھپا ہوا نہیں ہے۔ پھر اس نے اپنی دونوں آنکھوں کو کھول دیا اور اپنی دونوں پتلیوں کو گھمایا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے چہرے کے دونوں چراغ روشن ہیں گویا کہ وہ دو روشن ستارے ہیں تو مجھے اس کی آنکھوں کی سلامتی پر خوشی ہوئی اور اس کی عجیب وغریب عادتوں سے تعجب ہوا۔

(ب):

اِسْتَحلَسَ اِستِحلاساً (استفعال) حلس یعنی ٹاٹ پر بیٹھنا، نشست بنانا۔
حِلْس: ج اَحلاس ٹاٹ کی قسم کا فرش۔ وُکْنَة: ج وُکَن آشیانہ، گھونسلہ۔ عُجَالَة: ہر جلدی میں تیار کی ہوئی چیز۔ عَجِلَ عَجَلاً (س) جلدی کرنا۔ مَخجُوز: روکا ہوا، چھپایا ہوا، حَجَزَ حَجزاً (ن،ض) روکنا، چھپانا، محفوظ کرنا۔ کَرِیمَة: ج کَرائِم، ہر عضو شریف، مثلاً آنکھ، کان، ناک وغیرہ۔ الفرقَدانِ: تَثنیة فرقَدٍ، قطب شمالی کے قریب روشن دو ستارے۔ اِبتَهَجتُ: اِبتَهَجَ اِبتِهاجاً (افتعال) خوش ہونا۔
(وکنة) سے مراد مکان، منزل، گھر۔

س (٤٦) ص ١٢٩

فنهضتُ فيما أمَرَ. لأذرَإ عنه الغمَر. ولم أهِمْ الى أنهُ قصَدَ أنْ يَخدَعَ. بإذخالي المخدَعَ. ولا تظنّيتُ أنهُ سخِرَ من الرّسولِ. في استِدْعاء الخِلالةِ والغسولِ. فلمّا غدَتْ بالمُلتَمسِ. في أقرَبِ من رجعِ النّفسِ. وجدْتُ الجوَّ قد خلا. والشّيخَ والشّيخَةَ قد أجفَلا.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

(الف) ترجمہ:

حارث نے کہا: تو میں اس چیز کے لئے اٹھا جس کا اس نے حکم دیا تھا، تا کہ اس سے بوئے دہن دور کروں، اور مجھے خیال بھی نہ آیا کہ اس نے مجھ کو گھر میں داخل کرنے کے ذریعے دھوکہ دینے کا ارادہ کیا ہے اور میں نے گمان بھی نہ کیا کہ اس نے قاصد سے خلال اور دھونے کی چیز طلب کر کے مذاق کیا ہے، پس جب میں فرمائش کی ہوئی چیز کو لیکر لوٹا سانس کے لوٹنے سے بھی کم وقت میں تو میں نے فضا کو پایا کہ وہ خالی ہو چکی تھی، اور بوڑھا اور بڑھیا دونوں بھاگ چکے تھے۔

(ب):

أَدْرَأَ: مضارع واحد متکلم، دَرَأَ دَرْءاً (ف) دور کرنا۔ الغَمَرْ: ج غُمور بوئے دہن، منہ کی بو جو کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے، خاص طور سے گوشت کھانے کے بعد۔ لَمْ أَهِمْ: مجھے خیال نہیں ہوا، وَهَمَ اليه وَهماً (ض) خیال ہونا۔ لا تَظَنَّيتُ: ماضی منفی واحد متکلم، میں نہیں سمجھا، تَظَنّیٌ (تفعل) گمان کرنا۔ سَخِرَ سَخراً و سخوراً (س) مذاق کرنا، ہنسنا۔ مُلْتَمَس: اسم مفعول، فرمائش کی ہوئی چیز، اِلتَمَسَ اِلتِماساً (افتعال) فرمائش کرنا۔ خَلَا خلوّاً (ن) خالی ہونا، فارغ ہونا۔ اَجْفَلَا: اَجفَلَ اِجفالاً (افعال) بھاگ جانا، رفو چکر ہونا۔

آٹھویں مقامے معریہ کا خلاصہ

اس مقامے میں حارث ابن ہمام نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس میں ایک بوڑھے اور لڑکے کا فرضی مقدمہ تیار کیا ہے بوڑھا مدعی ہے اور لڑکا مدعیٰ علیہ۔ اور اس میں دونوں نے ایسے جملے استعمال کیے ہیں جو ذوجہتین ہیں۔

واقعہ تو صرف اتنا ہے کہ ایک بوڑھے سے ایک لڑکے نے سوئی مانگی، اس سوئی کا ناکہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لڑکے سے ٹوٹ گیا، بوڑھے نے لڑکے سے کہا: یا تو اس جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔ قیمت نہ ہونے کی وجہ سے لڑکے نے اپنی سلائی بوڑھے کے پاس رکھ دی، مگر دونوں میں جھگڑا پھر بھی ختم نہ ہوا دونوں مقدمہ معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس لے گئے۔ اولا بوڑھے نے اپنا دعویٰ پیش کیا اور اس میں ایسے الفاظ استعمال کیے جو باندی پر بھی منطبق ہو سکتے ہوں اور سوئی پر بھی۔ چنانچہ کہا کہ:

اس لڑکے نے میری ایک مملوکہ اپنی کسی ضرورت کے لئے عاریۃً لی تھی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس سے طاقت سے زیادہ کام نہیں لے گا۔ چنانچہ اس نے اس میں اپنا سامان داخل کیا اور بہت دیر تک اس سے نفع حاصل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے مفضاۃ بنا دیا یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا، اب اس کی اتنی کم قیمت دیتا ہے کہ میں اس پر خوش نہیں ہوں اور میں اپنی غربت کی وجہ سے اس کو معاف کرنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔ تو مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کا ناکہ توڑنے کا ہے مگر الفاظ باندی پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔

اب لڑکے نے جواب میں جو دعویٰ بیان کیا ہے اس میں بھی اس نے ایسے الفاظ استعمال کیے جو غلام پر بھی منطبق ہو سکتے ہوں اور سلائی پر بھی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ: بڑے میاں اپنے دعوے میں بالکل سچے ہیں، اب رہا اس کو مفضاۃ بنانے کا مسئلہ، سو وہ غلطی سے ہو گیا ہے میں نے نقصان کے بدلے اپنا ایک ایسا مملوک بوڑھے کے پاس رہن رکھ دیا ہے جو عجیب و غریب صفات کا حامل ہے۔ بات تو صرف سلائی کی ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے بوڑھے کے پاس رکھی، لیکن الفاظ ایسے ہیں کہ وہ غلام پر بھی صادق آ رہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے، قاضی صاحب کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ معاملہ کیا ہے تو دونوں سے کہا: یا تو معاملہ کی صحیح وضاحت کرو ورنہ پھر یہاں سے چلے جاؤ چنانچہ لڑکا آگے بڑھا اور اس نے سات شعروں میں وضاحت کی۔ کہا۔ میں نے بڑے میاں سے کپڑا سینے کے لئے سوئی لی تھی دھاگہ کھینچتے وقت اس کا ناکہ میرے ہاتھ سے ٹوٹ گیا اب میں بڑے میاں کو قیمت دیتا ہوں مگر وہ کہتے ہیں یا تو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

اس جیسی سوئی لاؤ یا پھر اچھی قیمت ادا کرو۔ اور اس نے میری سرمہ کی سلائی اپنے پاس بطور رہن رکھ لی ہے۔ جس کی وجہ سے میری آنکھ بے سرمہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو رہی ہیں۔ میرے اندر اتنی گنجائش نہیں ہے کہ سلائی کو چھڑا سکوں۔ اب بڑے میاں اٹھے اور دو شعروں میں انھوں نے اپنی حالت بیان کی۔ اور کہا اگر گنجائش ہوتی تو میں اسے معاف کر دیتا۔ اس کی سلائی اسے واپس کر دیتا لیکن میری مالی حالت اس سے بھی پتلی ہے پس ہم دونوں کی حالت مالی کمزوری کے اعتبار سے برابر ہے اس لئے آپ ہم پر نظر کیجئے ہمارا فیصلہ کیجئے اور ہم پر نظر کرم فرمائیں۔ قاضی نے دونوں کا بیان سنا تو دونوں کی فصاحت سے بڑا متاثر ہوا اور ایک دینار نکال کر کہا یہ لو۔ اسے تقسیم کر لو اور جھگڑا ختم کرو بوڑھے نے دینار ایک دم سے اچک لیا اور بولا قاضی نے ہم پر جو یہ احسان کیا ہے تو آدھا اس میں میرا ہے اور دوسرا آدھا جو تیرا حصہ ہے وہ بھی میرا ہو گیا سوئی کے تاوان میں اور میں اس میں حق بجانب ہوں لہٰذا اپنی سلائی لو اور جھگڑا ختم کرو لڑکے کو سلائی کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔ لڑکے کو بوڑھے کی اس حرکت سے غم ہوا قاضی نے لڑکے کے غم کو دور کرنے کے لئے مزید چند درہم دیئے اور کہا جاؤ آئندہ اس قسم کے مقدمات لے کر کچہری میں نہ آنا کیوں کہ میرے پاس تاوان کے لئے دیناروں کی تھیلی نہیں ہے چنانچہ دونوں خوشی خوشی تعریف کرتے ہوئے روانہ ہو گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ فریب تھا اس لئے انھیں دوبارہ بلایا اور کہا تم مجھ سے اپنا واقعہ صحیح بیان کرو تمھیں کچھ نہیں کہا جائے گا چنانچہ بوڑھے نے آگے بڑھ کر سات شعروں میں کہا:

میں ابو زید سروجی ہے یہ میرا بیٹا ہے نہ تو اس نے میری سوئی لی ہے اور نہ میں نے اس کی سلائی رہن رکھی ہے اس طرح کا فریب کر کے میں لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں۔ قاضی صاحب نے اسے تنبیہ کی اور کہا آئندہ حاکموں کے ساتھ اس طرح کی دھوکہ بازی نہ کرنا حاکموں کی طاقت سے ڈرنا چاہئے کیوں کہ حاکم معاف نہیں کرتا پس ابو زید قاضی سے آئندہ دھوکہ نہ دینے کا وعدہ کر کے اس طرح رخصت ہوا کہ مکاری اس کی پیشانی سے ٹپک رہی تھی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۴۷) ص ۱۳۰

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بنُ هَمَّامٍ۔قَالَ رَأَيتُ مِنْ أَعَاجِيبِ الزَّمَانِ أَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ إِلَى قَاضِي مَعَرَّةِ النُّعْمَانِ أَحَدُهُمَا . . . قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الأَطْيَبَانِ وَالآخَرُ كَأَنَّهُ قَضِيبُ الْبَانِ.

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔ (ج) نیز (معرۃ النعمان) کا مصداق متعین کر کے یہ بتائیں کہ یہ عبارت کس مقامہ کی ہے۔

(الف) ترجمہ:

حارث بن ہمام نے خبر دی: انہوں نے کہا کہ میں نے عجائبات زمانہ میں سے یہ بات دیکھی کہ دو جھگڑنے والے شہر معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس آئے ان میں سے ایک ایسا تھا جس کی دونوں اچھی چیزیں جا چکی تھیں (خواہش طعام اور شہوت نفس ختم ہو گیا تھا) اور دوسرا ایسا جیسے درخت بان کی شاخ (یعنی نو جوان آدمی)۔

(ب):

أَطْيَبَانِ، تثنیہ: دو عمدہ چیزیں = مراد۔ خواہش طعام اور خواہش جماع ان دونوں چیزوں سے کنایہ ہے بڑھاپے کا آ جانا۔ واحد، أَطْيَب طَابَ الشَّئ طِيباً (ض) کسی چیز کا خوشگوار ہونا۔ قَضِيبٌ جمع قُضْبَانٌ۔ قَضَبَهُ قَضْبًا (ض) کاٹنا، أَلْبَانَ واحد بَانَةٌ ایک لمبا درخت جس کے پتے بید کے پتوں جیسے ہوں۔

(ج):

معرۃ: شہر، اور نعمان ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے دامن میں شہر معرہ واقع ہے یہ عبارت آٹھویں مقامہ کی ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

س (۴۸) ص ۱۳۴

اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الحَرَامِ وَمَنْ ضَمَّ مِنَ النَّاسِلِيْنَ خَيْفُ مِنًى
لَوْ سَاعَفَتْنِيْ الأَيَّامُ لَمْ تَرَنِيْ مُرْتَهِناً مِلْئَةَ الَّذِيْ رَهَنَا
وَلَا تَصَدَّيْتُ اَبْتَغِيْ بَدَلاً مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا
لٰكِنْ قَوْسَ الخُطُوْبِ تَرْشُقُنِيْ بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کیجئے۔ (ب) خط زدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کیجئے۔ اور دوسرے شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(الف) ترجمہ:

(۱) میں مزدلفہ اور ان حاجیوں کی قسم کھاتا ہوں جن کو وادیٔ منیٰ کی مسجد خیف اکٹھا کرتی ہے۔ (۲) اگر زمانہ میرا ساتھ دیتا تو تم مجھے اس کی اس سلائی کو رہن رکھتے ہوئے نہ دیکھتے، جو اس نے رہن رکھی ہے۔ (۳) اور نہ میں اس سوئی کا بدل حاصل کرنے کی کوشش کرتا جو اس نے خراب کردی ہے اور نہ قیمت (۴) لیکن حوادثات کی کمان مجھ پر ادھر اُدھر سے مہلک تیر پھینک رہی ہے۔

(ب):

اَلْمَشْعَرُ الحَرَامِ: مزدلفہ۔ بمعنی قابل عظمت مقام، مَشْعَرْ حج ادا کرنے کی جگہ جمع مَشَاعِرُ الحرام: لائق احترام جگہ۔ خَيْف: مقام منیٰ میں ایک مسجد کا نام۔ سَاعَفَتْ: اس نے ساتھ دیا: سَاعَفَهُ مُسَاعَفَةً (مفاعلت) ساتھ دینا۔ مُرْتَهِن: جس کے پاس رہن رکھا جائے ارتھنه (افتعال) بطور رہن رکھنا۔ تَصَدَّيْتُ: میں نے کوشش کی، تَصَدِّی تَصَدِّيًا (تفعل) کوشش کرنا۔ غَالَ: خراب کرنا، غَالَ غَوْلًا (ن) ہلاک کرنا، ضائع کرنا۔ خُطُوْب: حوادثات، پریشانیاں واحد خَطْب۔ تَرْشُقُ رَشَقَهُ رَشْقًا (ن) تیر مارنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

مُضمِیات: واحد مُضمِیة، ہلاک کردینے والا تیر۔ أضمی اضماءً (افعال) تیر سے ہلاک کرنا۔

(ج):

ترکیب: لو، حرف شرط، ساعفت، فعل، نون وقایہ، ی ضمیر مفعول بہ، الأيام فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط لَم یرَ فعل، نون وقایہ، ی ضمیر ذوالحال مُزتَہِنًا اسم فاعل با عل مِیلَه مرکب اضافی ہو کر موصوف الّذی اسم موصول رھن، فعل با فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ محذوف الّذی: اسم موصول جملہ خبریہ ہو کر صلہ اسم موصول صلہ سے مل کر صفت مِیلَه، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مُزتَہِنًا: اسم فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال: ذوالحال۔ حال سے مل کر مفعول بہ لَم ترَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ۔

س (۴۹) ص ۱۳۷

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ لِلّٰهِ دَرُّکَ فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْکَ وَوَاهاً لَکَ لَوْ لَا خِدَاعٌ فِیْکَ وَاِنِّیْ لَکَ لَمِنَ الْمُنْذِرِیْنَ وَعَلَیْکَ مِنَ الْحَذِرِیْنَ فَلَا تُمَاکِرْ بَعْدَهَا الْحَاکِمِیْنَ وَاتَّقِ سَطْوَةَ الْمُتَحَکِّمِیْنَ فَمَا کُلُّ مُسَیْطِرٍ یُقِیْلُ وَلَا کُلَّ أَوَانٍ یُسْمَعُ الْقِیْلُ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔ (ج) فَلَا تُمَاکِرْ بَعْدَهَا) میں ہا ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

(الف) ترجمہ:

تو اس سے قاضی نے کہا کہ اللہ ہی کے لئے ہے تیرا کمال کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور بہت خوب ہے تو! اگر نہ ہو تجھ میں مکاری۔ اور میں تجھے آگاہ کرنے والوں میں سے ہوں! اور تیری فکر رکھنے والوں میں سے ہوں، اس

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

لئے تو اس واقعہ کے بعد حاکموں کے ساتھ دھوکہ نہ کر، اور خود مختار لوگوں کی طاقت سے ڈر کیونکہ ہر صاحب اقتدار معاف نہیں کرتا، اور نہ ہر وقت بات سنی جاتی۔

(ب):

دَرّ: خوبی، کمال، دَرَّ الْحَیَوَانُ دَرًّا (ن) تھن میں دودھ زیادہ ہونا۔ مَا أَعْذَبَ: فعل تعجب: عَذُبَ عُذُوبَةً (ک) شیریں ہونا۔ نَفَثَات: واحد نَفْثَة، منہ سے نکلے ہوئے جھاگ مجازاً کلمہ کو کہتے ہیں، نَفَثَ نَفْثًا (ن) منہ سے جھاگ نکالنا تھوک نکالنا۔ فِیْکَ اَیْ فَمِکَ: خِدَاع: مکاری، دھوکہ دہی، خَادَعَ مُخَادَعَةً وَ خِدَاعًا (مفاعلت) دھوکا دینا۔ حَذِرِیْنَ: واحد حَذِرٌ صفت مشبہ فکر رکھنا۔ فَلَا تُمَاکِرْ: دھوکہ مت کر، مَاکَرَہٗ مُمَاکَرَةً (مفاعلت) دھوکا دینا۔ سَطْوَة: غلبہ طاقت وقوت، سَطَا سَطْوًا (ن) غالب ہونا۔ یُقِیْلُ: اَقَالَ اِقَالَةً (افعال) معاف کردینا۔ اَوَان: وقت موسم جمع آوِنَة۔ قِیْلَ: مصدر، بات، قول، قَالَ قَوْلًا وَ قِیْلًا (ن) کہنا، بولنا۔

(ج):

(فلاتماکر بعدها) میں ہاء ضمیر کا مرجع وہ واقعہ ہے۔
جو ابوزید سروجی اور اسکے لڑکے کے درمیان چل رہا تھا۔

نویں مقامے اسکندریہ کا واقعہ

اس مقامے میں ابوزید سروجی نے قاضی کو دھوکہ دیکر رقم وصول کی ہے حارث کہتے ہیں کہ میں ایک دن اسکندریہ کے حاکم کے پاس بیٹھا تھا کہ کچھ صدقہ کا مال غریبوں پر تقسیم کرنے کے لئے لایا گیا اسی وقت ایک بچوں والی عورت ایک بدصورت شخص کو لیکر قاضی صاحب کی عدالت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میں ایک معزز اور خوشحال خاندان سے تعلق رکھتی ہوں میرے بڑے بڑے مالدار اور باعزت گھرانوں سے رشتہ آئے مگر

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میرے والد نے یہ کہکر سب کو انکار کر دیا کہ میں نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح کسی صاحب ہنر سے کروں گا یہ صاحب آئے اور انہوں نے قسم کھا کر میرے والد سے کہا کہ میں صاحب ہنر ہوں آپ کی شرط پر پورا اترتا ہوں اس لئے آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیں میں موتیوں کا ہار بناتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلے کے بدلہ اسے فروخت کرتا ہوں میرے والد کو اسکی چکنی چپڑی باتوں سے دھوکہ لگا اور تحقیق حال کے بغیر ہی میری شادی اس کے ساتھ کر دی میرے والد نے جہیز میں کافی سامان دیا جب میں اسکے پاس آ گئی تو دیکھا معاملہ بالکل الٹا ہے یہ نہایت سست اور نکما آدمی ہے کسی کام کا نہیں۔ اب اس نے میرے جہیز کا سارا سامان ہی بیچ ڈالا۔

حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ میں اور میرا یہ بچہ دونوں میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے اور نہ ہی شدت بھوک کی وجہ سے بچہ کا آنسو تھمتا ہے، اب میں اس سے کہتی ہوں کہ اپنے ہنر سے کما کر لاؤ تو یہ کہتا ہے کہ میرا ہنر کساد بازاری کا شکار ہو گیا ہے اسکی قدر و قیمت ختم ہو چکی ہے اس لئے میں مجبور ہوں اب میں اسے آپ کے پاس کھینچ کر لائی تا کہ آپ صورت حال کی تحقیق فرماں کر ہمارے درمیان فیصلہ کر دیں، قاضی صاحب نے شوہر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ صحیح بات بتاؤ ورنہ میں تمہیں قید کرنے کا حکم دونگا، تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اکتیس (۳۱) اشعار میں اپنی طرف سے بیان صفائی دی جس کا خلاصہ یہ ہے میں نے اس کے والد کو دھوکہ نہیں دیا میں نے اس کے والد سے کہا تھا کہ میں ادیب ہوں عمدہ موتی اشعار نظم کرنا چاہتا ہوں کہ ایک زمانہ میں یہ میرا ذریعہ معاش تھا اس کے والد نے سمجھا کہ میں موتیوں سے گلے کے ہار بناتا ہوں اور آپکو معلوم ہے کہ اب ادب کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ادب کے سکّے بازاری زندگی میں کھوٹے ہو چکے اس لئے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا لہٰذا آپنے جیسے عورت کے بیان پر توجہ دی ہے میرے بیان پر بھی توجہ دیجئے اور مناسب

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

فیصلہ فرمائیں قاضی صاحب نے اس کے دردناک اشعار سنے اور ان پر فریفتہ ہو گئے پھر عورت کی طرف متوجہ ہو کر کہا دیکھ تیرے شوہر نے اصل بات بتادی ہے اور موتی پرونے کا مصداق بھی بیان کر دیا ہے واقعتاً تیرا شوہر خستہ حال ہے اسلئے تو صبر کر کے اپنے گھر واپس جا اور اپنے شوہر کو معذور سمجھ قاضی صاحب نے دونوں کو صدقہ کے مال سے ایک مٹھی درہم دیئے درہم لیکر وہ دونوں خوشی خوشی روانہ ہو گئے۔

حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ میں قاضی صاحب کی عدالت میں آتے ہی جان گیا تھا کہ وہ ابوزید ہے مگر میں مصلحتاً خاموش رہا ابوزید کے چلے جانے کے بعد میں نے قاضی صاحب سے کہا کہ اگر کوئی اس کی حقیقت حال معلوم کر کے ہمیں بتادے تو کیا ہی اچھا ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب نے ایک معتمد آدمی اس کے پیچھے دوڑایا وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آیا اور کہا جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا ہے وہ تالیاں بجا بجا کر گا رہا ہے اور ناچ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اگر حاکم اسکندریہ کہ بجائے کوئی دوسرا ہوتا تو میں ایک بے حیا اور چالاک عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا قاضی صاحب کو یہ بات سن کر اتنی ہنسی آئی کہ انکی ٹوپی گر گئی اور کہا اے اللہ میری قید کو اہل ادب کے لئے حرام کر دے۔ پھر معتمد سے کہا انہیں بلا کر لاؤ وہ گیا مگر وہ دور جا چکا تھا اس لئے نہیں مل سکا، قاضی صاحب نے کہا اگر وہ میرے پاس آجاتا تو میں اسکو ایسی عمدہ چیز دیتا جس کا وہ مستحق ہے، حارث کہتے ہیں کہ جب میں نے قاضی صاحب کے اس کی طرف میلان کو دیکھا تو مجھے ابوزید کے چلے جانے پر افسوس ہوا۔

س (۵۰) ص ۱۳۸

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوَی الْاِكْتِسَابِ اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَابَیْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ اَخُوْضُ الْغِمَارَ لِاَجْنِیَ الثِّمَارَ وَاَقْتَحِمُ الْاَخْطَارَ لِکَیْ اُدْرِکَ الْاَوْطَارَ وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاهِ الْعُلَمَاءِ وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَا

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الحُكَماءِ أنّهُ يَلزَمُ الأدِيبَ الأرِيبَ إذا دَخَلَ البَلَدَ الغرِيبَ أن يَستَمِيلَ قَاضِيَهُ وَيَستَخلِصَ مَرَاضِيَهُ لِيَشتَدَّ ظَهرُهُ عِندَ الخِصَامِ۔

(الف) اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (ب) نشان زدہ الفاظ کی لغوی وصرفی تحقیق کریں۔

(ج) نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ عبارت کس مقامہ کی ہے اور اس مقامہ کا خلاصہ بھی تحریر کریں۔

(الف) ترجمہ:

حارث بن ہمام نے کہا کہ مجھے جوانی کی مستی اور کمانے کی خواہش نے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں شہر فرغانہ کے درمیان گشت کروں اور گہرے پانیوں میں پھل توڑنے کے لئے داخل ہوں اور ضرورتیں پوری کرنے کے لئے خطرہ مول لوں: حالت یہ تھی کہ میں نے علماء کی زبانوں سے اخذ کیا تھا۔ اور دانش مندوں کی وصیتوں میں سے یہ امر حاصل کیا تھا کہ عقل مند ادیب کو چاہئے کہ جب وہ اجنبی شہر میں جائے تو اس کے قاضی کو اپنا لے۔ اور اس کی خوشنودیاں مخصوص کر لے تا کہ اسکی پیٹھ جھگڑے کے وقت مضبوط رہے۔

(ب):

طَحَا طَحْواً: (ن) لے جانا۔ مَرَحٌ: مستی، خوشی، مَرِحَ مَرَحاً (س) خوشی سے جھومنا۔ جُبتُ: جَابَ البِلَادَ جَوْباً (ن) سیر وسیاحت کرنا، گشت کرنا۔ أخُوضُ: خَاضَ المَاءَ خَوضاً (ن) گھسنا، داخل ہونا۔ غِمَارٌ: واحد غَمْرَةٌ بہت سا پانی مجازاً دریا کو کہتے ہیں۔ غَمَرَ المَاءُ غَمَارَةً (ک) پانی کا چڑھنا۔ اِقتَحَمَ الأخطَارَ (افتعال) خطرہ مول لینا۔ لَقِفتُ لَقِفَهُ لَقَفاً (س) اچکنا، جلدی سے اخذ کرنا۔ ثَقِفتُ ثَقِفَ ثَقفاً (س) پالینا۔ يَستَمِيلُ اِستَمَالَ اِستِمَالَةً (استفعال) اپنانا، مائل کرنا۔

(ج):

یہ عبارت نویں مقامہ کی ہے، اور اس مقامہ کا خلاصہ ہم ماقبل میں بیان کر آئیں ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

دسویں مقامے "رحبیہ" کا خلاصہ

اِس مقامے میں ابوزید اپنے بیٹے کے قتل کا الزام، ایک نہایت خوبصورت، حسین و جمیل لڑکے پر لگاتا ہے۔ فیصلہ کے لیے دونوں حاکمِ شہر کے پاس جاتے ہیں۔ مدعی کے پاس دو گواہ نہ ہونے کی صورت میں، مدعیٰ علیہ سے قسم لی جاتی ہے؛ چنانچہ ابوزید سروجی نے اپنی طرف سے قسم کے الفاظ مرتب کیے ہیں۔ ان الفاظ کے ذریعہ لڑکا قسم کھانے سے انکار کرتا ہے۔ پھر آخر میں حاکم کی امرد پرستی اور اس کو نصیحت ہے۔

واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے: حارث کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ عراق کے مشہور شہر "رحبہ" گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھے نے ایک نہایت حسین و جمیل لڑکے کی آستین پکڑ رکھی ہے اور یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اس لڑکے نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے، جب کہ لڑکا اس کا انکار کرتا ہے۔ دونوں کے درمیان جھگڑا اتنا بڑھ گیا کہ لوگ جمع ہو گئے۔ بالآخر دونوں حاکمِ شہر کے پاس فیصلے کے لیے گئے، حاکمِ شہر امرد پرست تھا۔ وہ لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں سے زیادہ محبت کیا کرتا تھا؛ اس لیے اس نے جو لڑکے کو دیکھا، تو اس کی خوبصورتی پر عاشق ہو گیا، اب بوڑھا اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے، حاکم نے لڑکے سے تصدیق چاہی، تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا: یہ مجھ پر سراسر الزام اور بہتان ہے، حاکم نے کہا: بوڑھے! اگر تمہارے پاس دو عادل گواہ ہوں، تو پیش کرو؛ ورنہ پھر اس لڑکے سے قسم لے لو۔ بوڑھے نے کہا: میرے پاس گواہ نہیں ہیں؛ کیوں کہ اس نے میرے لڑکے کو تنہائی میں قتل کیا ہے، وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں تھا؛ اس لیے میں اسے قسم کھلاؤں گا اور قسم کے الفاظ وہ ہوں گے جو میں بتاؤں۔ حاکم نے کہا: ٹھیک ہے؛ چنانچہ بوڑھے نے قسم کے لیے نہایت سخت الفاظ تلقین کیے۔ لڑکے نے جواب دیا: میں ان الفاظ سے قسم ہرگز نہیں کھاسکتا، میں ایسی قسم کے مقابلے میں قصاص کو ترجیح دیتا ہوں۔ بوڑھا اپنے ایجاد کردہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

الفاظ پر بضد تھا۔ جھگڑا بڑھتا گیا، گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی؛ فیصلہ کی کوئی شکل نہیں بنی۔ اِدھر لڑکا اپنی ضد اور ہٹ کے دوران اپنی اَداؤں اور چٹک مٹک سے حاکم کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور اشاروں سے یہ کہہ رہا تھا: کہ اگر حاکم اُسے چھڑا دے گا، تو وہ بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے تیار ہوگا۔ حاکم کے دل میں بھی یہ بات آ رہی تھی کہ لڑکے کو بوڑھے کے جال سے چھڑا کر، خود اس کا شکار کر لے؛ چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو (۱۰۰) دینار پر فیصلہ کر دیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ سو (۱۰۰) دینار پر آپ مان جائیں، جھگڑا ختم کر دیں اور لڑکے کو چھوڑ دیں۔ بیس دینار تو میں ابھی دیتا ہوں اور باقی کا وعدہ کرتا ہوں کہ کل ادا کر دوں گا۔ بوڑھے نے کہا: ٹھیک ہے؛ لیکن جب تک باقی ماندہ رقم وصول نہ ہو جائے گی، یہ لڑکا میری ہی نگرانی میں رہے گا۔ حاکم نے کہا مناسب ہے، حاکم فیصلہ کر کے چلا گیا۔

حارث بن ہمام کہتے ہیں: بوڑھے کی دلیلوں سے میں یہ سمجھا کہ یہ قبیلہ سروج کا رہنے والا کوئی بڑا آدمی ہے۔ پھر میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ جب اندھیرا ہو گیا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے، تو میں حاکم کے مکان کی طرف گیا، دیکھا کہ بوڑھا لڑکے کی نگرانی کر رہا ہے، میں نے اُسے قسم دے کر پوچھا: کیا تو ابوزید ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں ابوزید ہوں۔ میں نے کہا: اور یہ لڑکا کون ہے؟ بوڑھے نے کہا: یہ رشتہ میں میرا لڑکا اور ذریعۂ معاش میں میرا جال ہے۔ پھر حارث سے کہا: حارث! تم آج کی رات میرے پاس رہو، تاکہ ہم آتشِ غم کو بجھائیں اور جدائی کو محبت سے بدلیں؛ کیوں کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں صبح سویرے کھسک جاؤں گا اور حاکم کے دل کو حسرت و افسوس کی آگ میں جلاؤں گا۔ حارث کہتے ہیں: ہم نے وہ رات قصہ کہانیوں میں گزاری، صبح سویرے ابوزید لڑکے کو لے کر روانہ ہو گیا اور حاکم کے نام ایک پرچہ لکھ کر مجھے دے گیا اور کہا: جب میں فرار ہو جاؤں اور غم کی وجہ سے حاکم کے دل کا سکون جاتا رہے، تو اس کو یہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

پرچہ دے دینا۔ میں نے جو پرچہ کھول کر دیکھا، تو اس میں بارہ اشعار لکھے ہوئے تھے، جن میں حاکم کو تنبیہ کی گئی تھی کہ ہر شکار جال میں نہیں پھنسا کرتا اور اس بات کی نصیحت کی گئی تھی کہ نظریں نیچی رکھنی چاہئیں؛ تاکہ خواہشاتِ نفسانی اور عشق ومحبت سے نجات پائے۔ اس طرح ابوزید حاکم سے رقم بٹور کر رفوچکر ہوجاتا ہے۔

اس مقامے میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں۔

س (۵۱) ص ۱۴۹

(الف) عبارت باعراب: حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: هَلْتَفَ بِيْ دَاعِي الشَّوْقِ إِلَى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ۔ فَلَبَّيْتُه مُمْتَطِيًا شِمِلَّةً، وَمُنْتَضِيًا عَزْمَةً مُشْمَعِلَّةً، فَلَمَّا اَلْقَيْتُ بِهَا الْمَرَاسِيَ، وَشَدَدْتُ أَمْرَاسِي، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَ سَبْتِ رَاسِيْ رَأَيْتُ غُلَامًا اُفْرِغَ فِيْ سَبْتِ الْجَمَالِ وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ وَقَدْ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهِ يَدَّعِي أَنَّه فَتَكَ بِابْنِهِ وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَه وَيُكْبِرُ قِرْفَتَه۔

(الف) اعراب لگاکر ترجمہ کیجیے (ب) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق لکھیے (ج) اور بتائیے کہ یہ عبارت کس مقامہ کی ہے؟

(الف) ترجمہ:

حارث ابن ہمام نے بیان کیا، کہا کہ: مالک بن طوق کے شہر رحبہ کی طرف رغبت کے داعی نے مجھے ندا دی (یعنی میرے دل میں شہر رحبہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا) تو میں نے اس کو لبیک کہا تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہوکر اور پُرجوش ارادے کی تلوار سونت کر، پس جب میں نے اس شہر میں لنگر ڈال دیا اور اپنی طنابیں (رسیاں) باندھ دیں (ا) اور میں حمام سے اپنا سر منڈوانے کے بعد نکلا، تو

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

میں نے ایک ایسا لڑکا دیکھا جو حُسن کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا اور جسے حسن کا عمدہ جوڑا پہنایا گیا تھا، صورت یہ تھی کہ ایک بوڑھے نے اس کی آستین پکڑ رکھی تھی جو اس بات کا دعویٰ کر رہا تھا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہے جب کہ لڑکا اس کو پہچاننے سے انکار کر رہا تھا اور اس کے الزام کو بڑا سمجھ رہا تھا۔

(ب):

مُمْتَطِيًا: (اسم فاعل) باب (افتعال) بمعنیٰ (سوار ہونا)۔ مُنْتَضِيًا: اسم فاعل باب (افتعال) بمعنیٰ تلوار سونتنا۔ مُشْمَعِلَّةً: اسم فاعل مؤنث باب (اقشعر) بمعنیٰ چاق وچوبند ہونا، پُرجوش ہونا۔ اَلْمَرَاسِي: واحد مرساۃ اسم آلہ، لنگر وہ رسی جس سے جہاز یا کشتی کو کنارے پر باندھ دیا جاتا ہے۔ أَمْرَاس جمع ہے مرس کی اور مرس جمع ہے مرسة کی، طناب یا رسی، قناط۔ سَبْت: مصدر (ن) بار اتارنا۔ اعْتَلَقَ ماضی واحد مذکر غائب باب (افتعال) چمٹنا۔ قِرْفَتَهٗ: الزام، بہتان باب (ض)۔

(ج):

یہ عبارت دسویں مقامے ''رَحَبِيَّة'' کی ہے۔

○❖○

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa

Website: NewMadarsa.blogspot.com
Telegram channel : New Madarsa